100

شرح یوسفی

1913

دیوان حافظ

بعون صانع مکین و مکان بفضل خالق زمین و آسمان

الحمد لله والمنة که اندنون شرح رموز معرفت کاشف اسرار حقیقت سماحت

شرح یوسفی

دیوان حافظ

از افادات مولانا محمد یوسف علیشاہ چشتی نظامی مصنف پیراہن یوسفی ترجمہ مثنوی مولانا روم

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں بہ طبع ہوئی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

جزو
ورق

اطلاع - [stamp] علوم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب تصوف فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب تصوف فارسی	
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی محررہ اعجاز رقم منشی شمس الدین صاحب واضح قلم کاغذ سفید گندہ۔	عہ/پ
دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ بسیمی سفید خانگی	۱۴ار
ایضاً۔ متوسط قلم محررہ منشی جمال الدین شاہ خوشنویس کاغذ سفید کتابدار	۱۵ار پ
ایضاً۔ کاغذ سفید و حنائی۔	۱۲ار
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی۔	ار۳ ۹
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک	۵ار
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری رح	۲ار۶ ۹
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رح	۱۰ار
مکتوبات امام ربانی۔ حضرت مجدد الف ثانی	عہار
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی بتحشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔	۷ار
حدیقۂ حکیم سنائی۔ معروف بہ الٰہی نامہ مع شرح جدید موسوم بمرآۃ الحدائق و حل غوامض جسکے شارح مولانا عبد اللطیف رح ہین کاغذ سفید گندہ	عہار پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	عہ/ر
گلشن اسرار۔ رموز تصوف از مولوی انور علی۔	ار۳ ۹
کیمیائے سعادت۔ از امام غزالی معروف متداول	۸ر
ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین۔	ار

نام کتاب	قیمت
مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ تراب علی قلندر۔	۱۰ار
رسالۂ معرفۃ السلوک۔ از حضرت شاہ محمود خوش زبان۔	۴ار
نفحات الانس۔ مع حواشی مفید از ملا عبد الرحمن جامی۔	عہ/ر
انوار الرحمن۔ در ملفوظات از مولانا شاہ عبد الرحمن صاحب جدید الطبع۔	عہ/پ
لمعۃ الانوار۔ معروف بہ ہدایۃ المحامد مؤلفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔	۲ار۶ ۹
نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہی از مولوی نور اللہ مرحوم۔	۸ار
مصباح الہدایۃ۔ ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی۔	۱۱ار۹
فوائد سعدیہ۔ از قاضی ارتضی علیخان تصوف مین	۱۲ار
پند نامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فریدالدین۔	ار
منطق الطیر۔ از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ	۲ار۶ ۹
فوائد الفواد۔ مصنفہ حضرت محمد نظام الدین اولیا مطبوعہ ۱۸۹۳ع	۸ار
بیاید شنید۔ رموز شریعت قابل دید از شاہ نعمت علی	۶ پائی
مرغوب القلوب۔ مصنفہ مولانا شمس الدین واضح قلم	ار
ایضاً۔ خفی قلم۔	۳ پائی
رسالۂ رموز الحقیقۃ۔ اس دو پیسے کی کتاب مین ایک ایک نکتہ ہزار ہزار روپیہ سے بڑھکر قیمتی ہی۔	۶ پائی

فہرست قوانین سلوک عشق رندی وکشود توحید حالی شرح یوسفی دیوان حافظ

بعون صانع مکین و مکان بفضل خالق زمین و آسمان

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنون شرح رموز معرفت کاشف اسرار حقیقت اعنے

شرح یوسفی

دیوان حافظ

از افادات مولانا محمد یوسف علیشاہ چشتی نظامی مصنف پیراہن یوسفی

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مزین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ یہ حمد و نعت ہی تنزیہ و تشبیہ مین۔ کہ اللہ ذات سے منزہ ہی اور رب العالمین صفات سے مشبہ ہی یہین ذات و صفات اللہ و محمدؐ کی ایک نور واحد ہی کہ تنزیہ سے تشبیہ صورت پکڑتی ہی اور پھر تشبیہ تنزیہ مین بے صورت ہوجاتی ہی۔ بموجب کل شئے یرجع الی اصلہ کے۔ وبقول مولانا روم علیہ الرحمہ کے

شعر

صورت از بی صورتی آید برون	عاقبت انا الیہ راجعون

پس اس عالم مین اللہ و محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین کے سوا کوئی نہین ہی۔ یہ وہ حمد و نعت ہی کہ کلمہ توحید اسکا شاہد حال ہی۔ اور کلام اللہ اسکا مقال ہی جسنے اس توحید کو جانا اُسنے اللہ و رسول کو پہچانا دل و جان سے

لمؤلفہ

صورت علم خدا صورت انسان ہی یہی
ایک صورت ہی کہ ہر رنگ مین انسان سے چھپی
یعنی اس صورت ظاہر کو تو مصنوع نہ جان
بادۂ حسن کو ہم کیون نہ سر آنکھون سے پین
مصحف رو بین اگر صورت یوسف دیکھے

صورت جان ہی یہی صورت جانان ہی یہی
صورت زشت یہی صورت خوبان ہی یہی
صنع مطلق ہی یہی صانع یزدان ہی یہی
نشۂ پیر مغان مشرب رندان ہی یہی
دید تشبیہ یہی مظہر عرفان ہی یہی

واضح ہو کہ بندۂ درگاہ محمد یوسف علی شاہ ولد محمد جلال الدین خان مرحوم ملقب بانکے میان چشتی نظامی زنبیل شاہی متوطن گلشن آباد عرف جاورہ واقع ملک مالوہ دار الامارت سرکار ذو الاقتدار محب الفقرا کریم الغربا دستگیر درماندگان وسرپرست یتیمان رحیم وکریم ولی نعمت احتشام الدولہ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر فیروز جنگ دام اللہ اقبالہ وحشمتہ۔ ومنظور نظر فیض اثر قبلۂ دین وکعبۂ ایمان مرشدی ومولائی حضرت مولوی محمد دلدار علی صاحب متخلص بہ مذاق بدایونی سلمہ اللہ تعالی۔ وتربیت یافتۂ فیضان صحبت قبلۂ حقیقی وکعبۂ تحقیقی رند ہند عاشق پاکباز ومعشوق بے نیاز جد امجد حضرت عبد الرحیم شاہ درویش شاہجہان پوری مدظلہ العالی سنہ ۱۲۸۶ ہجری نبوی مین بمقام شاہجہان پور شریف واقع روہیلکھنڈ حاضر حضور جناب شاہ صاحب قبلۂ ممدوح تھا۔ کہ ایک روز ہنگام مطالعۂ دیوان حافظ کے مین نے جناب شاہ صاحب کی خدمت بابرکت مین عرض کی۔ کہ اگر حضور اس غلام کو مقامات دیوان حافظ سے کچھ تعلیم وتلقین فرماوین کہ اس مشرب رندی مین ازبس نلفع ہون۔ آپ نے فرمایا کہ دیوان حافظ ومثنوی مولانائے روم دونون بمقام تشبیہ ہین۔ اور تم اس مقام تشبیہ سے بخوبی آگاہ ہو مگر ہم ابھی تمکو انکے غوامض سے خبردار کر دیتے ہین کہ بکار آیندہ ہو۔ چنانچہ اسی وقت حضور نے یہ شعر دیوان حافظ کا زبان مبارک سے فرمایا

شعر

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم وبیش
کہ من این مسئلہ بیچون وچرا می بینم

بعدہ اسکا وہ راز کھولا کہ العلم نقطۃ کے معنی ظاہر ہو گئے اور کل مضامین دیوان کے سمجھ مین آ گئے پھر یہ شعر مثنوی شریف کا فرمایا

شعر

سر حق پنہانست اندر زیر وبم
فاش اگر گویم جہان برہم زنم

چنانچہ اس تلقین کا یہ اثر مرتب ہوا کہ سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین ترجمہ مثنوی شریف کا مسمی بہ پیراہن یوسفی مدت آٹھ سال مین اختتام کو پہونچایا اور ثمرہ مراد کا پایا۔ جو کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب مشرب رندی مین فی زماننا بایزید ثانی و ہمرنگ خواجہ شمس الدین شیرازی ہین۔ راز ونیاز انکا کہ جو اس عاصی کو تعلیماً وتلقیناً پہونچا ہے اس شرح یوسفی دیوان حافظ مین بنظر نفع خلائق بے تکلف وبے حجاب بیان کرتا ہون کہ اس راز تشبیہ وتنزیہ سے ناآشنا بہرے وآشنا گونگے ہین۔ پھر افشائے راز کا مجھے کیا خوف ہے۔ غرضکہ ماہ رجب مین اس شرح کو شروع کیا وماہ رمضان سنہ ۱۳۰۷ ہجری مین اختتام کو پہونچایا

قطعۂ تاریخ لمؤلفہ

حمد ونعت اللہ محمد کی ہوئی جسدم تمام
عشق وعرفان کا مجھے اسرار یہ اُسدم کھلا
کیون نہو یہ شرح یوسف مظہر ذات وصفات
سال وتاریخ اسکی ہے تنزیہ وتشبیہ سال کا
سنہ ۱۳۰۷ ہجری

بعد اختتام اس شرح کے یہ سانحہ جان گزا و واقعہ حیرت افزا گوش زد ہوا کہ حضرت قبلہ و کعبہ عبد الرحیم شاہ صاحب انار اللہ مرقدہ بائیسوین تاریخ ماہ رمضان کو کہ تاریخ اختتام اس شرح کی ہی واصل حق ہوے - اور اُس آفتاب روشن معرفت کے نزول برج خاکی سے شائقان دیدار کی نظرون مین جہان و جہانیان تیرہ دکھائی دیئے خدا شاہد ہی کہ ایسا شیخ رندہ ہند باخود و باخدا و بیخود و بے ریا بصورت تشبیہ و بسیرت تنزیہ نہ دیکھا نہ سُنا - محامد اُنکے ستارہ ہاے آسمان و قطرہ ہاے باران سے سوا - و ستایش اُنکی ریگ بیابان و برگ درختان سے زیادہ - یہ شرح اُنکے نور عرفان کا ذرہ - اور یہ بیان اُنکے بحر رندیت کا قطرہ - اُنکی بازگشت سے یہ آیۃ ہمکو صلوۃ دائمون انا للہ و انا الیہ راجعون

قطعۂ تاریخ وفات

ملے حق سے جب شاہ عبد الرحیم
سدا کیون نہو خاندان اُنکا روشن

ہوئے سال جو خود محمدؐ خدا (۱۳۰۰ ہجری)
جو سال فنا ہو چراغ بقا (۱۳۰۰ ہجری)

غرضکہ حالات تنزیلات عوالم علوی و سفلی و اصولات علم سلوک مشرب رندی حسب حال مقدمہ مین قلم بند کیے کہ تا ناظرین اوراق و طالبین مشتاق کو ہنگام مطالعہ کے دقت نہ واقع ہو - امید رکھتا ہون کہ مجھکو بدم فیضیابی بدعاے مغفرت یاد فرماوین کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ہی

مقدمہ

پوشیدہ نہ رہے کہ جب خالق مطلق نے ازرہ عشق کے چاہا کہ مین اپنے نور جمال باکمال کی سیر کرون اور جوہر وجود کو آئینہ شہود مین دیکھون - بموجب کُنتُ کَنزًا مَخفِیًا فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ کے اول نور ذات عشق سے ایک نور صفات حسن کو ظاہر کیا اور نام اُسکا محمدؐ رکھا - بموجب اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُورِی کے جبکہ اُس نور کو کہا کہ کُن یا محمد یعنے ہو جا ای محمد - پس اُس نور محمدی سے تمام صفات و اسما و مظہرات عالم وجود مین اس تفصیل کیساتھ کہ جو اب موجود ہین فیکون پس ہو گئے بموجب اَنَا مِن نُورِ اللہِ وَ الخَلقُ مِن نُورِی کے - غرضکہ یہ تمام عالم اس ذات و صفات یعنے عشق و حسن کا ظہور ہی - تفسیر اس اجمال کی یہ ہی - کہ اہل تصوف نے اس نور صفات کے تین مراتب بیان فرمائے ہین - احدیت - و وحدت - و واحدیت - احدیت - شیونات صفاتی عالم لاہوت - و وحدت اعیان ثابتہ اسماء عالم جبروت - و واحدیت ارواح و اجسام مظہرات عالم ملکوت و ناسوت کو کہتے ہین - جو کہ نور وحدت اسماء جبروتی محمدی نے اول صورت نوری پکڑی ہی کہ جسکو صور علمیہ الٰہی کہتے ہین اُسکا تشبیہ نام رکھا ہی - اور اسی صورت اسماء تشبیہی سے آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا ہی - بموجب آیت وَعَلَّمَ آدَمَ الاَسمَاءَ کُلَّہَا کے - اور اسی سبب سے اولاد آدم کو بھی اسی صورت اسماء تشبیہی کا مشاہدہ نصیب کیا ہی - جو کہ نور ذات عشق صورت سے منزہ ہی اس واسطے اُسکو تنزیہ و روح اعظم کہتے ہین اور اُسکے بھی تین مراتب ہین - نور - و وجود - و شہود - یعنے ذات نے خود پر خود تجلی کی اُسکو نور خود کو

خود نے پایا۔ اُسکو وجود وخود کو خود نے معلوم کیا۔ اسکو شہود کہتے ہین پس اُس حکیم مطلق نے ہنگام ظہور عالم ملکوت کے روح اعظم تنزیہی اپنی سی صورت اسمائے تشبیہی مین بموجب وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي کے روح پھونکی۔ اس روح انسانی کو جائز الوجود و روح اعظم کو واجب الوجود کہتے ہین۔ جو کہ واجب الوجود کو نور محمدی کیساتھ عشق ومحبت ہے اسواسطے اس جائز الوجود کو بھی ہنگام ظہور اس عالم دنیا کے نور تشبیہ کے ساتھ تعشق حقیقی ہے۔ چنانچہ حق تعالی بہ نسبت آدم علیہ السلام کے فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ یعنی تحقیق بزرگی دی ہے ہمنے بنی آدم کو ایضاً خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ یعنے اور پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے ایضاً۔ اَلْإِنْسَانُ سِرِّي وَأَنَا سِرُّهُ یعنے انسان بھید میرا ہے اور مین بھید اُسکا ہون اور اسی روح جائز الوجود کے پھونکنے کو حق تعالی اپنی امانت فرماتا ہے إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔ یعنے ہمنے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اسکو اُٹھاوین اور اُس سے ڈر گئے اور اُٹھا لیا اُسکو انسان نے یہ بڑا بے ترس نادان ہے۔ پس وہ امانت یہ عشق ہے کہ حضرت آدم کو اور اُنکی اولاد کو دیا اور اپنا خلیفہ کیا بقول استاد

شعر

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیان

غرضکہ طریق سلوک عشق کے مختلف ہین ہر ایک واصلان حق نے اپنی اپنی سیر کے موافق مراتب سلوک کے بیان کیے منجملہ انکے ایک اہل تشبیہ اور ایک اہل تنزیہ ہین۔ اہل تشبیہ اُنکو کہتے ہین کہ وہ نور وحدت کو کثرت مین مشاہدہ کرتے ہین اور ہمیشہ سوز وگداز مین رہتے ہین اور مثل عاشقان مجازی کے شاہد بازی و حسن پرستی کرتے ہین وہ عارف کہلائے جاتے ہین اور اہل تنزیہ وہ ہین کہ اِس کثرت کو وحدت مین معاینہ کرتے ہین اور اپنی ہستی سے خالی مطلق ہو جاتے ہین وہ محقق کہلائے جاتے ہین۔ اگرچہ محقق عارف سے درجۂ اعلی مین ہین مگر لذت سکر جذبی عارف کو از حد زیادہ ہوتی ہے اسواسطے وہ مدام آزاد و بیقید رہتے ہین۔ مگر جسکو جذب مین سکر محوی ہے وہ مجذوب رند کہلائے جاتے ہین اور جسکو جذب مین سکر صحوی ہے وہ سالک صوفی مشہور ہین۔ پس رند اُسکو کہتے ہین کہ جو شخص بسبب غلیان جذب مستی عشق کے بظاہر قیود شرعیہ کا پابند نہو اور اہل ظواہر کے نزدیک کل افعال و اقوال اُسکے لائق اعتراض کے ہون اور بباطن اوامر و نواہی کے موافق اقوال وافعال اُسکے سرزد ہوتے ہون کہ جسکو شطحیات کہتے ہین۔ کیونکہ مستی عشق کی ذلت نفس سے زیادہ ہوتی ہے اور اُسی کو مجاہدہ وجہاد اکبر کہتے ہین۔ اور جبتک نفس ذلیل نہین ہوتا ہے آتش عشق کی مشاہدہ تشبیہ سے نہین بھڑکتی ہے۔ اور مشاہدہ تشبیہ کا اشکال و آثار و افعال وانفس و آفاق مین عارف کو ہوتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالے اُسی کو قرآن مین فرماتا ہے قولہ تعالی سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۔ یعنے ابھی ہم دکھا دینگے اُنکو اپنے نمونے دنیا مین اور آپ اُنکی جان مین یہانتک کہ کھل جاوے اُنپر کہ یہ حق ہے۔ پس جس شخص پر یہ کہ راز عشق حقیقی کا شاہدان مجازی مین منکشف ہوا وہ شخص ہمیشہ سے تشبیہ نور وحدت محمدی کی

شاہدان مجازی کے آئینہ مین کریگا اور انکے خال وخط وزلف ورخ وعشوہ وغمزہ وتبسم وکرشمہ وحرکت و سکنت مین اپنے معشوق وحدت کے افعال واقوال کو دیدۂ بصیرت سے مشاہدہ کریگا اور تقرب الی اللہ چاہیگا بقول مولانا روم

شعر

مابرون را ننگریم وقال را | مادرون را بنگریم وحال را

اور اصحاب ظواہر اُسکے اِن حرکات نامشروع کو دیکھکر ہر حال مین معترض ہونگے بقول خسرو علیہ الرحمۃ

شعر

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست | ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست
خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند | آرے آرے میکنم باخلق وعالم کار نیست

جو کہ اہل رند نے یہ وضع اختیار کی ہی سبب اسکا یہ ہی کہ بعضے صوفیان اہل عشق نے خلاف شریعت کے تین امر مین تصرف کیا ہی۔ ایک سماع بامزامیر۔ دوسرے حسن پرستی زنان نامحرم۔ تیسرے می خوری وتاڑی۔ کہ یہ تینون امر شریعت مین بسبب آمادگی ورغبت فسق وفجور نفسانی کے حرام کیے گئے ہین مگر بعضے عاشقان کامل نے بسبب مقبولیت وقربیت الٰہی کے بزور باطن اُن اسباب حرمت کو اِن تینون امر سے دور کر کے بجاے اُنکے سماع مین وجد روحی۔ وحسن پرستی مین جذب حقیقی۔ ومی خوری مین سکر محوی وصحوی واسطے اصلاح باطن کے علت کے ساتھ کر دیے ہین کہ اُس خاندان کے مسترشدون وپیرون کو اسکے اشغال سے زیادہ ذوق وشوق وتزکیہ وتصفیہ اندک زمانہ مین حاصل ہوتا ہی بقول مولانا روم علیہ الرحمہ

شعر

ہرچہ گیرد علتے علت شود | کفر گیرد کامل ملت شود

سبب اسکا یہ ہی کہ یہ تینون امر شریعت مین قدیم سے حرام نہین ہین مگر بسبب غفلت نفسانی وفتور عبادت الٰہی کے حرام ہوئے ہین۔ جو شخص کہ اہلیت اسکی رکھتا ہی اُسکو مثل سماع کے مباح ہی بموجب حدیث اَلسَّمَاعُ لِاَہْلِہٖ حَلَالٌ کہ اُس صورت مین اہلیت موجب اباحت ہوئی کیونکہ عارف رند مشرب سیر تشبیہ نور وحدت محمدی کی براہ عشق حقیقی شاہدان مجازی مین کر کے مست وبیخود ہوتا ہے بقول مولانا

شعر

عامیان بینند چرم و پوست را | عاقلان بینند روی دوست را

جبکہ رند اس نظر سے شاہدان امردو نسوان کا محرم راز ہی عند اللہ کب گنہگار ہی۔ علی ہذا القیاس بادہ نوشی جسکو سکر حقیقی پیدا ہو اور سرور روشن دماغی سے مشاہدہ جمال الٰہی کا زیادہ ہو وہ بھی عند اللہ ماخوذ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ شراب معنوی حلال اس شراب صوری حرام کے اندر مثل نور جان کے پُر ہی اور سرور

ورروشن دماغی اُس شراب حلال کا اثر ہی اور اُسکے نشے کو شکر کہتے ہیں او ر اُسی روشن دماغی سے کشود عرفان ہوتا ہی جو کہ شراب بالقوی کو بالفعل کرتی ہی جس عارف رند کے خیال مین خدا طلبی ہی اُس طلب کو جو شئے ترقی دے وہ کب منجر بحرمت ہوگی - اس صورت مین شاہد بازی و مَی پرستی اہل رند کی لائق اعتراض کے نہین ہی - چنانچہ مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ بھی تمام مثنوی شریف مین یہی سیر تشبیہ بہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرماتے ہین - نظر بر آن خواجہ حافظ نے بسبب انکشاف ہونے راز تشبیہ کے مشرب رندیت شاہد بازی و مَی پرستی مین حقائق توحید و اسرار سلوک تشبیہ کو نعت رسول مقبول صلعم مین بنظر تعلیم بیان فرمائے کہ تا اہل دید و شائقان توحید کو حظ وافر و نفع کامل حاصل ہو بقول مولانا روم علیہ الرحمہ کے

شعر

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران | گفتہ آید در حدیث دیگران

غرضکہ خواجہ حافظ علیہ الرحمہ کو عشق مجازی سے عشق حقیقی حاصل ہوا تھا اسواسطے عشق بازی و شاہد پرستی حقیقی کو براہ مصطلحات ساقی و جام و خال و خد شاہدان مجازی کے بیان فرماتے ہین کہ تا عاشقان حقیقی کو ذوق و شوق روحی مثل لذائذ نفسانی کے پیدا ہو کیونکہ اول عشق مجازی کو رجولیت درکار ہی دبعدہ عشق حقیقی کو حاجت نہین ہے - جو کہ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ ہی اسواسطے سماع و حسن پرستی و مے خوری کہ بالطبع نفس کو مرغوب ہی اہل رند نے اختیار کی کہ تا اسکے ذریعہ سے غذاے روحی حاصل کرکے روح کو نفس پر غالب کرین کہ تا نفس مغلوب ہو جائے چنانچہ طریقہ ملامیتہ سے غرض نفس کشی ہی مگر شاہد بازی و مے پرستی سے بظاہر نفس کو راحت ہے بباطن شکستگی نفس کو ہی تو اس شکر مین زہر دینے سے مطلب بہت جلد حاصل وکشود وشہود نور وحدت ہوتا ہی اور یار ملتا ہی

لمؤلفہ

طلب مین یار کی مٹنا مجاہدہ ہی یہی | نظارۂ رخ خوبان مشاہدہ ہی یہی
جمال چہرۂ زیبا کا تو تماشا کر | کہ وجہ خالق مطلق کا رہنما ہی یہی
شہید تیغ نگہ سے مین یار کی جو ہوا | کھلا یہ راز کہ کس منزل فنا ہی یہی
نگاہ یار سے ہوتا ہی جو کہ دل بیچین | پتا یہ ہمکو ملا اب کہ دلربا ہی یہی
جمال یار کو جسنے ازل مین دیکھا تھا | صنم کو دیکھ کے بولا وہ آشنا ہی یہی
جو چشم و ابرو ترے [illegible] حاجی دل | کہا کہ طاق حرم خانۂ خدا ہی یہی
بتلا دے آپ کو [illegible] یوسف | کہ صوفی مجھکو کہے صافی صفا ہی یہی

جو کہ اساتذہ سابق نے مصطلحات دیوان حافظ کو تحریر فرمایا ہی اُنہین سے مین نے جو مصطلاحین مطابق مضامین ان (۱۸۴۰) اشعار کے پائین انتخاب کرکے بطور فرہنگ کے خاتمۂ کتاب مین ترمیم کین کہ تا استفہام معنی حقیقی اشعار مین ہنگام مطالعہ کے دقت نہ واقع ہو اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا وَفَھْمًا کَامِلًا

آغاز شرح دیوان حافظ

واضح ہو کہ کیفیت تمہید تصنیف اِس دیوان کی زبانی مشفقی ومحبی دوست جانی وآشنائے روحانی سالک مسالک طریقت وواقف اسرار حقیقت مولوی عبدالقادر خانصاحب ولایتی چشتی نظامی فخری سلیمان شاہی سلمہ اللہ تعالیٰ باشندۂ ردولی شریف نے ایسی بیان فرمائی کہ عالم رویائے صادقہ مین حضرت خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے ہنگام استفسار کے مجھسے کہا۔ کہ جب مین طوائف شاخ نبات پر مفتون ہوا اور اُسکے عشق مین مجنون بنا تو تمنائے وصال اُسکے بیباکی سے زر مزد جمع کرتا اور مزار شاہ ولایت شیراز حضرت شاہ چین قدس سرہ پر ہر شب جمعہ کو چراغ روشن کر کے استمداد چاہتا۔ حسب اتفاق چالیسوین شب جمعہ کو شاخ نبات از خود میری جانب ملتفت ہوئی مگر بدقت اُس سے نجات پاکر حسب معمول مزار پر چراغ جاکر روشن کیا و بنظر امداد مراقب ہوا کہ بعالم رؤیا بزم سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خود کو پایا دیکھا کہ سرور کائنات موجود ہین اور حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ ساقی بزم ہین کہ شراب وحدت ہر ایک کو پلا رہے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے میری جانب اشارہ کر کے ساقی بزم سے یہ فرمایا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ چنانچہ اُس ساقی عرفان نے حسب الحکم ایک جام مجھکو عنایت کیا کہ راز عشق اُسی وقت مجھپر منکشف ہوا اور مجاز سے حقیقت کو پہونچا۔ مگر اُس روز سے سوز وگداز و آہ ونالہ در د فراق مین مبتلا رہا و مشکلات عشق مین پڑا۔ جبکہ ولولۂ عشقی سے اشعار کہنا چاہے تو بتر کا وتیمنا اِس مصرع فرمودۂ حضور پر بحالات تلوین عشق یہ غزل لکھی اور سر مطلع اِس مصرع کو رکھا۔ غرضکہ خواجہ حافظ کو راز عشق حقیقی بطور اویسیہ حضرت رسول مقبول صلعم سے بلا واسطہ مرشد کے جام نوشی بادۂ وحدت سے حاصل ہوا تھا اسواسطے مشرب رندی مے پرستی وشاہد بازی کو اختیار کیا کہ وہ شراب وحدت معنوی اِس شراب صوری مین پُر ہی اور اُسکے سبب سے مشاہدۂ جلوہ نور وحدت محمدی براہ تشبیہ آفاق وانفس مین برای العین ہوتا ہی و عرفان راز توحید وجودی از راہ تنزیہ صورت ومعنوی مین جلوہ گر تا ہی۔ چنانچہ اول غزل بمقام تلوین عشق کہ ابتدائے سلوک ہے ترقیم فرماتے ہین

غزل ا بمقام تلوین عشق
(۷ شعر)

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا — کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا

ترجمہ

خبردار ہو ای ساقی لا گردش مین جام کو اور دے اُسکو کہ عشق اول آسان دکھا ولیکن مشکلین پڑی ہین۔ شرح مصطلحات الا یا ایہا الساقی۔ خبردار ہو ای ساقی عرفان یعنے ساقی عرفان اُسکو کہتے ہین کہ شراب پُر معرفت طالب کو پلاکر سکر حقیقی اپنی قوت باطن سے اُسمین پیدا کر دے تا راز عشق اُسکو منکشف ہو جاوے وسیر سلوک مین ہر دم حضوری قائم رہے۔ ادر کاساً و ناولہا۔ لا گردش مین جام کو اور دے اُسکو یعنے شراب پُر معرفت سے

جام بھر کر پلاکہ مست وبیخود ہوکر سیر سلوک مین کوشش وریاضت کرے چنانچہ قاعدہ ہی کہ مرشد رندان مے
پرست ایک وقت خاص مین بنظر فیض رسانی حلقہ طالبون مین مع جام وصراحی کے بیٹھکر اپنے ہاتھ سے بقدر وسعت
ہر ایک کو ہنگام دور کے شراب پُر معرفت پلاکر سکر حقیقی سے مست وبیخود کرتا ہی کہ آٹھ پہر تک طالب اُسکے سکر
مین نظر بخدا رہتا ہی پس اُنکے یہان اسکو توجہ وحلقہ کہتے ہین اور اسی راہ سے سلوک مین طالب کی ترقی
کرتے ہین بقول نیاز احمد ؎ رگ وپی مین آگ بھڑک اُٹھی چھلکے ہی پڑا ابھی تن بدن ۸ تونے ساقیا مے
آتشین کا یہ کیسا جام پلادیا + کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا + کہ عشق مجازی اول آسان دکھائی دیا
ولیکن اب مشکلین پڑی ہین یعنے اول عشق مجازی آسان دیکھتا تھا بسبب خواہشات نفسانی کے مگر اب
عشق حقیقی ہو جانے سے نفس کو مشکلین پڑی ہین کیونکہ منازل سلوک عشق سات ہین ۔ اول طلب دوسرے
عشق تیسرے معرفت چوتھے ۔ غنا ۔ پانچوین ۔ توحید چھٹے حیرت ۔ ساتوین ۔ فقر فنا ۔ پس جو شخص بروز
میثاق راز عشق سے خبردار ہوا ہی اس عالم مجاز مین اول اوسکو طلب پیدا ہو گی کہ وہ جستجو یار کی کرے گا ۔
جبکہ کسی شاہد امرد ونساء ویا مرشد مین جلوہ یار در پردہ نظر آگیا تو مقام عشق مین شب در وز آہ وزاری
واضطراب وبیقراری ونالہ واشکباری کرے گا اور درد فراق مین تڑپے گا اسکو مقام تلوین عشق
کہتے ہین اور اگر اس حالت مین راز عشق حقیقی اُسپر منکشف ہو گیا اور دل بیدار رہا و تجلیات آثاری وفعالی
سے متجلی ہوکر جذبات عشق مین مبتلا ہوا اور درد فراق کے صدمات مین گرفتار ہوا اُسوقت بسبب ہونے
تحمل بار عشق کے اپنی تنگ ظرفی سے تنگ آکر مرشد سے کہیگا بقول ناصر علی ؎ توچون ساقی شوی
در و تنگ ظرفی نمی ماند + بقدر بحر باشد وسعت آغوش ساحلہا + غرضکہ یہ سات منازل سلوک کے گویا
سات دوزخین ہین کہ اسکے طی کرنے سے جسم وجان پاک وصاف ہوکر سالک لائق جنت وصال یار ہوتا ہے
بموجب حدیث ۔ الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین کے اور جسکو معرفت الٰہی دنیا مین نہین ہوئی ہے
ضرور وہ آخرت مین ان ساتون منازل کو دوزخون مین طے کرے گا جب تجلی جناتی مین دیدار خدا پائیگا
بلکہ کفار بھی دوزخون مین بعد تصفیہ جزا وسزا کے پاک صاف ہوکر تجلی جحیمی مین معرفت الٰہی پائینگے کیونکہ
خالق مطلق نے دوزخ وجنت کو عبادت گاہ معرفت بنایا ہی بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ۔ ؎ لاجرم
حق ہر دو مسجد آفرید + دوزخ آنہا را و اینہا را مزید + چنانچہ بحر العلوم نے یہ مسئلہ اسکی
شرح مین لکھا ہی بدفتر سوم مثنوی کے حاصل معنی بیت ۔ خبردار ہو اے ساقی عرفان جام شراب
پُر معرفت پلا اسکو کہ عشق مجازی اول آسان دکھائی دیا ولیکن اب مشکلین پڑی ہین نتیجہ یعنے تلوین
سلوک عشق مین اب مجھے مشکلین پیش آئی ہین کہ مین متحمل اُسکا نہین ہو سکتا ہون اے ساقی عرفان
تو شراب پر معرفت مجھکو پلاکر مست وبیخود کردے کہ اسکے سکر محوی مین مقام تلوین عشق سے مقام تمکین معرفت کو
پہونچون ومشکلات عشق سے نجات پاؤن اور عالم مجاز سے حقیقت کو جاؤن بموجب المجاز قنطرۃ الحقیقۃ کے
آگے مشکلات عشق کا بیان ہی شعر قطعہ بندین

به بوے نافۂ کاخر صبازان طرہ بکشاید	زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

ترجمہ

واسطے بوی نافہ پیچ زلف مشکین اُسکی کے کہ آخر کو صبا اُس زلف سے کھولے گی کیا کیا خون دلونکا ہوا ہی۔ شرح مصطلحات بہ بوی نافہ ناب جعد مشکینش۔ واسطے جلوۂ نفحات وحدت محمدی محجوب حجاب ظلمانی پیچ زلف سیاہ شاہد مجازی کے یعنے خم زلف سیاہ شاہد مین نور وحدت محمدی پُر ہی جیسے روشنی شمع کی پردۂ فانوس مین پنہان ہوتی ہی بلکہ تمام جسم شاہد مجازی مین نور وحدت محمدی پُر ہی اور ہنگام حرکت کے ہر عضو سے جداگانہ جلوہ درپردہ کرتا ہی مثل عشوہ و غمزہ و ناز و ادا و تبسم و کرشمہ و خم و چم و رفتار و گفتار کے عاشقان مجازی اِن جلوون کو اپنے محبوب کے جسم کی نسبت تصور کر کے بنظر خواہشات نفسانی والہ و شیدا ہوتے ہین اور عاشقان حقیقی بسبب بیداری دل کے حواس خمسہ ظاہری کی راہ سے جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کر کے مست و بیخود ہوتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ عامیان بینند چرم و پوست را + عاقلان بینند روی دوست را + مگر ہر ایک حواس کو مشاہدہ جلوۂ نور وحدت محمدی کا اُسی کے رنگ و ڈھنگ پر ہوتا ہی یعنے قوت شامہ از راہ نفحات کے و قوت باصرہ از راہ دید کے و قوت سامعہ از راہ صدا کے و قوت ذائقہ از راہ ذوق کے و قوت لامسہ از راہ وجدان کے مشاہدہ کرتی ہی اگرچہ نور وحدت ایک شئے ہی مگر جلوۂ ظہور عضو جداگانہ شاہد سے و مشاہدہ ادراک حواس خمسہ مشاہد سے تمام علحدہ علحدہ ہوگئے ہین بقول اُستاد ؎ جب حسن ازل پردۂ امکان مین آیا + ہر رنگ بہر رنگ ہر اک شان مین آیا کاخر صبازان طرہ بکشاید + کہ انجام سیر سلوک کے نفحات روحانی اُس حجاب ظلمانی زلف سے منکشف کریگی چہ خون افتادہ در دلہا۔ کیا کیا شکستگیان دل عشاق مین پڑی ہین۔ حاصل معنی بیت۔ واسطے جلوۂ نفحات وحدت محجوب حجاب ظلمانی پیچ زلف سیاہ شاہد مجازی کے کہ انجام سیر سلوک کے نفحات روحانی اُس حجاب ظلمانی زلف سے منکشف کرے گی کیا کیا شکستگیان دل عشاق مین پڑی ہین نتیجہ یعنی عاشقان الٰہی نے بمقام تلوین عشق واسطے بوی نفحات نور وحدت محمدی کے کہ جو پردہ ظلمانی زلف شاہد مین پوشیدہ ہی کیا کیا دل شکستہ کیے ہین و خون جگر کھائے ہین کہ آخر کار سلوک کے نفحات روحانی اُس پردۂ زلف سے اُس بوی نفحات کو ظاہر کرے گی ای ساقی عرفان تو شراب پُر معرفت مجھے پلا کر یہ راز سربستہ معرفت منکشف کردے کہ اس مشکلات عشق سے نجات ہو۔ آگے تلقین ساقی عرفان کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

9-12-70

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید	کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

ترجمہ

اگر تجکو پیر مغان کہے تو مصلّی کو شراب سے رنگین کردے کہ سالک عشق بیخبر نہین رہتا ہی راہ و رسم منزلون سے شرح مصطلحات بمی سجادہ رنگین کن۔ شراب ظاہری سے وجود نفسانی کو آلودہ کردے کہ وہ جاے سجود طاعات و عبادات جسمانی ہی۔ گرت پیر مغان گوید۔ اگر پیر رند عشق تجھکو تلقین کرے یعنی شراب نوشی اختیار کر گو تجھکو یہ امر اسلام بظاہر خلاف مذہب معلوم ہوتا ہی۔ کہ سالک بیخبر نہ بود زراہ و رسم منزلہا۔ کسواسطے کہ سالک

عشق بیخبر نہین رہتا ہی - اسرار منازل سیر سلوک سے یعنی اب تجھکو پیر طریقت رند مشرب کے کہنے سے یہ امر خلاف مذہب معلوم ہوتا ہی مگر ہنگام سیر سلوک و طی منازل کے اس راز سے تو خبردار ہو جائے گا کہ یہ امر فعلی ہی قولی نہین ہی بقول استاد ؎ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ + شنیدہ کے بود مانند دیدہ **حاصل معنی** بیت - اگر پیر رند عشق تجھکو تلقین کرے تو شراب ظاہری سے وجود نفسانی کو آلودہ کردے کسواسطے کہ سالک عشق بیخبر نہین رہتا ہی اسرار منازل سیر سلوک سے **نتیجہ** - یعنے بموجب تلقین پیر رند مشرب کے طاعت جسمانی و عبادت ظاہری کو ترک کردے اور اس شراب ظاہری سے اپنے وجود نفسانی کو رنگین کرلے کہ جب تو سلوک منازل کرے گا تو اس راز خلاف مذہبی سے تو خبردار ہو جائے گا مین اسوقت مین شراب پر معرفت تجھکو پلاکر راز دید معرفت کا منکشف کردونگا کہ مشکلات عشق تجھکو آسان ہو جاوینگے - آگے پھر سوال مشکلات کا بیان ہے

مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم		جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا

ترجمہ

شرح مصطلحات

مجھکو منزل جانان مین کب امن و عیش ہی کہ جو ہر دم جرس آواز دیتا ہی کہ باندھو کجاوے - مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم مجھکو اس سفر سلوک طلب جانان مین کیا امن و آرام ہی یعنی اس عالم دنیا مین جو مجھکو سفر سلوک طلب عشق در پیش ہی اسلیے بیقراری جستجوے جانان سے ایک دم فرصت نہین ہی کیونکہ - جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا - صداے الستی دماغ مین مثل زنگولہ کے آواز دے رہی ہی کہ اس محمل وجود کو لیچلو طرف عالم بقا کے یعنے جان اس محمل وجود مین بیٹھکر واسطے معرفت جانان کے اس منزل دنیا مین آئی ہی کہ معرفت جانان جلد حاصل کرکے روانہ عالم بقا ہو قاعدہ ہی کہ قافلہ جب سفر کو جاتا ہی تو ایک شتر کے گلو مین ایک زنگولہ باندھتے ہین کہ اسکی آواز سے اہل قافلہ اسکے عقب مین روانہ ہوتے ہین اور ٹھہرتے نہین ہین کہ آواز زنگولہ رفتار شتر سے پیدا ہوتی ہی اس آواز سے جانتے ہین کہ قافلہ روانہ ہوا - جو کہ بروز میثاق پروردگار عالم نے کل ارواح کو پشت آدم علیہ السلام سے ظاہر کرکے بزبان خاص فرمایا - اَلَستُ بِرَبِّکُم اور جمیع ارواح نے قالوا بلیٰ کہا - چنانچہ وہ آواز آجتک اسی طرح سے جاری ہی اور ہر ایک کے دماغ مین مثل صدای زنگولہ کے سنائی دیتی ہی اور بعضے اہل سلوک اسی آواز کے کسب سے عالم معنی کو جاتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ - الست از ازل ہمچنان شان بگوش + بفریاد قالوا بلیٰ در خروش ایضاً - مگر بوی از عشق مستت کند + طلبگار عہد الستت کند + غرضکہ آواز الستی جسوقت سالک کو منکشف ہوتی ہی محو کردیتی ہی اور عالم معنی کو لے جاتی ہی اور سب امورات دنیا سے ایکسو کردیتی ہی - **حاصل معنی بیت** مجھکو اس سفر سلوک طلب جانان مین کیا امن و آرام ہی جو صداے الستی دماغ مین مثل زنگولہ کے آواز دے رہی ہی کہ اس محمل وجود کو لے چلو طرف عالم بقا کے - **نتیجہ** - یعنی آواز الستی دماغ مجھکو ایکدم فرصت و آرام نہین دیتی ہی پھر اس عدیم الفرصتی مین مجھسے کیا ہو سکتا ہی ای ساقی عرفان لوا مداد کر کہ اس

مشکلات سے نجات ہو۔ آگے پھر مشکلات کا بیان ہی

شبِ تاریک وبیم موج وگردابی چنین ہائل	کجا دانند حال ما سبکبارانِ ساحلہا

ترجمہ

شبِ تاریک وخوفِ موج وہولِ گرداب ہی کیا جانتے ہین حال میرا سبکبار ساحلونکے **شرح مصطلحات** شبِ تاریک۔ حجاب ظلمانی نفسانی کہ عاشق سالک کو تنگ دل کرتا ہی سیر سلوک مین۔ بیم موج۔ خوف شورش بحر عشق کہ عاشق کو آوارہ وپریشان کرتا ہی مقام تلوین مین۔ گرداب چنین ہائل ہول رجعت سلوک کہ سالک مدتون اسکے چکر مین پڑا رہتا ہی چنانچہ حضرت **محبوب الہی** صاحب قدس سرہ فوائد الفوادمین فرماتے ہین کہ سالک بسبب گناہ کے جب سلوک مین واقفت یعنے ٹھہر جاتا ہی تو رجعت یعنی لوٹ آتا ہی پس اس رجعت کے سات درجے ہین **اول** اغماض یعنے چشم پوشی۔ **دوئم**۔ اعراض روگردانی۔ **سوم** حجاب روپوشی **چہارم**۔ سلب مزید لذت عبادت ستانی۔ **پنجم**۔ سلب قدیم۔ ترک عبادت گزینی **ششم** تسکین بے پروائی **ہفتم**۔ عداوت ودشمنی کہ یار در پے تخریب ہو۔ چھ درجے تک اگر سالک تائب ہو جاوے تو پھر سلوک کرنے لگے لگا اور ساتوین درجے پر مردود طریقت ہوکر ابدالآباد آفت مین گرفتار رہے گا۔ کجا دانند حال ما سبکباران ساحلہا + کیا جانتے ہین حال میرا زاہدان خشک کہ بحر عشق سے آشنائی نہین رکھتے ہین اور بسبب نہ پہنچنے ساحل مراد کے آنکھون مین سبکی سبک ہو رہے ہین۔ **حاصل معنی بیت**۔ حجاب ظلمانی نفسانی وخوف شورش بحر عشق وہول رجعت سلوک مین گرفتار ہون مین کیا جانتے ہین حال میرا زاہدان خشک۔ **نتیجہ** یعنے مین اس تلوین عشق مین ظلمت نفسانی وشورش عشق وہول رجعت سے عجب مصیبت مین پڑا ہون کہ نہ کہہ سکتا ہون ونہ خاموش رہ سکتا ہون میرا حال زار زاہدان خشک کیا جانتے ہین۔ بقول استاد **ع**

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگردم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + ای ساقی عرفان اب شراب پر معرفت پلاکر مجھے بیخود کردے کہ یہ تکلیف عشق مجھپر آسان ہو جاوے کہ مین اپنی سوء تدبیر سے بلا مین گرفتار ہون آگے سوء تدبیر کا بیان ہی

ہمہ کارم زخودکامی بہ بدنامی کشید آخر	نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا

ترجمہ

میرے سب کام خود مطلبی سے انجام کار بدنام ہوگئے۔ پوشیدہ کب رہتا ہی وہ راز کہ جو محفلون مین بیان ہو **شرح مصطلحات** ہمہ کارم زخودکامی بہ بدنامی کشید آخر + سب افعال واقوال میرے خودنمائی وخودپرستی سے آخر کو بے اثر ہوگئے یعنے طریقت مین اخفاء راز واسطے ترقی مدارج سلوک کے اثر تام رکھتا ہی کہ جیسے انجرات دیگ سربستہ ہونے سے پُر زور ہوتے ہین۔ نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا + وہ راز عشق کب پوشیدہ رہتا ہی کہ جس سے بزم آرائیان کرین یعنے رموزات عشق وحقائق عرفان کو کہ جو بندی پرداز

راہ منام ویا واقعات ویا واردات ویا تجلیات کے منکشف ہوتے ہین اور وہ انکو بے تامل وبے حجاب خودنمائی کے لیے محفلون مین ہر کس و ناکس سے بیان کرتا ہی در فیض وابواب کشود اسپر بند ہوجاتا ہی اور مقام ترقی سے رہ جاتا ہی اور کوفت نایافتگی مین مبتلا ہوتا ہی کیونکہ درویشی پردہ پوشی ہی بقول استاد ؎ سنائی زبان از رقیبان راز + کہ تا راز سلطان نگویند باز + **حاصل معنی بیت**۔ سب افعال واقوال میرے خودنمائی و خودپرستی سے آخر کو بے اثر ہوگئے وہ راز عشق کب پوشیدہ رہتا ہی کہ جس سے بزم آرائیان کیجاوین۔ **نتیجہ** یعنے میرے امورات سلوک عشق خودآرائی سے سب ابتر و بے اثر ہوگئے اور مین کشود کار سے محروم رہا کیونکہ بیصبری میری باعث مسدودی ہوئی اگر یہ افشاے راز نہ کرتا تو اس حرمان نصیبی مین نہ پڑتا ای ساقی عرفان اب مجھکو بجود و کرم کے کشود کار ہو۔ بقول استاد ؎ دریا و کوہ در رہ این خستہ و ضعیف + ای خضر پی خجستہ مدد دہ بہمتم + آگے جواب تلقین ساقی عرفا کا بیان ہی

متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا	حضوری گرہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ

ترجمہ

ای حافظ اگر تو حضوری یار کی چاہتا ہی اس سے غافل مت ہو۔ اسوقت یار سے ملاقات ہو کہ ترک دنیا و اہل دنیا کو کرے۔ **شرح مصطلحات** حضوری گرہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ۔ ای حافظ اگر تو مشاہدہ تشبیہ نور وحدت محمدی چاہتا ہی بسبب غفلت دنیا کے اس سے دور نہو۔ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا۔ اسدم یار ملے کہ ترک دنیا و اہل دنیا کردے یعنے غفلت دنیا باعث مہجوری و سبب دوری دید تشبیہ ہی کیونکہ حب دنیا دل کو تیرہ و تاریک کرتی ہی بلکہ دنیا غفلت کو کہتے ہین کہ مردود بارگاہ الٰہی ہی اور طالب اسکے کافر ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بقبق اند + چیست دنیا از خدا غافل بدن نی قماش و نقرہ و فرزند و زن + پس دنیا حجاب یار ہی ترک دنیا و اہل دنیا سے یار ملتا ہی اور ترک دنیا اسکو کہتے ہین کہ خواہشات نفسانی کو کم خوردن و کم خفتن و کم گفتن و کم با خلق آمیختن سے دور کرے اور ریاضات و مجاہدات تزکیہ اضداد نفس سے اس نفس امارہ کو بدرجہ لوامگی و مطمئنگی پہونچا دے کہ تا تصفیہ سے دل روشن و منور ہوکر متجلی انوار وحدت ہو اور دوام حضوری حاصل ہو بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار + زنگار خوردہ کی بنماید جمال دوست۔ **حاصل معنی بیت**۔ ای حافظ اگر تو مشاہدہ تشبیہ نور وحدت محمدی چاہتا ہی بسبب غفلت دنیا کے اس سے دور نہو اسدم یار ملے کہ ترک دنیا و اہل دنیا کرے۔ **نتیجہ** یعنے اگر تو مشاہدہ جلوۂ یار کرنا چاہتا ہی اس سے غافل نہو اور حب دنیا و اہل دنیا کی دل سے ترک کردے اسوقت تو یار سے واصل ہوجائیگا اور مشکلات عشق سے نجات پائیگا کہ شراب پر معرفت پینے سے حضوری یار ہوتی ہی۔

۵ شعر	غزل دوسری اما تلو بن عشق	

ای فروغ ماہ حسن از روی رخشان شما		آبروی خوبی از چاہ زنخدان شما

ترجمہ

ای جانان رونق ماہِ حُسن کی روے روشن تمھارے سے ہی اور آبداری خوبی کی چاہ زنخدان تمھارے سے ہے **شرح مصطلحات** - ای فروغِ ماہ حسن از روی رخشانِ شما + - ای جانان تنویر جلاءِ حُسن چہرۂ شاہدون کی صورت تشبیہ نورِ وحدت تمھاری سے ہی یعنے چہرۂ شاہد پر حُسن مثل جلاء نگین کے ہی کہ تنویر جلوۂ نور وحدت محمدیؐ سے مثل ڈانک کے منور ہو رہا ہی عاشقان مجازی جلاءِ نگین چہرۂ شاہد پر مرتے ہین - اور عاشقان حقیقی تنویر ڈانک نور وحدت تشبیہی شاہد پر والہ و شیدا ہوتے ہین - بقول **مؤلف شعر** - کیفیت ڈانک کی اب خوب نظر آئے گی + یہ نگین رخ کا جو بلور ہوا خوب ہوا + آبروی خوبی از چاہِ زنخدانِ شما + آبداری خوبی رسارۂ شاہدون کی آب و تاب شہود نورِ وحدت تمھارے سے ہی یعنے خوبی رخسارۂ شاہد پر آبداری مثل آئینہ کے جو چمکتی ہی - آب و تاب شہود نور وحدت محمدی سے مانند قلعی کے تابان و درخشان ہی کہ عشاق مجازی خوبی پر جرم و پوست جانتے ہین اور عشاق حقیقی جلوۂ نور دوست مشاہدہ کرتے ہین بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ** ؎ عامیان بینند جرم و پوست را + عاقلان بینند روے دوست را **حاصل معنی بیت** - ای جانان تنویر جلاءِ حُسن چہرہ شاہدون کی صورت تشبیہ نور وحدت تمھاری سے ہی اور آبداری خوبی رخسارۂ شاہدون کی آب و تاب شہود نور وحدت تمھاری سے ہی - **نتیجہ** - یعنی حُسن و خوبی چہرہ شاہدان مجازی کی جلوۂ شہود نور وحدت تشبیہی تمھاری سے ہی کہ عاشقان مجازی و حقیقی تمھارے سبب سے والہ و شیدا شاہدون کے ہوتے ہین کیونکہ دراصل عشق ایک ہی ہی اور ایک ہی شے پر آیا ہی - اہل مجاز بسبب خواہشات نفسانی کے عشق کو لاعلمی سے شاہدون کی نسبت تصور کرتے ہین اور بعد آگہی کے حقیقی جانتے ہین اور شاہدون کو واسطہ سمجھتے ہین جو کہ شاہد آئینہ دار صورت تشبیہ نور وحدت محمدیؐ ہین اسواسطے ابتدا مین مبتدیون کو مغالطہ واقع ہوتا ہی - چنانچہ آگے دیڑھ اس صورت تشبیہ کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین -

عزم دیدار تو دارد جان بر لب آمدہ		باز گردد یا بر آید چیست فرمانِ شما

ترجمہ

ارادہ دیدار تمھارے کا رکھتی ہی جانِ لب پر آئی ہوئی لوٹ آئے یا نکل جائے تمھارا کیا حکم ہی **شرح مصطلحات** عزم دیدار تو دارد جان بر لب آمدہ - جان مشتاق لب پر آئی ہوئی ارادہ دید شہود جمال تمھارے کا رکھتی ہی یعنے جان بسبب درد فراق کے منقبضی دل سے تنگ ہو کر واسطے دید کے لب پر نکل آئی ہی بقول **استاد** مسیحا زمان آؤ لبون پر جان آئی ہی + رخ پر نور دکھلاؤ لبون پر جان آئی ہی + باز گردد یا بر آید چیست فرمانِ شما - اگر مشاہدہ ہی لوٹ آئے و اگر فراق ہی چلی جاوے اسمین تمھارا کیا حکم ہی - یعنی اب جان متحمل درد فراق

آتش مہجوری کی نہین ہو سکتی ہی کہ خانۂ دل سے نکل کر لبِ دروازہ آگئی ہی و منتظر حکم کے ہی اگر مشاہدۂ عرفان ہوا تو رہیگی ورنہ چلی جائے گی۔ **بقول مؤلف** ؎ اگر تو ملے تو رہے جان تن مین + وگرنہ مسافر کہان ٹھہرتے ہین + **حاصل معنی بیت**۔ جان مشتاق لب پر آئی ہوئی ارادہ دید شہود جمال تمھارے کا رکھتی ہی اگر مشاہدہ ہے لوٹ آئے و اگر فراق ہی چلی جائے اسمین تمھارا کیا حکم ہی نتیجہ یعنے تلوین عشق و درد فراق سے مین جان بلب ہون اور مشتاق دیدار ہون تیرا شربت دیدار آب حیات ہی ورنہ در پیش راہ ممات ہی **بقول استاد** ؎ خبر لے او مسیحا تو کہان ہی + ترا بسمل نیم جان ہی + آگے تمنائے حصول دید کا بیان ہے۔

دل خرابی میکند دلدار را آگہ کنید	زنہار ای دوستان جان من و جانِ شما

ترجمہ

دل خراب کرے دیتا ہی دلدار کو خبردار کر دو بچاؤ آفت سے ای دوستو جان میری و جان تمھاری کو **شرح مصطلحات**۔ دل خرابی میکند دلدار را آگہ کنید۔ تلوین عشق سے دل میرا مست و بیخود جنون کا ہوا جاتا ہی شاہد دلبند کو خبر کر دو یعنے شاہد دلبند اس معشوق کو کہتے ہین کہ جسپر دل فریفتہ و مبتلا ہوا اور اُسکے جلوہ شہود سے دل کو تسکین پہونچے اور خرابی مستی جنون سے بچے کیونکہ ہنگام شورش عشق کے کثرت حرارت و خشکی دماغ سے جنون پیدا ہوتا ہی اور کسب و ریاضت سے بیکار کرتا ہی اور کوہ نوردی و کوچہ گردی کیطرف کھینچتا ہی **بقول غنی** ؎ جنونی کو کہ از قید خرد بیرون کشم پا را + کنم زنجیر پائے خویشتن دامانِ صحرا را + زنہار ای دوستان جانِ من و جان شما۔ بچاؤ ای دوستان طریقت جان میری و جان تمھاری کو۔ یعنے ای دوستان طریقت شاہد دل بند کو میرے حال سے خبر کر دو کہ اپنے مشاہدۂ جمال سے میری جان کو تجلی کر دے کہ تا اِس خرابی جنون سے میری جان و تمھاری جان محفوظ دائمی رہین کیونکہ لفظ دوست دوسیدن سے بمعنے چسپیدن و پیوستن کے آیا ہی پس دوست اُنکو کہتے ہین کہ جنکی جانین آپس مین ملی ہون مثل شیر و شکر کے اِسی واسطے طریقت مین مرید کو دوست و یار کہتے ہین کہ پیر و مرید کی جانین باہم فانی ہوتی ہین بموجب اَلْفَقْرُ اَذْ نُفُسٌ وَّاحِدَۃٌ کے اسواسطے خواجہ حافظ دوستان طریقت کو کہتے ہین کہ یار تک تمھاری رسائی ہی میری خرابی دل کی خبر کر دو کہ ظلمت و تیرہ دلی سے نقصان ہماری و تمھاری جانون کا ہی کیونکہ تصفیۂ دل پر جانکا متجلے ہونا منحصر ہی پس میری جان کا نقصان تمھاری جان کو بسبب واحد ہونے کے نقصان پہونچائیگا **بقول سعدی علیہ الرحمہ** ؎ بنی آدم اعضای یک دیگر اند + کہ در آفرینش زیک گوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + **حاصل معنی بیت**۔ تلوین عشق سے دل میرا مست و بیخود جنون کا ہوا چاہتا ہی شاہد دلبند کو خبر کر دو اور بچاؤ ای دوستان طریقت جان میری و جان تمھاری کو نتیجہ یعنے ہماری و تمھاری جانین معنی مین واحد ہین میرا نفع عین تمھارا نفع اور میرا نقصان عین تمھارا نقصان ہی اور وہ یار جانان دلدار ہی تمھاری سفارش و دلدہی سے ضرور مجھکو اپنے جلوۂ شہود سے متجلے کر دے گا پس تمکو ایسے وقت میری دستگیری کرنا چاہیے **بقول سعدی علیہ الرحمہ**۔ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دوست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + آگے دعا بحق دوستان طریقت علام فیضیابی کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

عمرتان باد و مرادای ساقیانِ بزم جم	گرچہ جامِ ما نشد پُر مے بدورانِ شما

ترجمہ

ای ساقیان بزم جم تمھاری عمر درازہو اگرچہ تمھارے دور مین جام میرا پُر شراب نہوا۔ شرح مصطلحات عمرتان باد و مرادای ساقیانِ بزم جم + ای ساقیانِ بادۂ عرفان بزم جانانِ محمدی تمکو حیات ابدی نصیب ہو یعنے مرشدان طریقت ساقی ہین بزم رسول مقبول صلعم کے شراب معرفت خم محمدی کی آجتک ایک دوسرے کو پلاتے چلے آتے ہین اور تا قیامت اسی طرح چلے جاوینگے۔ بلکہ دل مردہ کو زندہ کرتے ہین اور حیات ابدی بخشتے ہین کہ شراب معرفت آب حیات ہی اور جس کسی کو یہ شراب معرفت اس زندگی مین نہ حاصل ہوئے وہ بدقسمت ازلی ہی کہ باوجود موجودگی ساقی و جام کے نہین حاصل کرتے ہین۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را + گرچہ جامِ ما نشد پُر مے بدوران شما + اگرچہ استفادہ معرفت کا تمسے تمھاری حالت زندگی مین مجھکو نہ حاصل ہوا۔ مگر اب تم میری اعانت و حمایت کرو کہ تم بموجب اَلْمُؤْمِنُوْنَ لَایَمُوْتُوْنَ کے زندہ و دستگیر درماندہ ہو بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ اولیا را ہست قدرت از الہ + تیر جستہ باز گرداند ز راہ + کیونکہ مجھکو خاص بزم جانان محمدی سے بلا واسطہ شراب عشق مرحمت ہوئی ہی چونکہ تم بھی ساقیان اُسی بزم کے ہو اور حیات ابدی رکھتے ہو اگر مجھے سفارش کرکے مقام معرفت کو پہونچا دو عین احسان ہی کہ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ وبقول غنی رحمہ اللہ ؎ سعی بہر راحت ہمسایگان کردن خوش ست + بشنود گوش از برای خواب چشم افسانہا + حاصل معنی بیت ای ساقیان بادۂ عرفان بزم جانان محمدی تمکو حیات ابدی نصیب ہو اگرچہ استفادہ معرفت کا تمسے تمھاری حالت زندگی مین مجھکو نہ حاصل ہوا۔ نتیجہ۔ یعنے ای ساقیان بزم محمدی اگرچہ شراب معرفت تمھارے عہد دنیا مین مجھکو نہ حاصل ہوئی مگر اب تم شراب معرفت کوشش کرکے پلوا دو کہ اِس صدمات تلوین عشق سے نجات پاؤن اور مقام تمکین کو پہونچون۔ آگے استجابت دعا کا بیان ہی

میکند حافظ دعائی بشنو و آمین بگو	روزی ما باد لعلِ شکر افشانِ شما

ترجمہ

حافظ دعا کرتا ہی تم سُنو اور آمین کہو کہ ہمارے نصیب ہو لعل شکر افشان تمھارا۔ شرح مصطلحات میکند حافظ دعائی بشنو و آمین بگو۔ حافظ بدرگاہ الٰہی ایک دعا کرتا ہی تم سُنو اور آمین کہو ای دوستان طریقت کہ تا وہ دعا میری مستجاب ہو قاعدہ ہی کہ صوفیان کرام جب کسی حاجت کے واسطے بدرگاہ الٰہی دعا مانگتے ہین تو دو چار یاران طریقت کو شریک حال کرکے آمین کراتے ہین کہ یہ کلمہ قبولیت کا ہی اُسوقت اُس آواز کو

آواز غیب جانتے ہین اور اُس سے فال نیک لیتے ہین چنانچہ رسول مقبول صلعم بھی دعا دوسرون سے اپنی نسبت کراتے تھے بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ بردر ہر بیوہ مے رفتی رسول + کن دعائے تا شود احمد قبول + روزی ما باد لعل شکر افشان شما۔ کہ نصیب ہمارے ہو لب راز گو تمھارا یعنے عاشقان اہل تشبیہ ہنگام فصل کے جو مضطرب الحال ہوکر جویندہ وصل ہوتے ہین تو شاہدان مجازی سے و یا عارفان راز گو سے ہمکلام ہوکر عالم معنی کو رجوع کرتے ہین اور یعنے نغمہ سماع کے سُننے سے باطن کو جاتے ہین چنانچہ حضرت رسول مقبول صلعم بھی کبھی کلمینی یا حمیرا اُن کے کلام کرنے سے اور کبھی ارحنا یا بلال کے الحان سُننے سے متوجہ عالم معنی کے ہوتے تھے غرضکہ کلام شیرین شاہدان و کلمات راز عارفان و آواز خوش مطربان غذای روحی عاشقان ہین بقول اُستاد ؎ ہران کس کہ یزدان پرستی کند + بہ آواز دولاب مستی کند + **حاصل معنی بیت**۔ حافظ بدرگاہ الٰہی ایک دعا کرتا ہے تم سُنو اور آمین کہو کہ نصیب ہمارے ہو لب راز گو تمھارا **نتیجہ**۔ یعنے ای دوستان طریقت مین دعا اس امر کی بدرگاہ الٰہی کرتا ہون کہ لب شیرین راز گوے عرفان تمھارا میری غذاے روحی ہو کہ تا مجھکو کشود معرفت سے مقام تمکین حاصل ہو اور تم آمین کہو کہ تا دعا میری مستجاب بارگاہ الٰہی ہوجاوے کہ تا مین اس صدمات تلوین عشق سے نجات پاؤن آمین یارب العالمین

	غزل تیسری بمقام تلوین عشق	۹ شعر
دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را		دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

ترجمہ

دل میرا ہاتھ سے جاتا ہے ای اہل دلو خدا کے واسطے فریادرسی کرو کہ راز پوشیدہ ظاہر ہوجائے گا **شرح مصطلحات** دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را + دل میرا بسبب شورش جنون عشق کے اختیار سے جاتا ہے ای اہل دلو خدا کے واسطے یعنی تلوین عشق سے اب مجھکو نوبت بجنون پہونچی ہے کہ قید خرد سے نکلا جاتا ہون اور درجہ مجذوبیت کو پہونچتا ہون پھر اصلاح پذیری و راستی میری مشکل ہے۔ دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + فریادرسی کرو کہ راز عشق پوشیدہ میرا فاش ہوجائے گا۔ یعنے میرے عشق کے راز فاش ہوجانے سے پھر مطلب برآری دشوار ہے بقولہ کار از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید **حاصل معنی بیت** دل میرا بسبب شورش جنون عشق کے اختیار سے جاتا ہے ای اہل دلو خدا کے واسطے فریادرسی کرو کہ راز عشق پوشیدہ میرا فاش ہوجائے گا۔ **نتیجہ**۔ یعنے شورش جنون عشق سے میرا دل آوارہ و پریشان ہوکر راز نہفتہ دردِ دل کو ظاہر کرے دیتا ہے کہ پھر کوئی تدبیر ترقی سلوک سودمند نہ آوے گی ای دوستان طریقت و اے صاحبدلان حقیقت میری دادرسی و تدبیر روحانی کرو کہ مشاہدہ جمال یار ہو بقول استاد ؎ شعر اندنون جوش جنون ہے ترے دیوانے کو + لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو + شہر مین اسنے یہ لیلے نے منادی

گردی + کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو + آگے اہل دلون سے استمداد کا بیان ہے
شعر قطعہ بند ہین

ده روزه مهر گردون افسانه ایست افسون	نیکی بجاے یاران فرصت شمار یارا

ترجمہ

یہ چند روز زمانہ کے قصے و شعبدے ہین یارون کے ساتھ نیکی کرنا فرصت جان لے ای یار۔ شرح مصطلحات۔ ده روزه مهر گردون افسانه ایست افسون۔ ده عدد لفظ دو کے ہوتے ہین پس مراد دو روز سے ہے یہ دو روز آج و کل گردش ایام کے قصے و شعبدے ہین یعنے آج شعبدہ و کل قصہ ہے شعبدہ اُسکو کہتے ہین کہ علم نیرنجات سے ایک صورت نادرہ ظاہر دکھائی دیتی ہے اور اصل مین وہ کچھ شئی نہین ہوتی ہے اسی طرح اُمورات دنیا کے بے اصل ہین اور قصہ احوال گذشتہ کو کہتے ہین کہ نتیجہ اُسکا کچھ نہو بجز باتون کے نیکی بجاے یاران فرصت شمار یارا + ای یار نیکی ساتھ یارون کے کرنے کو فرصت زمانہ کی جان لے۔ یعنے گردش ایام بجز فعل عبث کے کب فرصت دیتا ہے کہ کوئی نیکی و دل جوئی کسی کی کرے بقول اُستاد ع دل بدست آور کہ حج اکبر ست + از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست + کعبہ بنگاہ خلیل آزر است + دل گذرگاہ جلیل اکبر ست + حاصل معنی بیت یہ دو روز آج و کل گردش ایام کے شعبدے ہین ای یار نیکی ساتھ یارون کے کرنے کو فرصت زمانہ کی جان لے نتیجہ یعنی گردش ایام شعبدہ بازی و قصہ گوئی سے کب فرصت دیتا ہے کہ بندگان خدا کی دل جوئی و خدمت گذاری کرکے خدا کو لیلئے کیونکہ عبادت بنفسہ سے جنت ملتی ہے اور عبادت غیرہ سے خدا ملتا ہے۔ آگے اِسی دل جوئی کے خلاف کا بیان ہے شعر قطعہ بند ہین

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

ترجمہ

آرام دونون جہان کا ان دو حرف کے بیان معنی ہین کہ دوستون کے ساتھ مہربانی اور دشمنون کے ساتھ صلح کرنا شرح مصطلحات آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ہے آرام دونون جہان کا ان دو حرف دوئی کی شرح ہے۔ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + کہ مہربانی کرنا ساتھ جان دوست کے و صلح رکھنا ساتھ نفس دشمن کے یعنی دوئی کہ جسکو مین و تو کہتے ہین یہ جان و نفس ہین کہ ان دونون کی موافقت سے دین و دنیا مین آرام حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف دو کے عدد دس ہین اور انسان اصول عشرہ یعنے دس چیز سے بنا ہے پانچ لطائف سے جان اور چار عنصر و پانچوین نفس سے تن کہ دال کے عدد چار ہین اُس سے تن اور واو کے عدد چھ ہین اُس سے نفس جان بنی ہین۔ اگر جان سے موافقت کی تو دین مین راحت پہونچے گی کہ تصفیہ و پاکی جان سے بسبب عشق کے اُس عالم مین مدارج و مراتب تقرب الی اللہ کے حاصل ہونگے اُسکے برابر دوست اور کوئی نہین ہے اور اگر نفس امارہ سے موافقت کی تو دنیا مین آرام رہے گا کہ تزکیہ و لطافت نفس سے

کشود معرفت وتقرب محمد الرسول اللہ ملے گا۔ غرضکہ اس دوست ودشمن کے ایک ہونے کو توحید کہتے ہین بس
حصول توحید سے دین ودنیا مین آرام وآسائش ہی اور عاشق یہی چاہتا ہی کہ تشبیہ وتنزیہ ایک ہو جاوے
بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ** ؎ تن زجان وجان زتن مستور نیست + لیک کس را دید جان دستور نیست
حاصل معنی بیت۔ آرام دونون جہان کا ان دو حرف دوئی کی شرح ہی کہ مہربانی کرنا ساتھ جان دوست
کے اور صلح رکھنا ساتھ نفس دشمن کے **نتیجہ**۔ یعنے نفس وجان کے موافقت سے مشاہدہ صورت تشبیہ
نور وحدت محمدی ظاہر مین اور معائنہ نور تنزیہ ذات بیرنگ باطن مین جلوہ گر ہوگا کہ آرام کونین وآسایش دارین
واسطے عاشق کے ہی خواہ خود مین ہو یا غیر مین آگے اس اپنی مجبوری کا بیان ہی

درکوی نیک نامی ما را گذر ندادند	گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

ترجمہ

کوچہ نیکنامی مین مجھے جانے نہ دیا اگر تم پسند نہین کرتے ہو بدل دو قضاء الٰہی کو۔ **شرح مصطلحات** درکوی
نیکنامی ما را گذر ندادند + کوچۂ جمال جانان مین مجھکو رسائی دید کی نہین دی کہ مین دوست ودشمن مین تماشا
نور وحدت محمدی کا دیکھکر ہر ایک کا موافق ہوتا اور مرتبۂ صلح کل کو پہونچتا اور اس غیریت سے نجات پاتا اور
دیکھتا کہ یہ سب عشق بازی یار کیساتھ ہی بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ**۔ ؎ ہیچ کس بر غیر حق عاشق نشد
واقف این سر بجز خالق نشد + کافر و ترسا جہود ونیک وبد + جملہ کا نرا ہست روسوئی احد + گر تو نمی پسندی
تغییر کن قضا را۔ اگر تم میری اس وضع کو نہین پسند کرتے ہو بدل دو قضاء الٰہی کو یعنے جو مین بسبب شورش
عشق کے بیدل ہوکر رند مشربی سے مطعون وبدنام جہان ہو گیا ہون ای صاحب دلو اگر تم یہ امر پسند نہین کرتے ہو
تو قضاء الٰہی کو بدل دو کہ مین تلوین عشق سے تمکین معرفت کو پہونچون۔ بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ**۔ ؎ اولیا
را ہست قدرت از الہ + تیر جستہ باز گرداند ز راہ + **حاصل معنی بیت**۔ کوچۂ جمال جانان مین مجھکو رسائی دید
کی نہین دی اگر تم میری اس وضع کو نہین پسند کرتے ہو بدل دو قضاء الٰہی کو۔ **نتیجہ**۔ یعنے شورش عشق سے جو مین نے
رند مشربی اختیار کی ہی اور خلق اللہ میری اس وضع سے ناخوش ہی پس مین مجبور ہون تم مجھکو اس مقام تلوین سے
نکال دو کہ کشود معرفت سے بمقام تمکین وتسکین پہونچون وراستی اختیار کرون۔ آگے تلقین کشود دید کا بیان ہی
شعر قطعہ بند مین۔

آئینۂ سکندر جام جم ست بنگر	تا بر تو عرض دارد احوال ملک دارا

ترجمہ

آئینہ سکندر کا جام جہان نما ہی دیکھ کہ تا تجھپر ظاہر کردے احوال ملک دارا کا۔ **شرح مصطلحات**
آئینہ سکندر۔ حدقہ چشم بصارت مجازی کہ ہمرنگ آئینہ ہی یعنے آئینۂ سکندر شہر سکندریہ مین نصب کردہ منارہ لب
دریا ہی کہ حال دوست ودشمن مقابل کا اسمین عکس پڑنے سے معلوم ہوتا تھا اسواسطے چشم بصارت کو آئینۂ

سکندر سے تشبیہ دی کہ یہ چشم بھی منارۂ وجہ دین اُسکے مانند قائم ہو کہ اُسکی دید سے حال دوست حقیقی کا مقابل مشاہدہ ہوتا ہی جام جم است بنگر۔ جام جہان نما ہی اسمین مشاہدہ کر۔ یعنے جام جمشید جہان نما تھا کہ اسمین تمام جہان کا حال معلوم ہوتا تھا اسی طرح دیدہ بصیرت سے کہ چشم باطنی کو کہتے ہین کونین کا حال دکھائی دیتا ہے اور اس چشم ...

تمام ظاہر ہین وہ پوشیدہ ہی اسواسطے چشم بصارت کو آئینہ سکندری سے تشبیہ دی اور چشم بصیرت کو جام جہان نما سے تشبیہ دی کہ اسی چشم بصارت مین شاہد کی چشم بصیرت ہی کہ اس چشم بصارت کی دید سے چشم بصیرت کی دید تجھکو حاصل ہوگی۔ تا بر تو عرض دارد احوال ملک دارا۔ تا کہ تجھپر منکشف کر دے اسرار عالم ملک دارندۂ جہان کا یعنے چشم بصارت مین نور بصیرت سے تو مشاہدہ کر کہ جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کو کہ اس عالم ملک دنیا مین وہ طاری وساری ہی اور آفاق وانفس مین اُسکی نشانیان ظاہر ہین تجھپر منکشف کر دے بقول **مولانا روم** علیہ الرحمہ۔ ؎ این دریچہ سوے یوسف باز کن + وز شگافش فرجۂ آغاز کن + عشق بازی آن دریچہ کردن ست + کز جمال دوست دیدہ روشن ست + **حاصل معنی بیت** حدقہ چشم بصارت مجازی جام جہان نما ہے + اُس سے مشاہدہ کر تا کہ تجھپر منکشف کر دے اسرار عالم ملک دارندۂ جہان کا۔ **نتیجہ**۔ یعنی چشم شاہدونکا تو مشاہدہ کر کہ جلوہ نور وحدت تشبیہی تجھکو منکشف ہو جائے بقول **نیاز** ؎ خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے + آئینہ دار طلعت دلدار دیکھنا + آگے اس معرفت کا بیان ہی

گر مطرب حریفان این پارسی بخواند		در رقص حالت آرد پیران پارسا را

ترجمہ

اگر قوال صوفیون کا اس غزل کو سماع کرے حالت وجد مین لائے پیران پارسا کو۔ **شرح مصطلحات** گر مطرب حریفان۔ اگر مترنم عرفان رندان۔ این پارسی بخواند۔ پا بمعنی انتہا و رس امر رسیدن کا دیا ہے مصدری بمعنی انتہا رسی کہ عرفان توحید کو کہتے ہین۔ یعنی اس کلام معرفت توحید کو سماع کرے۔ در رقص حالت آرد پیران پارسا را۔ حالت وجد مین لائے پیران سالک پارسا کو یعنے سالکان زاہد کہ بسبب زہد تقوی کے اثر عشق سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہین اگر وہ یہ کلام معرفت توحید میر اسمین مارے ذوق وشوق کے ناچنے لگین ومست وبیخود ہو جاوین کہ یہ کلام اسقدر عشق انگیز وپر ذوق وشوق ہی بقول **سعدی** علیہ الرحمہ۔ ؎ گر بوے از عشق مستت کند + طلب گار عہد الستت کند + **حاصل معنی بیت** اگر مترنم عرفان رندان اس کلام معرفت توحید کو سماع کرے حالت وجد مین لائے پیران سالک پارسا کو **نتیجہ**۔ یعنے اگر مترنم عرفان مشرب رندان اس غزل پر معرفت توحید کو سماع کرے تو پیران زاہد ومتقی وجد ورقص کرنے لگین وذوق وشوق مین آجاوین کہ وہ اسرار معرفت کے اسمین بھرے ہین۔ آگے خوبی شراب پر معرفت کا بیان ہی

آن تلخ وش که صوفی ام الخبائثش خواند	اشہی لنا واحلی من قبلة العذار

ترجمہ

وہ صورت تلخ کہ صوفی نے اسکو ماں پلیدیون کے کہا ہی مجھکو مرغوب تر و شیرین تر ہی بوسہ رخسارہ جانان باکرہ سے **شرح**
مصطلحات - آن تلخ وش - وہ شراب تلخ صورت یعنی شراب ظاہری کہ جسمین شراب معرفت معنوی پوشیدہ ہی
اور اسکی نسبت حق سبحانہ تعالے فرماتا ہی یسئلونک عن الخمر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر
من نفعہما - مگر وہ دل کو گرم و دماغ کو روشن کرتی ہی اور جو دل مین بالقوہ ہوتا ہی اسکو بالفعل کر دیتی ہے
مگر اہل نفس اسکے نشے مین بسبب بدطینتی کے فسق و فجور کی جانب رجوع ہوتے و عبادت الٰہی سے غافل
رہتے تھے کہ صوفی ام الخبائثش خواند - کہ رسول مقبول صلعم نے ماں پلیدیونکی اسکو فرمایا بموجب - الخمر
والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن کے مگر جسکے دل مین عشق الٰہی ہی اسکو روشن ماغی
شراب معنی سے کشود معرفت ہوتی ہی اور حضوری الی اللہ اسکی سکر مین رہتی ہی اسواسطے حافظ فرماتے
ہین - اشہی لنا واحلی من قبلة العذار مجھکو مرغوب تر و شیرین تر ہی بوسہ زن باکرہ سے یعنی شاہد زن باکرہ
مین جلوۂ شہود نور وحدت از بس ہوتا ہی اور راز تشبیہ زیادہ منکشف ہوتا ہی - کیونکہ امرد و بکر مین صفت
قیومی حسن و عشق کی کمال کے ساتھ ظہور کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور نظر بازان شاہد باز کو اس حالت
بوسہ و کنار انکا خاص وصال یار کا کام دیتا ہی اور مشاہدہ کامل حاصل ہوتا ہی پس حافظ اس شراب
پر معرفت کے پینے کو اس بوسۂ شاہد بکر سے زیادہ بہتر و مرغوب جانتے ہین کہ اسکے سکر مین عوارف از بس
منکشف ہوتے ہین بقول **مولانا روم** علیہ الرحمۃ - ؎ ہرچہ گیرد علتے علت شود + کفر گیرد کامل ملت
شود + **حاصل معنی بیت** - وہ شراب تلخ صورت کہ رسول مقبول صلعم نے ماں پلیدیون کی اسکو فرمایا ہی
مجھکو مرغوب تر و شیرین تر ہی بوسۂ زن باکرہ سے **نتیجہ** - یعنے صورت شراب پر معرفت کی گو تلخ ہی مگر مجھکو
بوسۂ معشوق سے مرغوب تر و شیرین تر ہی بسبب کشود معرفت کے کہ لذت روحی غالب ہی حظ نفسانی
سے اگرچہ استعمال اسکا شریعت مین مضر ہی مگر مجھکو بسبب اہلیت سکر معنوی کے نافع ہی کہ منافع للناس بھی
حق تعالی نے اسکو کہا ہی - آگے شاہد بازی کا بیان ہی -

خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند	ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را

ترجمہ

معشوقان پارسی کہنے والے عمر بخشتے ہین ای ساقی خوش خبری دے پیران پارسا کو - **شرح مصطلحات**
خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند + شاہدان رازگوی عرفان توحید حیات ابدی بخشتے ہین یعنے شاہدان پارسی
گو بمعنی اسم فاعل ترکیبی سابقہ کے رازگوی عرفان توحید ہین کیونکہ عشاق کلام انکا سنکر جان دیتے ہین اور
حیات ابدی پاتے ہین بسبب کشود معرفت تشبیہ نور وحدت محمدی کے بقول امیر علیہ الرحمہ ؎ ہر اک

کلام انکا اعجاز عیسوی ہی + یہ گفتگو انھون کی ہی گفتگو کسی کی + ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را - ای ساقی عرفان خوش خبری دے بوڑھے زاہدان سالک کو یعنی سلوک زہد و تقوی مین تمام عمر اپنی گذاری اور منزل مقصود کو نہ پہونچے ای ساقی عرفان انکو خبر کردے کہ وہ شاہد بازی اختیار کرین کیونکہ شاہدان راز گوئے عرفان توحید حیات ابدی بخشتے ہین بسبب کشود عرفان توحید کے حاصل معنی بیت - شاہدان راز گو عرفان توحید حیات ابدی بخشتے ہین ای ساقی عرفان خوش خبری دے - بوڑھے زاہدان سالک کو - نتیجہ - یعنی ای ساقی عرفان بوڑھے زاہدان سالک کو شراب پر معرفت پلا کہ شاہد بازی اختیار کرین اور انکی راز گوئی عرفان سے حیات ابدی پائین کہ تمام عمر انھون نے زہد و تقوی و پارسائی مین گذاری و منزل مقصود کو نہ پہونچے - بقول داغ ؎ دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان + یون تو ابلیس کو بھی شرط وضو آتی ہی

آگے معذرت می پرستی کا بیان ہی

حافظ بخود نپوشید این خرقۂ مے آلود		ای شیخ پاک دامن معذور دار مارا

ترجمہ

حافظ نے از خود نہین پہنا ہی یہ خرقۂ شراب آلودہ ای شیخ پاک دامن معذور رکھ مجھکو - شرح مصطلحات - حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلود + حافظ نے اپنی خواہش نفسانی سے یہ لباس رندی می پرستی کا نہین اختیار کیا یعنی بزم رسول مقبول صلعم سے شراب معرفت مجھکو مرحمت ہوئی ہی جو کہ وہ شراب معرفت معنوی اس شراب صوری مین مین نے پائی اسواسطے رندی می پرستی اختیار کی اور وہی عوارف اس شراب پر معرفت سے حاصل کیے - ای شیخ پاک دامن معذور دار مارا - ای صوفی صافی معترض معذور رکھ مجھکو کہ مین مجبور ہون عشق الہی سے بقول مولانا روم علیہ الرحمۃ ؎ مذہب عشق ست از دینہا جدا است + عاشقان را مذہب و ملت خدا است + حاصل معنی بیت - حافظ نے اپنی خواہش نفسانی سے یہ لباس رندی می پرستی کا نہین اختیار کیا ہی - ای صوفی صافی معترض معذور رکھ مجھکو - نتیجہ - یعنی طریقہ ملامتیہ رندی می پرستی کا خواہش نفسانی سے از خود مین نے اختیار نہین کیا ہی - ای صوفی معترض تو مجھکو معاف رکھ تو اس میرے راز کو کیا جانتا ہی مین عشق سے مجبور ہون کہ مشیت الہی یون ہی ہی بقول استاد ؎ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف + گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا + ای صوفی تو میری ظاہر کو دیکھتا ہی و خدا میرے باطن کو دیکھتا ہی بموجب حدیث - اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ کے

	غزل چوتھی بمقام تلوین عشق	۵ شعر
صلاح کار کجا و من خراب کجا		ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ترجمہ

درستی کام کی کہان اور مین خراب کہان دیکھو فرق راہ کا کہان سے کہان تک ہی - شرح مصطلحات

صلاح کار کجا - درستی امورات زہد وتقوی کی کہان کہ عبادات نفسانی وریاضات جسمانی سے مین اپنی ظاہر آرائی و خودنمائی کرون اگرچہ یہ طریقہ متقیون وصالحون کا عمدہ ہی مگر - ومن خراب کجا - اور مین آوارہ وپریشان وخراب حال کہان کہ مین ہردم درپی تخریب نفسانی وبربادی جسمانی کے رہتا ہون اوراسی باعث سے مطعون خلائق ہون مجھکو تونے پرستی وشاہد بازی چاہیے اوریہی بہتر جانتا ہون بقول اُستاد ؎ مین ہون اور ہو خلوت یار ہو گلابی ہو + خواہ اسمین ہون رسوا خواہ بس خرابی ہو + ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - دیکھو فرق راہ مجھ رند مشرب کا اور زہد وتقوی کا کہان سے کہان تک ہی کہ مین تخریب ظاہر نفسانی سے درستی باطنی روحانی کی چاہتا ہون اوراہل زہد وتقوی ریائی درستی ظاہر نفسانی سے بربادی باطن روحانی کی کرتے ہین - اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ - ؎ ولقت بچہ کار آید وتسبیح ومرقع + خودراز عملہای نکوہیدہ بری دار + حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست + درویش صفت باش وکلاہ تتری دار + حاصل معنی بیت - درستی امورات زہد وتقوے کی کہان اورمین آوارہ وپریشان وخراب حال کہان دیکھو فرق راہ مجھ رند مشرب کا اور زہد وتقوے کا کہ کہان سے کہان تک ہی - نتیجہ یعنے زاہد نیک کام سے طالب العقبی مخنث ہی اورمین بڑے کام سے طالب المولی مذکر ہون پس میرے واُسکے نتیجۂ کار مین کسقدر تفاوت راہ ہی - آگے اسی تفاوت راہ کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

چہ نسبت ست برندی صلاح تقوی را	سماع وعظ کجا نغمۂ رباب کجا

ترجمہ

صلاحیت وتقوی کو رندی کے ساتھ کیا نسبت ہی کہان سُننا وعظ کا اور کہان آواز خوش رباب کی شرح مصطلحات - چہ نسبت ست برندی صلاح تقوی را + ساتھ رندی پرستی وشاہد بازی کے کیا نسبت ہی صلاحیت تقوی کو یعنے اہل عشق مشرب رندی مین افعال واقوال سے تخریب وتوہین و تذلیل نفسانی چاہتے ہین تا تزکیۂ نفس سے تصفیہ قلبی وتجلیۂ روحی حاصل ہو اور زاہد اصلاح تقوی سے بھی طہارت باطنی ودرستی ظاہری چاہتا ہی - مگر یہ راہ شریعت ہی مثل شارع عام کے کہ بعد ادائے منازل طاعات وعبادات ومعاملات ومہلکات ومنجیات کے محبت الٰہی پیدا کرکے منزل مقصود کو پہونچتا ہے - مگر ہزار مین ایک ورنہ اکثر بسبب شواغل دینوی وخودکامی نفسانی کے ریاکاری وحضیض ناکامی مین رہ جاتے ہین کیونکہ طالب دین ودنیا ہوتے ہین اور ثواب وعذاب کو پیش نظر رکھتے ہین بقول عطار علیہ الرحمہ ؎ ما مقیمان کوی دلدار ایم + رخ بدنیا ودین نمی آریم + بلبلانیم کز قضا وقدر + اوفتادہ جدا از گلزار ایم + سماع وعظ کجا نغمہ رباب کجا - خوف ورجاء عقبی کہان اور شوق مولی کہان یعنے وعظ گوئی سے رجاء جنت وخوف دوزخ پیدا ہوتا ہی تاکہ حارص ثواب و متنفر عذاب وتارک دنیا وراغب عقبی ہو بقول مولف - عذاب ہو گئی دنیا ہوا سے جنت مین

پڑے ہین شیخ جی اچھے ثواب کے اندر + اور عاشقان رندمشرب سماع چنگ ورباب سے ذوق وشوق روحی ومستی وسکر محوی حاصل کرتے ہین کہ تامشاہدہ جلوۂ تشبیہ نور وحدت محمدی و معائنہ تجلیات صفاتی وذاتی سے متجلی ہون بقول استاد ؎ من پاکباز عشقم ذوق فنا چشیدہ آہوے دشت ہویم از ماسوار میدہ + حاصل معنی بیت۔ مشرب رندی می پرستی وشاہد بازی کے ساتھ کیا نسبت ہی صلاحیت تقوی کو خوف ورجاءِ عقبی کہان اور ذوق وشوق مولی کہان۔ نتیجہ یعنے اس ابتری ظاہری سے مولی ملتاہی اور اُس درستی ظاہری سے عقبی پاتا ہی پس مولی کے مقابل مین عقبی کیا چیز ہی ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آگے پھر تفاوت کا بیان ہی

کجاست دیر مغان وشراب ناب کجا		دلم ز صومعہ بگرفت خرقۂ سالوس

ترجمہ

میرے دل نے عبادت خانہ ترک کرکے خرقہ ریاکاری کا لیا۔ کہان عبادت گاہ ہی اور کہان شراب خالص۔ شرح مصطلحات۔ دلم ز صومعہ بگرفت خرقۂ سالوس۔ میرے دل نے مسجد سے لباس ریاکاری کا اختیار کیا یعنے میرے دل نے نماز مسجد ترک کرکے خرقۂ درویشان ریاکار کا اختیار کیا بسبب شورش عشق کے واسطے نفس کشی کی کہ تا مخلوق مجھے ریاکار و مکار جانے اور مین مکر وحیلہ سازی نفس سے نجات پاکر راہ سلوک مین سرگرم رہون اور تزکیہ نفس وتصفیہ قلب سے بسبب می پرستی وشاہد بازی کے ترقی کرون اور ترک نام وننگ سے کہ حجاب اکبر ہی منزل مقصود کو پہونچون یہ ریا خدا کے واسطے درست ہی بقول جامی علیہ الرحمہ۔ ؎ بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست + کجاست دیر مغان وشراب ناب کجا۔ پس کہان عبادت گاہ ہی اور کہان شراب خالص۔ کہ عبادت گاہ مین رہنے سے دل تیرہ وتاریک ہو بسبب نہ ادا کرنے نماز کے خلوص سے بموجب حدیث نبوی۔ یجتمعون فی المساجد ویصلون ولیس فیہم مومن کے۔ اور شراب پر معرفت پینے سے روشنی دماغی باعث کشف وعرفان وشہود نور وحدت محمدی ہو پس اس می پرستی کے کب برابر ہو سکتی ہی طاعت ریائی عبادت گاہ کی بقول استاد۔ ؎ من مست خرابات نمازی کہ گزارم + در وے نہ قیامے نہ رکوعے نہ سجودے + در خلوت دل تا بہ کجا الفت توحید + حق را نشناسی تو ازین قیام وقعودی + حاصل معنی بیت۔ میرے دل نے مسجد سے لباس ریاکاری کا اختیار کیا پس کہان عبادت گاہ اور کہان شراب خالص۔ نتیجہ یعنے ظاہر آرائی کب نفس کشی کو پہونچ سکتی ہی کہان عبادت ریاء مجازی اور کہان محبت خالص حقیقی۔ آگے شہود عرفان کا بیان ہی

زروی دوست دلِ دشمنان چه دریابد	چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا

ترجمہ

رخ دوست سے دل دشمنون کا کب نفع پائے چراغ مردہ کہان اور شمع آفتاب کہان۔ **شرح مصطلحات** زروی دوست دل دشمنان چه دریابد۔ تجلی انوار وحدت محمدی چہرہ نما شاہد سے تیرہ دل اہل نفس کا کب متجلی ہوتا ہی۔ چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا۔ دیدۂ غافلان کہان اور چشم بینائی روشن دلان کہان یعنی آتش عشق جب دل مین پیدا ہوتی ہی تو کثافت غفلت و زنگ حب دنیا کو جلا کر دل عاشق کو مثل آئینہ کے مصفا و مجلا کرتی ہی بموجب اَلْعِشْقُ نَارٌ اِذَا وَقَعَ فِی الْقَلْبِ یُحْرِقُ مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ۔ پس وہ دل لائق مشاہدہ تجلیات وحدت چہرہ شاہدان ہی اور اس تجلیات کو روی دوست کہتے ہین اور جو دل بسبب خواہشات نفسانی کے راغب حب دنیا دنی ہی اور اہل اُسکے بسبب تیرہ دلی کے ریاکاری مین گرفتار رہتے ہین اُسکو دل دشمنان کہتے ہین پس یہ دل مردہ کہان اور وہ روشن دل بینان کہان۔ **حاصل معنی بیت**۔ تجلی انوار وحدت محمدی چہرہ نما شاہد سے تیرہ دل اہل نفس کا کب متجلی ہوتا ہی دیدہ غافلان کہان اور چشم بینائی روشن دلان کہان۔ **نتیجہ**۔ یعنی دیدہ غافلون کا مثل خفاش کے ہی اور روی دوست مثل آفتاب کے روشن و تابان ہی پس دیدہ خفاش روی دوست کو کب مشاہدہ کرسکتا ہی۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + آگے بیقراری و بیصبری کا بیان ہی

قرار و خواب ز حافظ طمع نداری دوست	قرار چیست صبوری کدام خواب کجا

ترجمہ

ای دوست حافظ سے قرار و خواب کی امید نہ رکھ قرار کیا و صبوری کدھر و خواب کہان۔ **شرح مصطلحات** قرار و خواب ز حافظ طمع نداری دوست۔ ای دوست تسکین و شکیبائی کی حافظ سے امید نہ رکھ۔ قرار چیست صبوری کدام خواب کجا۔ تسکین کیا تحمل کدھر آرام کہان۔ یعنے حافظ مقام تلوین عشق مین ایسا پریشان حال و آوارہ وحشت وجبال ہو رہا ہی کہ نہ دن کو قرار و نہ شب کو خواب نہ دل کو صبر نہ جان کو آرام پس ای دوست امید راحت و آرام کی کہ لوازم تمکین ہی حافظ سے مت رکھ کہ خاکساری و جان نثاری میرا کام ہی بقول استاد ؎ رہنے دے زمین پر مجھے آرام یہی ہی + مین نقش کف پا ہون میرا کام یہی ہی + **حاصل معنی بیت**۔ ای دوست تسکین و شکیبائی کی حافظ سے امید نہ رکھ کہ تسکین کیا و تحمل کدھر و آرام کہان۔ **نتیجہ**۔ یعنے حافظ بسبب تلوین عشق کے از حد بیقرار و نالہ و اشکبار و زار و نزار ہو رہا ہی ای دوستو تمھاری پند و نصیحت کچھ کام نہ دیگی تم اُس سے امید آسایش و آرام کی نہ رکھو کہ صبر و قرار و خواب و راحت کے درجے سے وہ گذر چکا ہی اب خون جگر کھانے سے کیا ہوتا ہی بقول اُستاد ؎ مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہی + ان قفس کے قیدیون کو آب و دانہ منع ہے۔

۷ شعر	غزل پانچوین بمقام تلوین عشق	

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را	بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

ترجمہ

اگر وہ شاہد شیرازی میرے دل کو ہاتھ مین لیلے اُسکے خال سیاہ کو بخشون مین سمرقند و بخارا۔ شرح مصطلحات اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا ۔ اگر وہ شاہد شیرازی جلوہ شہود نور وحدت محمدی سے میرے دل کو تسکین دے یعنی اگر شلاخ بنات محبوبہ نور وحدت محمدی کا جلوہ اپنے جمال مین مجھے دکھادے کہ جسکے عشق مین والہ و شیدا و خراب و خستہ ہو رہا ہون اور کچھ کہہ نہین سکتا ہون بقول استاد۔ ؎ عاشقان کشتگان معشوق اند + بر نیاید ز کشتگان آواز + بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را + اُسکے خال سیاہ چشم کو اپنا جسم و جان بخشد ون یعنے سمرقند جسم عنصری کو کہ جائے لذت قند و شکر ہی اور بخارا جان کو کہ بخارات لطیف سے ہی اُسکے خال سیاہ چشم پر قربان کرون کہ جلوہ شہود نور وحدت محمدی کا اُس سے مشاہدہ ہووے کہ وہ دریچہ محل وجود کا ہی۔ للمولفہ۔ جان کنی کو دل نے اُس مہمان جانان کے لیے + دیدہ منظر کردیا مژگان کو چلمن کردیا + جھانکنا منظور تھا پردہ نشین کو اسلیے + خانہ تن مین ہر اک جا دیکھو روزن کردیا حاصل معنی بیت۔ اگر وہ شاہد شیرازی جلوہ شہود نور وحدت محمدی سے میرے دل کو تسکین دے اُسکے خال سیاہ چشم کو اپنا جسم و جان بخشد ون نتیجہ۔ یعنے اگر مقام دید سے جلوہ شہود نور وحدت محمدی مجھکو دکھادے اور دل بیقرار کو تسکین بخشے تو اپنے اِس جسم و جان کو اُسکے خال سیاہ چشم پر قربان کردون کہ میرے دل کو اُس جلوہ سے روشن کردے۔ آگے طلب عرفان کا بیان ہی۔

بدہ ساقی می باقی کہ در جنت نخواہی یافت	کنار آب رکنا باد و گل گشت مصلا را

ترجمہ

ای ساقی شراب باقی دے کہ جنت مین نہین ملے گا۔ کنار آب رکنا باد و گل گشت مصلا کا۔ شرح مصطلحات بدہ ساقی مئے باقی۔ ای ساقی عرفان شراب پر معرفت بقا دینے والی مجھے دے یعنی وہ شراب پُر معرفت دے کہ جسکے سکر مین عرفان شہود و کشف و تجلیات وجود نمایان ہون کہ اُسکے سبب سے بقا و ست ابدی و دولت سرمدی حاصل ہو و در و تنگ ظرفی سے نجات ملے بقول ناصر علی مرحوم ؎ تو چون ساقی شوی در د تنگ ظرفی نمے ماند + بقدر بحر باشد وسعت آغوش ساحلہا + کہ در جنت نخواہی یافت کنار آب رکنا باد و گل گشت مصلا را۔ کہ جنت مین نہین ملیگی دید چشم آب دار و میر حسن وجود شاہدان باکرشمہ و ناز کی یعنے کنار آب باد ایک جائے پُر فضا زیر دامن کوہ شیراز مین واقع ہی۔ کہ چشمہ اللہ اکبر اسمین جاری ہی اور عاشقان مجازی اکثر وہان جاکر می پرستی و شاہد بازی کرتے ہین اور یہان دید چشم آب دار شاہد سے مراد ہی کہ یہ چشم جسم شاہد مین ایک رکن آباد ہی اور چشمہ نور اللہ اسمین جاری ہی اور عاشقان حقیقی اس مین سیر تشبیہ کرتے ہین

وبادہ وحدت پیتے ہین۔ اور مصلا نماز گاہ عیدین شہر شیراز کا نام ہی کہ وہ بھی ایک سیرگاہ دلکش عشاق مجازی ہی اور یہان حسن پرستی وجود نفسانی شاہدان باکرشمہ وناز سے مراد ہی کہ مصلا وجود نفسانی کو مصطلحات مین کہتے ہین کہ یہ دید چشم آب دار و حسن پرستی وجود شاہدان باکرشمہ وناز کی جنت مین نصیب نہوگی بقول استاد ؎ حورون مین کہان ناز وادا صورت انسان + جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے + حاصل معنی بیت۔ ای ساقی عرفان شراب پر معرفت بقا دینے والی مجھے دے کہ جنت مین نہین ملیگی دید چشم آب دار و سیر حسن پرستی وجود شاہدان باکرشمہ وناز کی۔ نتیجہ۔ یعنے ای ساقی عرفان وہ شراب پر معرفت مجھکو پلا دے کہ اُسکے سکر مین مشاہدہ چشم و سیر حسن شاہدون سے معرفت شہود جلوہ نور وحدت محمدی کی مجھے حاصل ہو کہ مین ہمیشہ باقی رہون کیونکہ پھر جنت مین یہ نصیب نہوگی بموجب آیت۔ مَنۡ کَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی آگے شورش عشق کا بیان ہے۔

فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شہر آشوب	چنان برند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را

ترجمہ

فریاد ہی کہ یہ طوائفان بیباک وخوش ادا و آفت روزگار دل عشاق سے صبر ایسا لے گئین کہ جیسے ترک خوان کرم کو لوٹ لیجاتے ہین۔ شرح مصطلحات۔ فغان کین لولیان شوخ شیرین کار شہر آشوب فریاد ہی کہ یہ زنان رقاص چالاک وخوش ادا و آفت روزگار یعنے لولی زن رقاص معشوقہ عالم کو کہتے ہین کہ ایک جہان اُنکا والہ وشیدا ہوتا ہی کیونکہ خالق مطلق نے صورت زنان مین ساتھ جلوہ محبوبیت کے ظہور کیا ہی کہ کل بنی آدم کو مثل آدم علیہ السلام کے اُنسے تسکین ہی خصوص عاشقان اہل تشبیہ کو صورت حسینہ وجمیلہ آئینہ ہی شہود نور وحدت محمدی کا کہ اُسپر والہ وشیدا ہوکر اپنے معشوق حقیقی سے ملتے ہین اسواسطے اُنکو شاہد کہتے ہین کہ شہود یار کا اُنسے حاصل ہوتا ہی از راہ تشبیہ کے بقول مولانا روم ؎ پرتو حق ست رو معشوق نیست + خالق ست و گوئیا مخلوق نیست + چنان برند صبر از دل کہ ترکان خوان یغما را۔ صبر کو ایسا میرے دل سے لیگئین کہ جیسے ترک خوان کرم کو لوٹ لے جاتے ہین یعنے خوان یغما اُسکو کہتے ہین کہ کریم ایک دستر خوان پر از طعام رنگارنگ بچھاتا ہی اور صلاے عام دیتا ہی کہ مخلوق اُسکے کھانے سے عاجز آتی ہی اوسوقت ترک جمع ہوکر کے اُسکو اکبارگی لوٹ کر کھا جاتے ہین اسی طرح شاہد صبر دل عشاق سے لوٹ لیتے ہین کہ وہ اضطراب وبیقراری سے مثل ماہی بے آب تڑپتے ہین بقول اُستاد۔ ؎ لعل ویاقوت سے بہتر تھے میرے صبر و قرار + خانۂ دل مین جو اُس شوخ نے سب لوٹ لئے + حاصل معنی بیت۔ فریاد ہی کہ یہ زنان رقاص چالاک وخوش ادا و آفت روزگار صبر کو ایسا میرے دل سے لیگئین کہ جیسے ترک خوان کرم کو لوٹ لے جاتے ہین۔ نتیجہ۔ یعنے فریاد ہی کہ اِن شاہدان شوخ وشنگ ومطربان خوش آہنگ نے صبر و قرار دل عشاق کا ایسا لوٹ لیا

کہ جیسے ترک خوانِ یغما کو لوٹ لیتے ہین۔ آگے عدم جویندگی راز عالم کا بیان ہی۔

حدیث از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو ‖ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

ترجمہ

باتین نغمہ سرائی و می پرستی کی کہو اور راز عالم کی جستجو نہ کرو کہ کسی نے نہ کھولا و نہ کھولتا ہی سمجھ عقل سے اِس معمے کو۔ شرح مصطلحات۔ حدیث از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو۔ ذکر مترنم قول الستی و شراب پُر معرفت الٰہی کا بیان کر اور آفرینش عالم کے راز کو تجسس و تلاش نہ کر یعنے یہ حالات بیان کر کہ قول الست ترنم مطرب سے کس وجہ پر ظہور کرتا ہی کہ اہل سماع اُسکو سُنکر حالت وجد مین آتے ہین اور اُسکے اثر سے جسم بیہوش انکے ہوتے ہین۔ اور اِس شراب مین جو شراب معرفت پُر ہی وہ عشاق می پرست کو روشن دماغی و سرور روحی سے کیونکر مست و بیخود کرتی ہی کہ اسکے سکر محوی وصحوی مین کشود معرفت اُنکو ہوتا ہی اور اُسکے اثر سے جان بیہوش اُنکی رہتی ہی اور اِس امر کی جستجو نہ کر کہ نور ذات بحت سے نور مجموعۃ الصفات محمدی کیونکر پیدا ہوا اور اُس سے صفات و اسما و مظہرات کیونکہ ہویدا ہوئے اور روح اعظم سے روح انسانی قالب و قلب آدم مین کیونکر پھونکی گئی اور ممکن الوجود واجب الوجود سے کیونکر عالم صورت مین آیا۔ اور خلق اللہ آدم علی صورتہ کیونکر بنایا گیا۔ اور جبر و قدر سے انسان باکار و بے کار کیونکر کہلایا گیا۔ بقول چراغ دہلی علیہ الرحمۃ ؎ بیکارم و باکارم چون مد حساب اندر + خاموشم و گویانم چون خط کتاب اندر + کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را کہ کسی نے نہ کھولا و نہ کھولتا ہی دلایل عقلی سے اِس اسرار حقیقت کو یعنے عقل جزئی حقائق کلی کو کب ادراک کرسکتی ہی اور اِس راز سربستہ کو کب زبان سے بیان کرسکتی ہی کہ خدا کا ملنا بہت دشوار ہے۔ بقول مولانا روم۔ ؎ گر باستدلال کار دین بدی + فخر رازی راز دار دین بدی + ہان مگر اُسکے فضل و کرم سے بہت آسان بھی ہی بقول غالب مرحوم ؎ ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہی + دشوار تو یہی ہی کہ دشوار بھی نہین + حاصل معنی بیت۔ ذکر مترنم قول الستی و شراب پر معرفت الٰہی کا بیان کر اور آفرینش عالم کے راز کو تجسس و تلاش نہ کر کہ کسی نے نہ کھولا و نہ کھولتا ہی دلائل عقلی سے اِس اسرار حقیقت کو۔ نتیجہ یعنے اسرار حقائق عالم کی جستجو نہ کر کہ کسی نے دلائل عقلی سے اِس عقدہ مالاینحل حقیقت کو نہ کھولا و نہ کھولتا ہی تو حالات سماع وجدی و می پرستی کو بیان کر کہ جس سے ترقی مقامات سلوک عشق کی ہووے و منزل مقصود کو پہونچے۔ آگے اس نصیحت پذیری کا بیان ہی شعر قطعہ بندین

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند ‖ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

ترجمہ

ای جان نصیحت سُن کہ جوانان سعادتمند جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین نصیحت پیر دانا کو۔ شرح مصطلحات نصیحت گوش کن جانا۔ ای جانا تلقین ہدایت خیر اندیشی سلوک عشق کو بگوش شنوا سُن کہ گو تجھکو گران خاطر

معلوم ہوتی ہے۔ کہ جوانان سعادتمند از جان دوست تر دارند۔ کہ طالبان صادق جان سے زیادہ دوست رکھتے ہیں پند پیر دانا را۔ تلقین پیر کامل طریقت کو یعنے پیر طریقت طالبان صادق کو واسطے تربیت اصلاح باطن کے اپنی حضوری مین رکھکر تعلیم و تلقین و ہدایت و نصائح حکایات رفتگان و معاملات مشایخان و مہلکات و منجیات راہ سلوک و عروج و نزول منازل طریقت سے خلوت و جلوت و سفر و حضر مین کرتے ہین اسکو فیض صحبت کہتے ہین اور اسی سے طالب رنگین ہوتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ صحبت صالح ترا صالح کند + صحبت طالح ترا طالح کند + حاصل معنی بیت۔ ای جان تلقین ہدایت خیر اندیشی سلوک عشق کو بگوش شنو اسن کہ طالبان صادق جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین تلقین پیر کامل طریقت کو۔ نتیجہ۔ یعنے طالبان صادق تلقین پیر کامل کو جان سے زیادہ دوست رکھتے ہین پس ای جان تو بھی تلقین ہدایت راہ عشق کو بگوش شنو اسن کہ اثر پذیر ہوا اور ثمرہ بہتر اُسکا ظہور پکڑے اگرچہ نصائح و ہدایت ابتدا مین تلخ و ناگوار معلوم ہوتے ہین۔ آگے جواب جان کا بیان ہے شعر قطعہ بند مین

بدرم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی		جوابست تلخ میزیبد لب لعل شکر خارا

ترجمہ

تلخ مجھکو کہا تو نے مین خوش ہوا معاف کرے اللہ تعالے تجھکو اچھا کہا تو نے کہ جواب تلخ زیب دیتا ہی لب لعل شیرین کا۔ شرح مصطلحات۔ بدرم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی۔ مجھکو ہدایت سخت کی تو نے مین خوش ہوا اللہ معاف کرے حق کہا تو نے یعنی ہدایت سخت تو نے بسبب ہیجان نفس امارہ کے کہ ضلالت و گمراہی کی طرف مجھکو کھینچتا تھا اور راہ سلوک سے روکتا تھا اور آفات نفس سے مجھکو نجات دی اگرچہ نفس کو گران و ناگوار ہوئی ولیکن مجھکو نافع و مفید از بس ہوئی اللہ تعالی معاف کرے جو کچھ کہا عین امر حق کہا کیونکہ جواب تلخ میزیبد لب لعل شکر خارا۔ جواب تلخ کلام شیرین مین خوش گوار معلوم ہوتا ہے کہ زہر بیٹھے مین دینا مصلح ہے اور نتیجہ بہتر دیتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ منشین ترش تو از گردش ایام کہ صبر + تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + حاصل معنی بیت۔ مجھکو ہدایت سخت کی تو نے مین خوش ہوا اللہ معاف کرے حق کہا تو نے کہ جواب تلخ کلام شیرین مین خوش گوار معلوم ہوتا ہے۔ نتیجہ۔ یعنے مین اس تیری کڑی ہدایت سے از بس خوش ہوا کہ تو نے حق بات کہی اللہ تعالی تجھکو معاف کرے کہ کلام شیرین مین جواب تلخ اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے شاہد ان شیرین مقال کی ترش کلامی مرغوب و خوش گوار معلوم ہوتی ہے۔ آگے خوش کلامی کا بیان ہے

غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بخوان حافظ		کہ بر نظم تو افشاند فلک عقد ثریا را

ترجمہ

غزل کیا کہی ہے تو نے موتی پروئے ہین تو نے آ اور اچھی طرح سے پڑھ ای حافظ کہ تیری نظم پر فلک عقد ثریا

آشکار کرے۔ شرح مصطلحات۔ غزل گفتی و درسفتی بیا و خوش بخوان حافظ۔ اس غزل مین گوہر راز معرفت
پروئے ہین تونے ای حافظ خود آکر باحسن الوجوہ راز بیان کرکہ برنظم تو افشاند فلک عقد ثریا را کہ تاثیر کلام
پرمعرفت تیرے سے آسمان عقد منازل ہفت گانہ منکشف کردے یعنے ای حافظ اس غزل مین جو
تمنے گوہر راز عرفان کے پروئے ہین توخود آکر بیان کرے ؎ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان + تاکہ
اُس کلام پرمعرفت کے اثر سے آسمان عقد ثریا کو کہ منازل ہفت گانہ سلوک عشق کو کہتے ہین۔ لمولف
؎ طلب وعشق و معرفت و غنا + وحدت و حیرت ست فقر و فنا + ہمپر منکشف کردے کہ تلوین عشق
سے ہمکو نجات ملے۔ بقول استاد۔ ؎ پردہ اوٹھ جائے موحد اگر انسان ہو جاے + سب حقیقت
ابھی کھلجاے جو عرفان ہو جاے + حاصل معنی بیت۔ اِس غزل مین گوہر راز معرفت پردے ہین
تونے۔ ای حافظ خود آکر باحسن الوجوہ راز بیان کرکہ تاثیر کلام پرمعرفت تیرے سے آسمان عقد منازل
ہفت گانہ کو منکشف کردے۔ نتیجہ۔ یعنے ای حافظ اِس غزل مین جو تونے راز معرفت بیان کئے
ہین خود آکر ظاہر کرکہ اُسکے اثر سے آسمان ہفت منازل سیر سلوک عشق کو ہمپر منکشف کردے کہ ہم اس
درد فراق تلوین عشق سے نجات پاکر منزل مقصود کو پہونچین کہ کلام پرمعرفت اثر رکھتا ہی۔ بقول اُستاد ؎
غنیمت شمر صحبت دوستان + کہ گل پنج روزست در بوستان

	غزل چھٹی بمقام تلوین عشق	۷ شعر

شب از مطرب کہ دل خوش باد ویرا		شنیدم نالۂ جان سوز نے را

ترجمہ

رات کو مطرب سے کہ دل اُسکا خوش ہو سُنا مین نے نالۂ جان سوز نے کو۔ شرح مصطلحات۔ شب از
مطرب کہ دل خوش باد ویرا۔ عالم محویت مین مترنم قول الستی سے کہ اُسکا دل عشق سے بیدار ہو
شنیدم نالۂ جان سوز نی را۔ صدای الستی جان سوز اُسکی نی سے سنی مین نے یعنی آواز بانسری کو صدا کہتے
ہین کہ صدای ہویت اُس سے پیدا ہوتی ہی اور روح پر مقام نیستی کو منکشف کرتی ہے اسواسطے
مزامیر خاص نے کو کہتے ہین اور بہ نسبت اور باجون کے صدای الستی اِس سے زیادہ کشود کرتی ہی
اور عاشق پر راز فنائیت کو کھولتی ہی چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمہ کو اس نی مین راز عشق منکشف ہوا
تاکہ فرمایا۔ ؎ بشنو از نی چون حکایت می کند + وز جدائیہا شکایت می کند + از نیستان تا مرا
ببریدہ اند + وز نفیرم مرد و زن نالیدہ اند + غرضکہ خواجہ حافظ بھی اسی راز نی کو فرماتے ہین۔ حاصل
معنی بیت۔ عالم محویت مین مترنم قول الستی سے کہ اُسکا دل عشق سے بیدار ہو صدای الستی
جان سوز اُسکی نی سے سنی مین نے۔ نتیجہ۔ یعنے مترنم قول الستی نے جو نی بجائی اُسکی آواز
نی مین صدای الستی کی پڑھی مین نے عالم محویت مین سُنی جان میری اُسکے انکشاف راز سے

مست و بیخود ہوگئی - اور یاد اصل اپنی سے مضطر و بیقرار ہوئی چنانچہ آگے اِس بیقراری کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

چنان در جان من سوزش اثر کرد		کہ بی رقت ندیدم ہیچ شئے را

ترجمہ

اسکے سوز نے ایسا میری جان مین اثر کیا کہ بغیر گریہ و نالہ کے کسی شی کو نہ دیکھا مین نے شرح مصطلحات چنان در جان من سوزش اثر کرد + سوز صداے الستی اُسکی نے ایسا میری جان مین اثر کیا یعنے نغمہ و مزامیر مین جو صداے الستی پُر ہی جبکا دل آتش عشق سے برشتہ ہوتا ہی ہنگام سماع کے وہ آواز خوش اسکے دل کو حرکت دیتی ہی اور آتشِ عشق اُس حرکت سے مشتعل ہوکر اول دماغ کو صعود کرتی ہی و بعدہ تمام عروقات جسم مین منتشر ہوکر جسم کو بیخود و بیہوش کردیتی ہی پس اُس حالت بیخودی مین جسوقت جان صداے الستی اس آواز نغمہ و مزامیر سے سنتی ہی اپنی اصل کو یاد کرکے تڑپتی ہی اور سوز و گداز فراق سے جلتی ہی اسکو وجد کہتے ہین اور اگر اس حالت مین کشو حجاب ظلمانی ہوکر مشاہدہ انوار ہوتا ہی تو سبکے ساتھ رقص کرتی ہی اسکو وجد نقد کہتے ہین اور بعضون کو بسبب سوز و گداز فرقت کے رقت جاری ہو جاتی ہی - کہ بے رقت ندیدم ہیچ شی را کہ کسی شی کو بغیر گریہ کے نہ دیکھا مین نے یعنے صداے الستی کے سوز نے میری جان مین ایسا اثر کیا ہی کہ جس شی کو مین دیکھتا ہون جوش محبت سے مجھے گریہ پیدا ہوتا ہی اور وہ شی محبوب معلوم ہوتی ہی چنانچہ صداے الستی کے کسب والون کو انفس و آفاق مین ہر تار و ہر آواز سے اِسی طرح مشاہدہ ہوتا ہی - بقول اُستاد ؎ ہران کس کہ یزدان پرستی کند + بآواز دولاب مستی کند + حاصل معنی بیت - سوز صداے الستی اُسکی نے ایسا میری جان مین اثر کیا کہ کسی شے کو بغیر گریہ کے نہ دیکھا مین نے نتیجہ - یعنے اُسکے سوز صداے الستی کا وہ میری جان مین اثر ہوا ہی کہ جس شے کو مین دیکھتا ہون دل بھر آتا ہی اور جوش محبت سے براہ گریہ برس جاتا ہی - بقول اُستاد ؎ روؤن مین گلخن مین اور نالہ کرون بہ آب مین آگ مین ماہی ہو پیدا اور سمندر آب مین + آگے شاہد بازی و مے پرستی کا بیان ہی

حریفی بُد مرا ساقی کہ ہردم		ز زلف و رخ نمودی شمس و دی را

ترجمہ

یار میرا ساقی تھا کہ ہردم زلف و رخ سے رات دن دکھاتا تھا - شرح مصطلحات - حریفی بُد مرا ساقی کہ ہردم - میرا شاہد ساقی عرفان تھا کہ ہردم - ز زلف و رخ نمودی شمس و دی را - انوار جلال و جمال سے سیر تنزیہ و تشبیہ کی دکھاتا تھا یعنی وہ میرا شاہد ایسا تھا کہ زلف سے نور جلال تنزیہ اور رخ سے نور جمال تشبیہ کا ہردم جلوہ شہود دکھاتا تھا بقول نیاز احمد علیہ الرحمۃ ؎ - خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے + ہر رنگ مین اُسی کو نمودار دیکھنا - حاصل معنی بیت - میرا شاہد ساقی عرفان تھا کہ ہردم انوار جلالی و جمالی سے سیر تنزیہ و تشبیہ کی دکھاتا تھا - نتیجہ - یعنی آج میرا

شاہد دل بند ساقی عرفان تھا کہ زلف و رخ اُسکا انوار جلالی و جمالی کی سیر تنزیہ و تشبیہ کی راہ سے ہر دم کراتا تھا۔ آگے اُس ساقی کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

چو شوقم دید در ساغر می افزود ۔ بگفتم ساقی فرخندہ پے را

ترجمہ

جو میرا شوق دیکھا شراب پیالہ مین زیادہ بھری کہا مین نے ساقی مبارک قدم کو۔ شرح مصطلحات۔ چو شوقم دید در ساغر می افزود۔ جو میرا شوق زیادہ دیکھا میری سکر معرفت کو زیادہ کردیا شراب زیادہ پلا کر بقول ناصر علی مرحوم ؎ تو چون ساقی شوی در تنگ ظرفی نمی ماند + بقدر بحر باشد وسعت آغوش ساحلہا + بگفتم ساقی فرخندہ پی را۔ کہا مین نے اس ساقی مبارک قدم کو + حاصل معنی بیت۔ جو میرا شوق دیکھا شراب پر معرفت جام مین زیادہ بھری۔ کہا مین نے اُس ساقی مبارک قدم کو۔ نتیجہ۔ یعنے میری افزونی ذوق و شوق سے شراب پر معرفت زیادہ دیکر سکر عرفان کو میرے بڑھادیا تو مین نے اُس ساقی مبارک قدم سے یہ کہا۔ آگے اسکا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

رہا نیدے مرا از شر ہستی ۔ چو پیمودی پیاپے جام مے را

ترجمہ

تو نے مجھکو چھوڑایا شر ہستی سے جو پے در پے جام شراب کے تو نے پلائے شرح مصطلحات۔ رہانیدی مرا از شر ہستی۔ آزاد کردیا تو نے مجھکو تعلقات عقل معاش و معاد سے۔ چو پیمودی پیاپی جام می را۔ جو پے در پے پلائے تو نے جام شراب پر معرفت کے یعنے بکثرت شراب پُر معرفت پلا کر مجھکو تو نے ایسا سرشار و بیخود کردیا کہ قیود ہستی دین و دنیا سے مین چھوٹ گیا۔ بقول استاد ؎ کی جام پر معرفت نوش کرد + غم دین و دنیا فراموش کرد + حاصل معنی بیت۔ آزاد کردیا تو نے مجھکو تعلقات عقل معاش و معاد سے جو پے در پے پلائے تو نے جام شراب پر معرفت کے۔ نتیجہ۔ یعنی ساقی عرفان جو میرا شاہد جلوہ نما تجلیات جلالی و جمالی تھا اُسنے میرا ذوق و شوق زیادہ دیکھکر اسقدر شراب پر معرفت پلائی کہ مین کشود و شہود جلوہ نور وحدت محمدی سے اسکے سکر معرفت مین ایسا سرشار و بیخود ہوگیا کہ خبر دین و دنیا کی مجھے نہ رہی اور قیود ہستی سے نجات پائی + بقول نیاز احمد رحمہ اللہ ؎ تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو نقاب منہ سے اُٹھادیا + وہین محو حیرت بیخودی مجھے آئنہ سا بنادیا + آگے دعاء شکر گذاری کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

حماک اللہ عن شر النوائب ۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

ترجمہ

حمایت کرے اللہ تعالے تیری آفات حوادث سے اور جزا دے اللہ تعالی دونون جہان مین نیک شرح مصطلحات ای ساقی عرفان شاہد جلوہ نما جیسے تو نے تعلقات عقل معاش و معاد و قیود ہستی بے بنیاد سے مجھکو نجات

دیگر مقام معرفت کو پہونچا یا عوض اُسکے اللہ تعالیٰ مجھکو حوادث زمانہ سے بچائے اور دونون جہان مین جزای نیک دے۔ آگے بھی استغناق کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین۔

چو بیخود گشت حافظ کی شمارد	بیک جو ملکت کاؤس وکی را

ترجمہ

جو حافظ بیخود ہوا کب جانتا ہی مقابل مین ایک جو کے بادشاہت کیکاؤس وکیخسرو کو۔ شرح مصطلحات چو بیخود گشت حافظ۔ جو حافظ فانی مطلق ہوا یعنے بیخود اُسکو کہتے ہین کہ جو انسان اس ہستی کو اپنی جانتا ہی اور اپنی طرف نسبت کرتا ہی اور خدا کو خود سے مغائر بالذات کہتا ہی جسوقت کہ حضرت عشق تشریف لاتے ہین صورت معشوق مین خواہ وہ مرشد کی ہو یا محبوب کی ہو وہ فنا ہوتا ہی یہان تک کہ خود بھول جاتا ہی جیسے آہن آتش مین سرخ ہو جاتا ہی اور حکم آتش کا رکھتا ہی اور جب وہ صورت بسبب فنائیت کے اسیر قائم ہوتی ہی تو مثل مجنون کے انا لیلی کہتا ہی اسکو مرتبہ فنافی الشیخ کا کہتے ہین جو کہ شیخ فنافی الرسول وفنافی اللہ ہوتا ہی۔ چند عرصہ مین طالب بھی فنافی الرسول وفنافی اللہ کے درجے کو پہونچتا ہی۔ اُسوقت اس ہستی کو ہستی حق کی جانتا ہی اور خود کو بھول جاتا ہی اور ہر شے کو اللہ اللہ کہتا ہی۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ چونکہ ذات پیر را کردی قبول + ہم خدا آمد وہم ذات رسول + کی شمارد بیک جو ملکت کاوس وکی را۔ کب فنائیت کے ایک جو کے برابر جانتا ہی بادشاہت کیکاؤس وکیخسرو کو۔ حاصل معنی بیت۔ جو حافظ فانی مطلق ہوا کب فنائیت کے ایک جو کے برابر جانتا ہی بادشاہت کیکاؤس وکیخسرو کو۔ نتیجہ۔ یعنی جو حافظ فانی وبیخود ہوا مقابل اُس فنائیت کے ایک جو کے برابر بادشاہت دنیا کو کب جانتا ہی۔ اور دائرۂ قناعت سے کب قدم باہر نکالتا ہی۔ بقول مرزا بیدل علیہ الرحمہ۔ ؎ دنیا اگر دہند نجنبم زجاے خویش + من بستہ ام حنای قناعت بپای خویش

۵ شعر	غزل ساتوین بمقام تلوین عشق	

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را	کہ سر بکوہ وبیابان تو دادہ ما را

ترجمہ

ای صبا ساتھ ملائمت کے کہ اُس غزال رعنا کو کہ کوہ وبیابان مین تو نے مجھکو سرگردان کیا ہی۔ شرح مصطلحات۔ صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را + ای نفحات روحانی ساتھ نرمی کے کہ اُس حجلہ نشین چشم سیاہ وسفید کو یعنی نور وحدت محمدی کو کہ غزال چشم دو رنگ شاہد مین جلوہ نما ہی اور عاشق اُسکے مشاہدہ سے حالت جذب مین آوارہ وسرگردان کوہ وبیابان وکوچہ وبازار ہوتا ہی۔ کہ سر بکوہ وبیابان تو دادہ ما را۔ کہ آوارہ وپریشان کوہ وبیابان تیری گردش چشم نے مجھے کر دیا ہی یعنی تو نے گردش چشم دو رنگ شاہد مین وہ مجھکو جلوہ دکھایا ہی کہ مین از خود رفتہ ہو کر کثرت جذب ومستی عشق سے کوہ وصحرا مین آوارہ

وپریشان وخراب وخستہ جان ہوگیا ہون گویا یہ حال پریشان میرا تیرے سبب سے ہورہا ہی پھر تو کسواسطے
اپنا مشاہدہ کامل نہین دکھاتا ہی۔ بقول اُستاد سے دید ارمی نمائی وپرہیز میکنی + بازار خویش وآتش
ما تیز میکنی + **حاصل معنی بیت**۔ ای نفحات روحانی ساتھ نرمی کے کہہ اُس حجلہ نشین چشم سیاہ وسفید کو کہ
آوارہ وپریشان کوہ وبیابان تیری گردش چشم نے مجھے کردیا ہے **معنی دیگر**۔ صبا۔ جبرئیل علیہ السلام۔
بلطف بگو۔ وحی الٰہی۔ آن غزال رعنا را۔ سرور کونین رسول الثقلین صلعم کو۔ کہ سر بکوہ وبیابان تو دادۂ مارا
کہ تیری خاطر از وقہ رسانی وحوش وطیور کے کوہ وبیابان مین کررہا ہون۔ بموجب لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ
کے **حاصل معنی بیت**۔ ای جبرائیل علیہ السلام آہستگی سے کہو اُس محبوب دوسرا کو کہ تیری خاطر کوہ و
بیابان مین وحوش وطیور کو ازوقہ دے رہا ہون۔ **نتیجہ**۔ یعنے تیرے عشق مین یہ تمام تخلیق عالم کی
مین نے کرلی ہی تو مجھ سے راضی ہو۔ ویا ای حجلہ نشین چشم شاہدان تیری گردش چشم نے مجھے سرگشتہ
کوہ وبیابان کردیا ہی اب نظر عنایت کر کہ اس آفت سے نجات ہو بقول مذاق معان سلمہ الرحمن۔
سے کھڑکی سے اُس صنم کا جو مکھڑا نظر پڑا + طاق حرم سے جلوہ خدا کا نظر پڑا + غش مین پڑا ہون
در پہ ترے اک نظر تو دیکھ + خانہ خراب تو مجھے اچھا نظر پڑا + آگے طلب نظر عنایت کا بیان ہے
شعر قطعہ بندمین

شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا		تفقدی نکند طوطی شکرخا را	

ترجمہ

شکر فروش کہ عمر اُسکی دراز ہو کسواسطے مہربانی نہین کرتا ہی طوطی شکر نوش کو۔ **شرح مصطلحات**۔ شکر
فروش کہ عمرش دراز باد۔ شاہد جلوہ افروز کہ اُسکی حیات ابدی ہو۔ چرا تفقدے نکند طوطی شکرخا را۔
تلاش گم گشتہ طالب عرفان کی کسواسطے نہین کرتا ہی یعنی وہ شاہد جلوہ افروز چشمہ شکر ریز عرفان تلاش مجھ
گم گشتہ کوہ وبیابان طالب عرفان کی کسواسطے نہین کرتا ہی کہ مین اُسکی ایک گردش چشم سے سرگشتہ وپریشان
کوہ وبیابان وبے نام ونشان ہوگیا ہون بقول اُستاد سے نہین لگتا ترے ناقہ کا پتا ولیلی + چھان مارے
ترے مجنون نے بیابان کتنے + **حاصل معنی بیت**۔ شاہد جلوہ فروز کہ اُسکی حیات ابدی ہو تلاش گم گشتہ طالب عرفان
کی کسواسطے نہین کرتا ہی۔ **نتیجہ**۔ یعنی اپنے عاشق صادق وطالب عرفان کی تجسس وتلاش کیون نہین کرتا ہی کہ وہ
آوارۂ عشق کوہ وبیابان مین بے نام ونشان وگم نام جہان ہوگیا ہی وبآہ ونالہ یہ کہتا ہی۔ بقول اُستاد سے خبر لے
او مسیحا تو کہان ہی + ترا بیمار بسمل نیم جان ہی + آگے نظر بازی کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین

بحسن خلق توان کرد صید اہل نظر		بدام ودانہ نگیرند مرغ دانا را	

ترجمہ

اہل نظر کو ساتھ حسن خلق کے شکار کرسکتے ہین اور دام ودانہ سے نہین پکڑتے ہین مرغ دانا کو۔ **شرح مصطلحات**

بحسن خلق توان کرد صید اہل نظر۔ جلوہ حسن تشبیہ نور وحدت محمدی سے اہل دید کو شکار کر سکتے ہین۔ بدام و دانہ نگیرند مرغ دانا را۔ حلقہ سفید و دانہ سیاہ چشم ظاہری سے عاشقان باخبر کو نہین پکڑتے ہین یعنی عاشقان باخبر مشاہدہ جلوہ حسن تشبیہ نور وحدت محمدی سے مشاہدون کے دام مین پھنس جاتے ہین اور فقط حلقہ سفید و دانہ سیاہ چشم اُنکے بین گرفتار نہین ہوتے ہین کیونکہ عشق شاہد معنی پر آتا ہی نہ صورت ظاہری پر بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ روبمعنی کوش ای صورت پرست + زانکہ معنی بر تن صورت پرست + حاصل معنی بیت۔ جلوہ حسن تشبیہ نور وحدت محمدی سے اہل دید کو شکار کر سکتے ہین حلقہ سفید و دانہ سیاہ چشم ظاہری سے عاشقان باخبر کو نہین پکڑتے ہین۔ نتیجہ۔ یعنی شاہدان دلربا جلوہ حسن تشبیہ نور وحدت محمدی سے عاشقان باخبر کو پھانستی ہین فقط سفیدی و سیاہی چشم سے گرفتار نہین کرتے ہین کیونکہ روے دوست اُنکی چرم پوست سے جبتک جلوہ ظہور رکھتا ہی عاشق اُسپر مرتا ہی جیسے پروانہ نور شمع پر گرتا ہی جسدم نور شمع نہین رہتا ہی پروانہ نہین آتا ہی پس جلوہ نور وحدت مثل نور شمع کے ہی بقول ظفر رحمۃ اللہ ؎ بین نے پوچھا اُس سے تیرا کیا ہوا حسن و شباب + ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی مین نہ تھا + آگے طلب فیض کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین۔

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر محبان بادہ پیمارا

ترجمہ

جو ہمراہ محبوب کے تو بیٹھے اور بادہ نوشی تو کرے یاد رکھنا دوستان می پرست کو۔ شرح مصطلحات چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی + ای جانان ہنگام وصال محبوب اپنی کے بادہ نوشی فیضان الٰہی کی تم کرو بیاد آر محبان بادہ پیمارا۔ یاد رکھنا عاشقان تشنہ فیضان کو یعنی ای جانان جسوقت تقرب یار سے تمکو ہو اور شراب فیضان وصال سے کامیاب کیے جاؤ عاشقان تشنہ فیضان کو نہ بھولنا کہ ہم بھی مستحق ہین اُس نظر فیض بخش کے بقول قدسی علیہ الرحمہ ؎ ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات + لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبے + حاصل معنی بیت۔ ای جانان ہنگام وصال محبوب اپنے کے بادہ نوشی فیضان الٰہی کی تم کرو تو یاد رکھنا عاشقان تشنہ فیضان کو بھی۔ نتیجہ۔ یعنی ای جانان اگر وصال یار مین بادہ نوشی فیضان الٰہی کی تمکو حاصل ہو تو ہم عاشقان تشنہ فیضان کو نہ بھولنا۔ ؎ کہ مستحق کرامت گناہ گار انند + کیونکہ شب معراج رسول مقبول صلعم نے التحیات مین ہمکو اپنے صلوٰۃ و سلام مین شریک کیا ہی اگر آپ ہمکو شریک فیضان بھی کرین تو لائق ہی۔ آگے اظہار عرفان تشبیہ کا بیان

در آسمان چہ عجب گر ز گفتۂ حافظ
سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را

ترجمہ

اس غزل حافظ سے کیا تعجب ہی کہ آسمان مین سماع لولی فلک وجد مین لائے عیسیٰ علیہ السلام کو

شرح مصطلحات - در آسمان چہ عجب گرز گفتۂ حافظ - کیا تعجب ہی اگر غزل پر معرفت حافظ سے آسمان مین - سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را - سماع لولی فلک عیسیٰ علیہ السلام کو وجد مین لاوے یعنی یہ غزل حافظ کی ایسی عشق انگیز و معرفت خیز مقام تشبیہ مین ہی کہ اگر لولی فلک آسمان مین اسکو گاوے اور سماع عاشقانہ مین لاوے تو مضامین اشعار اِس غزل سے کشود مقام تشبیہ نور وحدت محمدی کا اسقدر اُسکی صورت مین واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام باوجود موحد ہونے و تکمیل مقامات فقر کے اس سماع کے سُننے و مشاہدہ جلوہ صورت متجلی لولی فلک کے حالت وجد مین آجاوین اور برقص کرنے لگین کہ یہ اثر نور وحدت محمدی کا نیز موثر ہو بقول اُستاد ؎ بیہوش ہمین کردیا جلوہ نے تمھارے + اتنی تو خبر ہی کہ خبردار ہون تیرا + حاصل معنی بیت - کیا تعجب ہی اگر غزل پُر معرفت حافظ سے آسمان مین سماع لولی فلک عیسیٰ علیہ السلام کو وجد مین لاوے - نتیجہ - یعنی عیسیٰ علیہ السلام باوجود موحد و اتقاے ظاہری کے معرفت عشق دین محمدی کی آگاہی سے بسبب سماع و شہود تشبیہی لولی فلک کے حالت وجد مین آوین اور برقص کرنے لگین کیا تعجب ہی واللہ اعلم بالصواب -

۷ شعر	غزل آٹھوین بمقام تلوین عشق	

	خاک بر سر کن غم ایّام را		ساقیا برخیز درد جام را	

ترجمہ

ای ساقی اُٹھ اور جام شراب پر درد دے اور خاک سر پر ڈال غم ایام کی - شرح مصطلحات ساقیا برخیز دُرد جام را - ای ساقی عرفان اُٹھ و جام شراب پر معرفت دُرد آمیز دے کہ تا سکر محوی اُس سے زیادہ ہو - خاک بر سر کن غم ایام را + اور خاک سر پر ڈال اِس غم دنیا کے کہ یہ نیست و نابود ہو جاوے اور مجھے بسبب سکر محوی کے مافیہا سے خبر نہ رہے یعنی وہ درد اِس غم دنیا کے خاک بر سر ہو جاوے اور مین اُس سے نجات پاکر آزاد رہون بقول اُستاد ؎ می جام پُر معرفت نوش کن + غم دین و دنیا فراموش کن + حاصل معنی بیت - ای ساقی عرفان اُٹھ و جام شراب پُر معرفت دُرد آمیز دے اور خاک سر پر ڈال اِس غم دنیا کے - نتیجہ - یعنی اب مین تعلقات دنیاء مکارہ و خواہشات نفس امّارہ سے از بس تنگ آگیا ہون ای ساقی عرفان اب تو مستعد ہو کر شراب پُر معرفت دُرد آمیز مجھکو دے کہ تا وہ مجھے بیخود کردے اور دُرد اِس غم دنیا کے سر پر خاک ہو جاوے کہ مین نجات پاؤن آگے اِس معنی کا بیان شعر قطعہ بند مین

	برکشم این دلق ازرق فام را		ساغرِ مے در کفم نہ تا ز سر	

ترجمہ

جام شراب کا میرے ہاتھ پر رکھدے کہ تا او تار ڈالون سر سے اِس سیاہ کملی کو - شرح مصطلحات ساغر مے در کفم نہ - جام شراب پُر معرفت مجھکو پلادے - تا ز سر برکشم این دلق ازرق فام را - تا حجاب

ظلمانی نفسانی دماغ سے دور کرڈالون یعنی اس حجاب ظلمانی نفسانی نے کہ لازمۂ تلوین ہی اور جاے خطرات
شیطانی ونفسانی ہی ازبس مجھے پریشان ومضطرب الحال کر رکھاہی تاکہ اِس شراب پرمعرفت کے پینے سے
روشن دماغی وسرور سکر صحوی کشود عرفان نور وحدت محمدی کو کرکے مقام تمکین کو مجھے پہونچادے بقول
مولانا روم علیہ الرحمہ ـ ؎ تا ہوا تازست ایمان تازہ نیست + جز ہواے قفل این دروازہ نیست
حاصل معنی بیت ـ جام شراب پرمعرفت مجھکو پلادے تاحجاب ظلمانی نفسانی دماغ سے دور کرڈالون
نتیجہ یعنی روشن دماغی وسرور سکر صحوی شراب پرمعرفت سے حاصل کرکے اس پردہ ظلمانی نفسانی
مین مشاہدہ جلوہ نور وحدت محمدی کرون کہ اِس تیرہ دماغی وسیاہ دلی سے نجات ہو ـ آگے اِس
بدنامی مے نوشی کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین

اگرچہ بدنامی ست نزد عاقلان		مانمی خواہیم ننگ ونام را	

ترجمہ

اگرچہ یہ نزدیک عقلمندون کے بدنامی ہی مین نہین چاہتا ہون ننگ ونام کو شرح مصطلحات ـ گرچہ بدنامے
ست نزد عاقلان ـ اگرچہ می خوری اہل ظواہر کے نزدیک بدنامی ومطعونی ہی کہ وہ بسبب حرمت شرعیہ
کے افعال ذمیمہ سے جانتے ہین مگر اس شراب صوری مین جو شراب معرفت معنوی سے بہرہ ہی اور روشن
دماغی وسرور سکر محوی سے مشاہدہ نور وحدت محمدی کراتی ہی اسکے منافع روحانی سے بیخبر ہین ـ مانمیخواہیم
ننگ ونام را ـ مگر مین نیک نامی ونام آوری دنیا کی نہین چاہتا ہون کیونکہ عاشق رند کو بدنامی ومطعونی
خلائق بسبب شکستگی نفس کے باعث افزونی وترقی کشود عرفان ہی بقول جامی علیہ الرحمہ ـ ؎ بندۂ
عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست + غرضکہ عشق عقل کا ضد واقع
ہوا ہی جو امر کہ عقل جزی بہتر جانتی ہی وہ واسطے عشق کے حجاب راہ ہی اور جب حضرت عشق تشریف لاتے
ہین عقل واسباب عقل کو زائل کردیتے ہین اور اپنا عمل جاری کرتے ہین اُس حالت کو عاشق کے ارباب
عقل کب پسند کرتے ہین مگر عشاق اسکو محبوب ومرغوب جانتے وبدل قبول کرتے ہین حاصل معنی
بیت ـ اگرچہ مے خوری اہل ظواہر کے نزدیک بدنامی ومطعونی ہی مگر مین نیک نامی ونام آوری دنیا کی
نہین چاہتا ہون ـ نتیجہ ـ یعنی مین اس بادہ نوشی پرمعرفت کو طاعت وعبادات ارباب عقل سے بہتر وبرتر جانتا
ہون کیونکہ اہل ظواہر کے نزدیک یہ امر گناہ عظیمہ ہی مگر بسبب حصول معرفت کے عنداللہ مواخذہ نہین ہی کہ
معرفت افضل العبادات ہی ـ بقول خاقانی علیہ الرحمہ ـ ؎ بس از سی سال این معنی محقق گشت خاقانی +
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی + کسواسطے کہ انسان واسطے معرفت کے پیدا ہوا ہی اور عبادت منحصر
ہی اوپر معرفت کے بموجب آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی لِيَعْرِفُوْنَ کے ـ پس جس امر سے
کہ معرفت الٰہی حاصل ہو وہ عنداللہ کب گناہ ہی گو عندالشرع گناہ ہو پس راز دل اپنا کس سے کہون کہ
کوئی اہل راز نہین ہی ـ آگے اہل راز کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین

محرم راز دل شیدای خویش	کس نمے بینم ز خاص و عام را

ترجمہ

محرم رازِ دل اپنے دل دیوانہ کا کسی کو نہین دیکھتا ہون مین مردمان خاص اور عام سے۔ شرح مصطلحات۔ محرم راز دل شیدای خویش۔ واقف اسرار پوشیدہ حرم دل شوریدہ اپنے کا یعنی محرم بمعنی روندہ بحرم۔ در راز دل بمعنی اسرار پوشیدہ بدل جو شخص کہ اندر حرم دل کے جاکر اُس اسرار پوشیدہ سے واقف ہو اُسکو محرم راز کہتے ہین پس وہ اولیای کرام ہین کہ راز دل پوشیدہ کو جانتے ہین اور دل شیدا دل شوریدہ کو کہتے ہین کہ بسبب آگہی راز عشق الٰہی کے آوارہ و سرگشتہ ہو۔ کس نمے بینم ز خاص و عام را۔ کسی کو نہین پاتا ہون مین اہل دنیا کے خاص و عام سے یعنی عام کو بسبب غفلت کے وہان تک رسائی نہین اور خاص بسبب عقل جزی نارسا کے اُسکے ادراک سے قاصر ہین بقول استاد۔ ؎ عشق کیا شی ہی کسی کامل سے پوچھا چاہیے۔ کسطرح جاتا ہی دل بیدل سے پوچھا چاہیے + حاصل معنی بیت۔ واقف اسرار پوشیدہ حرم دل شوریدہ اپنے کا کسی کو نہین پاتا ہون مین اہل دنیا کے خاص و عام سے۔ نتیجہ۔ یعنی میرے حال شوریدگی دل کا کوئی واقف کار نہین ہی کہ مین اپنا درد دل اُس سے کہکر تسکین کر دی بجز خاصان خدا کے اگر ان غافلان دنیا کے نزدیک میری بدنامی ہی تو مجھے کیا غم ہی آگے شاہد بازی کا بیان ہی۔

با دلارامی مرا خاطر خوش ست	کز دلم یکبارہ بُرد آرام را۔

ترجمہ

اُس دلارام سے دل میرا خوش ہی کہ ایک بارگی میرے دل سے آرام کو لیگیا۔ شرح مصطلحات۔ با دلارامی مرا خاطر خوش ست۔ اُس شاہد جلوہ نما سے میرا دل خوش ہی کہ جو از راہ تشبیہ کے جلوہ نور وحدت محمدی کا دکھا کر میرے دل کو بیچین و بیقرار کر گیا ہی اور اب اُسکے مشاہدہ سے دل کو تسکین و شکیبائی ہوجاتی ہی کیونکہ۔ کز دلم یکبارہ برد آرام را۔ کہ از راہ جلوہ تشبیہ کے ایک بارگی آرام میرے دل سے لیگیا یعنے دل میرا اُسکے تیر عشق سے زخمی ہوگیا ہی اور بے دید اُسکے دل کو آرام نہین آتا ہی اُسکو شاہد کہتے ہین کہ شہود جانان کا اُسکے پردہ مین ہوا ہی اور اُسکی دید سے تسکین ہوتی ہی اور ہر دم دل کو اُسکی تجسس رہتی ہی بقول مولف۔ ؎ مرا ہی دوستو وہ دلربا ہی + نظر سے جسکی دل زخمی ہوا ہی + حاصل معنی بیت۔ اُس شاہد جلوہ نما سے میرا دل خوش ہی کہ از راہ جلوہ تشبیہ کے ایکبارگی آرام میرے دل سے لیگیا۔ نتیجہ۔ یعنی آرام دل میرا وہ شاہد ہی کہ جسکے عشق مین مبتلا ہون مین اور اُسکے ملنے سے مجھکو تسکین و آرام آتا ہی۔ اور دل میرا اُس سے خوش ہوتا ہی۔ چنانچہ شاہ صاحب قبلہ اکثر فرماتے تھے کہ دل عارف کا اُس شاہد کی جانب راغب و مائل ہوگا کہ جسمین عارف کو کشود راز عشق ہوا ہی اور جب اُسکو دیکھیگا کشود مشاہدہ سے مجذوب ہوگا و مست رہیگا کو اور محبوب اپنا سمجھ موجود ہون کیونکہ ہیئت اُسکے دل مین اسکی قائم ہی جیسے مجنون کو ساتھ

سے

یبلی کے واسطہ نہاد یار رسول مقبول صلعم کو کلمینی یا حمیرا سے وصل ہوتا تھا آگے اسی مشاہدہ کا بیان ہے شعر قطعہ بند ہین

ننگرد دیگر بسرو اندر چمن — هر که دید آن سرو سیم اندام را

ترجمہ

پھر نہ دیکھیگا چمن مین سرو کی جانب جسنے کہ دیکھا اُس سرو سیم اندام کو ۔ شرح مصطلحات ۔ ننگرد دیگر بسرو اندر چمن ۔ پھر نہ دیکھیگا کسی شاہد مجازی کو اس دنیا مین ۔ هر که دید آن سرو سیم اندام را ۔ جسنے کہ اُس صورت تشبیہ مجسم نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کیا یعنے جو کہ صورت منورہ جان کی کہ مثل سیم کے تابان ہی اس جسم عنصری مین پنہا ہی اور یہ جسم اُسی کی صورت پر ہی اور اُسی کی جلوہ گری در پردہ کے مشاہدہ سے عاشق مست و مدہوش ہوتا ہی اور اُسی کی دید سے نامحرم کو دیکھنا حلال ہی اور اُسی کے لمعات نورانی کو حُسن کہتے ہین اور یہ اوصاف سبعہ ۔ سمع و بصر و کلام و حیات و علم و ارادہ و قدرت اُسی کے متعلق ہین اور وہ صورت تشبیہ نور وحدت منورہ مثل نور شمع کے اس فانوس تن عنصری مین ہر جا اور ہر جزو اسکا اس جسم کے ہر عضو سے نمایان ہی اور ہر جزو کی حرکت در پردہ کو ۔ ناز و کرشمہ و عشوہ و غمزہ و ادا و خندہ و رفتار و گفتار وغیرہ کہتے ہین کہ عاشق اُسکے مشاہدہ سے بیچین و بیقرار ہوکر مشاہدۂ تام کا طلبگار رہتا ہی اور عدم حصولی سے تڑپتا ہی بقول مذاق میان سے بدل کے روپ ملا وضع عامیانہ مین + لباس خاص پہنکر وہ خوبرو نہ ملا + ہم آپ مین نہ ہوئے جبکہ تو ملا آکر + کبھی جو آپ مین آئے تو یار تو نہ ملا + غرضکہ عاشق اول کو سیر تشبیہ مین اُس صورت منورہ وحدت محمدی کو ہر عضو شاہد سے جداگانہ جزو دیکھکر تڑپتا ہی اور اُسکی تجلی شہود کا کہ تجلی آثاری و افعالی و صفاتی ہی متحمل نہین ہوتا ہی مگر آہستہ آہستہ اُسکی قابلیت پیدا کرتا ہی جسوقت لائق ہو جاتا ہی تو اس صورت تشبیہ منورہ مجسم کو بے پردہ مشاہدہ کرتا ہی مگر تمام عمر مین ایک بار یا دو بار پس حافظ اس مشاہدۂ صورت تشبیہ منورہ کو یہان سرو سیم اندام فرماتے ہین کہ اس مشاہدہ تام کے بعد پھر عاشق شاہدان مجازی کی حُسن پرستی کی طرف متوجہ نہوگا اِسکو مقام تمکین معرفت کہتے ہین حاصل معنی بیت ۔ پھر نہ دیکھیگا کسی شاہد مجازی کو اس دنیا مین کہ جسنے اُس صورت تشبیہ مجسم نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کیا ۔ نتیجہ ۔ یعنی جسنے صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کو بے پردہ مشاہدہ کیا پھر اس پردہ شاہدان مجازی کی طرف ملتفت نہوگا بقول نیاز احمد علیہ الرحمہ ۔ سے خوبان اس جہان کا تماشا جو کو کرے + ہر رنگ مین اُسی کو نمودار دیکھنا + آگے اِس عدم مشاہدہ کے صبر کرنیکا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

صبر کن حافظ بسختی روز و شب — عاقبت روزی بیابی کام را

ترجمہ

ای حافظ صبر کر رات دن تکلیف فراق مین آخر کار ایک روز پائیگا تو مقصد کو ۔ شرح مصطلحات ۔ صبر کن حافظ بسختی روز و شب ۔ ای حافظ صبر کر رات دن مصیبت تلون مین ۔ عاقبت روزی بیابی کام را ۔ آخر کار

ایک دن مشاہدہ یار کا حاصل ہو جائے گا یعنی صعوبت بعد فراق و مصیبت تلوین عشق مین تو صبر کر کہ الصبر مفتاح الفرج حق فرماتا ہی اور انجام کار اس زحمت کے رحمت پائے گا بموجب ان مع العسر یسرا کے اور عوض اس محنت کے محبت حاصل کریگا بموجب ان اللہ مع الصابرین کے بقول اُستاد ۔ ع ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد + ہر کہ خود را دید او محروم شد + حاصل معنی بیت ۔ ای حافظ صبر کر رات دن مصیبت تلوین مین آخر کار ایک دن مشاہدہ یار کا حاصل ہو جائے گا ۔ نتیجہ ۔ یعنی تلوین عشق مین گو تکلیف ہی مگر تو صبر کر کہ یہ صبر آخر کو تجھے منزل مقصود کو پہونچا دیگا و انجام بخیر ہوگا ۔

	غزل نوین بمقام تمکین معرفت	شعر ۶

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما	مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما

ترجمہ

ای ساقی نور بادہ سے روشن کر جام میرے کو اور ای مطرب نغمہ سرائی کر کہ کام جہان کا میرے مقصد کے موافق ہوا ۔ شرح مصطلحات ۔ ساقی بنور بادہ برافروز جام ما ۔ ای ساقی عرفان نور شراب پر معرفت سے روشن کر کاسئہ دماغ میرے کو یعنی آج دن خوشی کا ہی کہ بسبب کشود معرفت تشبیہ و شہود نور وحدت محمدی کے مقام تلوین عشق سے ترقی کر کے مقام تمکین معرفت کو پہونچا اور کوچہ گردی و صحرا نوردی سے کوی جانان مین داخل ہوا ای ساقی عرفان شراب پُر نور معرفت سے میرا کاسئہ دماغ روشن کر کہ سرور سکر محوی و صحوی سے جمعیت تام و عشرت مدام حاصل ہو ۔ بقول مؤلف ۔ ع شراب بیخودی ایسی پلا دے + کہ دیکھون سیر مین جانان کی جان سے + مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما ۔ ای مترنم قول الست نشید عارفانہ کہو کہ اب راز درویشی کا مجھپر منکشف ہوا یعنے اب کشود مقام معرفت کا مجھکو حاصل ہوا ہی تو اشعار پر معرفت کی نغمہ سرائی کر کہ جس سے مستی و کمہوشی مجھکو زیادہ ہو کہ تا حالت وجد و سماع مین تصفیہ قلب و تجلیہ روح سے تجلی انوار وحدت محمدی کا ہوؤن اور مقام عروج کو پہونچون ۔ بقول اُستاد ۔ ع اگر معاینہ خواہی کہ ذات حق بینی + دمے قرار بدہ این دل پریشان را + حاصل معنی بیت ۔ ای ساقی عرفان نور شراب پُر معرفت سے روشن کر کاسئہ دماغ میرے کو اور ای مترنم قول الست نشید عارفانہ کہو کہ اب راز درویشی کا مجھپر منکشف ہوا ۔ نتیجہ یعنی پردہ عرفان کا مجھپر کھلا اور مقام تمکین معرفت کو پہونچا ای ساقی عرفان شراب معرفت سے میرا دماغ روشن کر و ای مترنم قول الست نشید عارفانہ کہہ کہ جس سے چشم بینا و گوش شنوا میرا ہووے اور راز حقیقت کا مجھپر کھلے ۔ آگے اس مشاہدہ یار کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین ۔

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ۔	ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ترجمہ

مین نے عکس رخ یار کا پیالہ مین دیکھا ہی ای زاہد تو بیخبر ہی لذت شراب نوشی میری سے ۔ شرح مصطلحات

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم - مین نے جام چشم مخمور شاہدین جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کا مشاہدہ کیا ہی یعنے چشم مخمور شاہدین کہ ہمشکل جام ہی شراب وحدت محمدی بھری ہوئی ہی مگر اہل دید کو اُسکا سکر معرفت حاصل ہوتا ہی از راہ جلوۂ شہود کے کہ عارف اُسکے مشاہدہ سے مست و بیخود ہو جاتا ہی اور رفتہ رفتہ وہ جلوۂ شہود بیچ ہر عضو شاہدین مثل زلف و رخ و لب و دہان و ابرو و زنخدان و سینہ و کمر و ساق و سرین کے نمایان ہوتا کہ عارف اس تماشے سے ہمیشہ حالت سکر جذبی مین رہتا ہی بقول **مولف** - ع حسن بتان سے کیون نہین عشاق مست ہون + کثرت مین ہی جو بادۂ وحدت بھری ہوئی + زندہ کرے ہین مردہ دلون کو نظر کے ساتھ + آنکھین تبون کی کیا ہین قیامت بھری ہوئی + ای بیخبر ز لذت شراب مدام ما - ای زاہد خشک ذوق مستی سکر معرفت میری سے تو بیخبر ہی کہ مین شراب وحدت کی اس جام صراحی چشم شاہدون سے پی کر مست و بیخود ہوتا ہون اور حالت جذب مین رہتا ہون - بقول **مسعود بک علیہ الرحمہ** - ع عاشقان گشتند مست از بوی تو + عارفان مانند گم در روی تو + **حاصل معنی بیت** مین نے جام چشم مخمور شاہدین جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کا مشاہدہ کیا ہی ای زاہد خشک ذوق مستی سکر معرفت میری سے تو بے خبر ہی - **نتیجہ** یعنے چشم شاہدین جلوۂ یار کو مین نے مشاہدہ کیا ہی ای زاہد خشک تو میرے ذوق مستی کو کیا جانتا ہی کہ معترض ہوتا ہی - آگے اس مشاہدہ کے کمال کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

چندان بود کرشمۂ و ناز سہی قدان		کاید بجلوہ سرو صنوبر خرام ما

ترجمہ

دیکھنا کرشمہ و ناز سہی قدون کا اسقدر ہو کہ سرو صنوبر خرام میرا جلوہ دکھا دے **شرح مصطلحات** - چندان بود کرشمہ و ناز سہی قدان - کرشمہ و ناز شاہدون کا مشاہدہ اسقدر ہووے یعنی کرشمہ گردش چشم و ناز استغنای معشوق کو کہتے ہین کہ روح عاشق کی اُسکے دید مین بالطبع محو ہوتی ہی کیونکہ دراصل وہ ناز و کرشمہ صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کی حرکتین در پردہ ہین کہ روح اُس سے ماہر ہی اور بسبب نہونے دید کامل کے بیچین ہوتی ہی - کاید بجلوہ سرو صنوبر خرام ما - کہ جلوہ نما ہو جاوے قد موزون خوش خرام صورت تشبیہ نور وحدت محمدی یار میرے کا یعنی شاہدان مجازی کے ناز و کرشمہ کو اسقدر مشاہدہ کر کہ صورت تشبیہ منورہ مجسم اُس پردہ سے باہر آجاوے اور شاہد و مشہود ایک ہو جاوے بقول **اُستاد** - ع ان نینن کا یہی پرکھ + مین تو ہی دیکھون تو موہے دیکھ + دیکھت دیکھت اتنا دیکھ + مٹ جاے دو گدا رہ جاے ایکھ + **حاصل معنی بیت** - کرشمہ و ناز شاہدون کا مشاہدہ اسقدر ہووے کہ قد موزون خوش خرام صورت تشبیہ نور وحدت محمدی یار میرے کا جلوہ نما ہو جاوے - **نتیجہ** - یعنی ناز و کرشمہ شاہدان مجازی کا یہان تک بچشم غور مشاہدہ کر کہ حالت محویت مین صورت تشبیہ نور وحدت محمدی در پردہ جلوہ نما ہو جاوے چنانچہ رند کوچہ و بازار مین بھی نظر بازی کرتے پھرتے ہین - بقول **شمس تبریز علیہ الرحمہ** - ع نہ من بیہودہ در ہر کوچہ و بازار میگردم + مذاق عاشقی دارم پئے دیدار میگردم + شراب شوق می نوشم بگرد یار میگردم + سخن مستانہ میگویم ولے

هشیار میگردم - آگے دل زندہ ہونیکا بیان ہی

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما		هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق

ترجمہ

ہرگز نہین مرتا ہی وہ شخص کہ جسکا دل عشق سے زندہ ہوا یہ لکھا ہوا ہی اور دفتر عالم ہمارے کے ہمیشہ سے - شرح مصطلحات - ہرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق - ہرگز نہین مرتا ہی نفس اُس کسی کا کہ جسکا دل عشق سے زندہ ہوا یعنی قاعدہ ہی کہ وجود انسان مین ایک نفس اور ایک دل ہی نفس ترکیب جسم عنصری سے حادث ہوا ہی اور اسی کو موت ہی بموجب آیت کل نفس ذائقة الموت کے کیونکہ بعد موت کے ہر ایک عنصر اپنے کرہ کو رجوع کرے گا اور دل عالم مثال کو جاویگا پس موت اس نفس کو ہوئی کہ ان چار عناصر و پانچوین دل کی ترکیب سے ایک شکل ظہور مین آئی تھی تو ان پانچون کے منتشر ہونے سے مٹ گئی اور اسی کو خودی بھی کہتے ہین کہ دل اُسکا مغلوب ہو کر اپنی اصل سے غافل ہو گیا ہی اُس دل کو مردہ دل کہتے ہین چونکہ اصل مین زندگی صفت دل کی ہی اور بسبب غلبہ غفلت نفس کے مردہ ہو گیا ہی حسب اتفاق بتوفیق الٰہی جس شخص کو کسی صورت محبوب و یا مرشد مین جلوہ شہود نور وحدت در پردہ دکھایا گیا تو بسبب مشغول ہونے آتش عشق کے خواہندہ اُسکا ہوگا بطور مجاز کے اگر اس حالت مین کوئی عارف کامل بیدار دل سے واسطہ ہو گیا تو وہ اُس برشتہ آتش عشق کو مجاز سے طرف حقیقت کے رجوع کر کے اپنے نور عشق باطنی سے اُسکے آتش عشق مشتعلہ کو توجہ و ہمت سے منور کر دیگا اُسوقت دل اُسکا خواب غفلت سے بیدار ہو کر جوئیندہ وصال یار حقیقی کا ہوگا اُسکو دل زندہ کہتے ہین - بقول مؤلف ؎ مردہ دلون کو زندہ کرین پین نظر کے ساتھ + آنکھین بتون کی کیا ہین قیامت بھری ہوئی + غرضکہ وہ دل زندہ پھر اپنے نفس پر غالب ہو کر اس نفس کو ریاضت مجاہدہ سے پاک و صاف کر کے اپنے ہمراہ عالم باطن کو لیجاوے گا اُسوقت زندگی دل کی نفس کو زندہ کر دے گی کہ اس موت ظاہری سے اُسکو کچھ نقصان نہوگا اور وہ ہمیشہ باطن مین ہمراہ دل کے زندہ رہے گا اُسکو حافظ نہ مرنا کہتے ہین نہ موت ظاہر کہ - ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما - لکھا ہوا ہی یہ حال ہماری کتاب اللہ مین ہمیشہ سے یعنی اللہ تعالے قرآن مین فرماتا ہی - المومنون لا یموتون - یعنی جو ازراہ عشق کے یقین لایا ہی اللہ پر اُسکو موت نہین ہی و بموجب ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار کے یعنی تحقیق اولیاء اللہ نہین مرتے ہین بلکہ نقل کرتے ہین ایک گھر سے دوسرے گھر مین - بقول داغ ؎ مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین + کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین + سمجھتا ہی تو داغ کو مر گیا ہی + وفی زندہ اُسکو ولی جانتے ہین + حاصل معنی بیت - ہرگز نہین مرتا ہی نفس اُس کسی کا جسکا دل عشق سے زندہ ہو الکھا ہوا ہی یہ حال ہماری کتاب اللہ مین ہمیشہ سے نتیجہ یعنی دل جسکا آب حیات عشق الٰہی سے دنیا مین زندہ ہو گیا پھر اُس کے نفس کو ابد الآباد موت نہین ہی یہ کلام اللہ مین ہمیشہ سے لکھا ہوا ہی کہ کلام الٰہی قدیم ہی اور سب رطب و یابس عالم کا اُسمین موجود ہی - آگے مستی دیدہ چشم کا بیان ہے -

زان رو سپردہ اند بمستی زمام ما	مستی بچشم شاہد دلبند ما خوش ست

ترجمہ

مستی کرنا ساتھ چشم شاہد دلبند کے مجھکو مرغوب ہے اُس سبب سے کہ مستی کو باگ میری اختیار کی سونپ دی ہی شرح مصطلحات - مستی بچشم شاہد دلبند ما خوش ست - مشاہدہ چشم شاہد دل پسند کے ساتھ مستی کرنا مجھکو مرغوب ہی یعنی مستی اُس سکر جذبی کو کہتے ہین کہ عارف چشم شاہد مین جب کشود مرشد کے جلوہ تشبیہ نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کرتا ہی اور اُس سے ایک سکر جذبی روح پر طاری ہوتا ہی خواہ وہ سکر محوی ہو یا صحوی مگر عارف اس سکر سے مست و مدہوش ہو جاتا ہی اور قلب کو انشراح و انبساط و فرحت و لذت از بس پہونچتی ہی جیسے نشہ شراب مین اور رفتہ رفتہ روشن دماغی اُسکی سے کشود توحید حالی و عینی ہوتی ہی بقول مذاق میان سلمہ اللہ تعالی
نشے مین بیخودی کے کرتا ہی باتین خدائی کی + مذاق مست کو کچھ ہوش مین کا ہی نہ تو کا ہی - زان رو سپردہ اند بمستی زمام ما - اُس سبب سے کہ روز میثاق روح میری کو یار نے اپنی دید جلوہ سے مست کر دیا ہی - یعنی قاعدہ ہی کہ بروز الست جس کی روح نے صدای الستی براہ گوش سنی ہی وہ دنیا مین براہ سماع جویندہ یار ہوگا اور جس کی روح نے براہ چشم جلوہ یار دیکھا ہی وہ براہ دید یار کی تلاش کرے گا بقول مذاق میان سلمہ اللہ
ہر دم ہی یہان پیش نظر یار کی صورت + کیا حشر مین اب نکلے گی دیدار کی صورت + حاصل معنی بیت مشاہدہ چشم شاہد دل پسند کے ساتھ مستی کرنا مجھکو مرغوب ہی اس سبب سے کہ روز میثاق روح میری کو یار نے اپنی دید جلوہ سے مست کر دیا ہی - نتیجہ - یعنی نظر بازی و شاہد پرستی و دید چشم شاہد دلپسند سے مستی کرنا و بیخود رہنا مجھکو مرغوب و محبوب ہی کہ میری روح روز میثاق سے مست و مدہوش پیدا ہوئی ہی آگے اس مستی کا بیان ہی

شعر قطعہ بند مین - سبضف

نان حلال شیخ ز آب حرام ما	ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست

ترجمہ

ڈرتا ہون مین کہ سبقت نہ لیجاوے دن بازپرس کے نان حلال شیخ کی آب حرام میرے سے شرح مصطلحات ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست - مجھے خوف ہی کہ سبقت نہ لیجاوے روز بازپرس قیامت کے - نان حلال شیخ ز آب حرام ما - اکل حلال زاہد ریاکار کا شراب حرام مجھ رند طالب یار سے یعنی اکل حلال سے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب ہوتا ہی اور واسطے صفائی و پاکی روح کے حکم اکسیر اعظم کا رکھتا ہی مگر ظاہر آرائی و ریاکاری کے سبب سے کچھ نفع نہین دیتا ہی اور شراب حرام قلب کو تیرہ و نفس کو خیرہ کرتی ہی اور واسطے آلودگی و تیرگی روح کے حکم سم قاتل کا رکھتی ہی مگر بسبب اہلیت عشق جوئی و خدا طلبی و بخیال تخریب ظاہری و نفس کشی کے روشن دماغی و سکر حقیقی سے لی معرفت و سرور محبت پیدا کرتی ہی اسواسطے حافظ فرماتے ہین کہ زاہد ریاکار اکل حلال سے فعل حرام کرتا ہی اور مین رند طالب یار آب حرام سے فعل حلال کرتا ہون مگر مجھے خوف ہی اپنی عدم ثابت قدمی کا اس باریک راہ روی و تنگ رہگذری سے کہ خدا نخواستہ لغزش نہ آجا

کہ بروز جزا زاہد ریاکار مجھ رند طالب یار پر غالب نہ آجاوے بقول مولا روم ۵ ہر چہ گیرد علتے علت شود * کفر گیرد کاملے ملت شود + **حاصل معنی بیت** + مجھے خوف ہی کہ سبقت نہ لیجاوے روز باز پرس قیامت کے اکل حلال زاہد ریاکار کا شراب حرام مجھ رند طالب یار سے۔ **نتیجہ** یعنی عبادت نفسانی زاہد کی گو شریعت مین درست ہی اور مَی پرستی پر معرفت رند حق جو کی نادرست ہی مگر عنداللہ عبادت نفسانی بسبب ریاکاری کے نامقبول و مَی پرستی پر معرفت بباعث راستی حق جوئی کے مقبول ہی مگر مین ڈرتا ہون کہ کوئی امر مجھسے ایسا سرزد نہو جاوے کہ بروز باز پرس ریاکاری زاہد کی میری حق جوئی پر سبقت لیجاوے کہ مجھکو شرمساری وہان حاصل ہو بقول قادری ۵ زہد و تقویٰ پارسائی شیخ بودن دیگرست + عشق ورزیدن جمال یار دیدن دیگرست

واللہ اعلم بالصواب۔

	غزل دسوین بمقام تمکین معرفت	۴ شعر
دوش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما		چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما

ترجمہ

کل شب کو مسجد سے طرف میخانہ کے آیا پیر ہمارا۔ ای یاران طریقت اسکے بعد ہم کیا تدبیر کرین۔ **شرح مصطلحات** دوش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما۔ عالم غیب مین مقام ناسوت عبادت سے طرف مقام جبروت معرفت کے آیا پیر کامل طریقت ہمارا یعنی حضرت رسول مقبول صلعم جو کہ پیر کامل طریقت ہین اور سب اُمت آپ کی پیرو ہی مقام ناسوت دنیا سے کہ جاے عبادت نفسانی ہی عالم غیب مین طرف مقام جبروت کے کہ جگہ معرفت تشبیہ نور وحدت محمدی ہی تشریف فرما ہوئے کہ صورت تشبیہی مین عارفین کو ملتے ہین خواہ منام مین یا بیداری مین بقول زیبا احمد علیہ الرحمہ ۵ اسرار احمدی سے آگاہ ہو سو جانے + تو نور ہر شر رہی ہر سنگ طور تیرا + وحدت کے ہین یہ جلوے نقش و نگار کثرت + گر سر معرفت کو پائے شعور تیرا + چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما ای سالکان عشق اسکے بعد ہم کیا تدبیر کرین یعنی پیر کامل طریقت تو مقام شریعت سے طرف مقام طریقت عشق کے تشریف لے گئے ہم اپنی اب کیا تدبیر کرین بقول قادری۔ علیہ الرحمہ ۵ خانقاہ و مدرسہ مسجد عبادت گاہ خلق + صحبت رندان و میخانہ رفتن دیگرست + **حاصل معنی بیت**۔ مقام ناسوت عبادت سے عالم غیب مین طرف مقام جبروت معرفت کے آیا پیر کامل طریقت ہمارا۔ ای سالکان عشق اسکے بعد ہم کیا تدبیر کرین۔ **نتیجہ**۔ یعنی رسول مقبول صلعم کہ پیر کامل طریقت ہمارے ہین اور مقام عبادتگاہ دنیا سے عالم غیب مین بمقام طریقت عشق کے تشریف فرما ہوئے کہ اس عالم مین بجز عشق بازی کے اور عبادت نہین ہی ای یاران سلوک عشق اسکے بعد ہم اپنی کیا تدبیر کرین۔ آگے جواب یاران سلوک کا اس تدبیر کی نسبت بیان ہی شعر قطعہ بند مین

درخرابات مغان باپیرہم منزل شویم	کاین چنین رفت ست درعہد ازل تقدیر ما

ترجمہ

خرابات مغان مین پیر کے ساتھ ہم منزل ہوئے ہم کہ روز ازل مین یون ہی ہمارا مقدر کیا گیا ہی۔ شرح مصطلحات
درخرابات مغان باپیرہم منزل شویم۔ مقام جبروت معرفت مین ہم بھی پیر کامل طریقت عشق کے شریک عرفان
مقام تشبیہ رہین یعنی مقام عرفان تشبیہ جیروتی ہم بھی حاصل کرین کہ افضل العبادات ہی بموجب آیت۔ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی لیعرفون کے کہ عبادت منحصر ہی اوپر معرفت الٰہی کے کہ پیروی پیر کی
ہم پر فرض طریقت ہی ہم بظاہر و ہم بباطن قاعدہ ہی کہ جو عالم کہے وہ کرے اور جو عالم کرے وہ یہ کہے
نہ کرے کیونکہ عالم باعمل اس زمانہ مین کمیاب ہین اور جو کہ پیر کامل باعمل ہوتا ہی مرید کو لازم بل الزم
ہی کہ پیر کی قولاً و فعلاً کہے وہ کہے اتباع و اقتدا کرے کہ قدم با قدم چلنا انبیا و اولیا کے مقلدون کو
ضروریات سے ہی۔ بقول مؤلف۔ ہوا راہ طریقت مین احمد کا پیرو + قدم با قدم وہ ہین پہونچانے والے
کاین چنین رفت ست در عہد ازل تقدیر ما + کہ روز ازل سے ایسی ہی نظربازی و سیر تشبیہی ہمارے
مقدر کی گئی ہی۔ یعنی قسام ازل نے ہماری تقدیر مین غم عشق بازی و شاہد پرستی کا حصہ تقسیم کر دیا ہی پھر ہمکو اس
سے کیا چارہ ہی۔ بقول استاد ۔ ہر چیز کو قسمت کیا قسام ازل نے + جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا شور تو پروانہ کو جلنا + غم ہمکو دیا سب مین جو مشکل نظر آیا + حاصل معنی بیت۔ مقام جبروت
معرفت مین ہم بھی پیر کامل طریقت عشق کے شریک عرفان مقام تشبیہ رہین کہ روز ازل سے ایسی ہی نظربازی
و سیر تشبیہی ہمارے مقدر کی گئی ہی۔ نتیجہ۔ یعنی جو کہ عالم باطن بین رسول مقبول صلعم مقام عرفان تشبیہ
مین جلوۂ شہود نور وحدت رکھتے ہین اب ہمکو انکے درپئے تجسس و تلاش دید تشبیہ مین رہنا چاہیے گو
عشق سے تخریب ظاہری و تذلیل نفسانی ہماری ہو کہ خرابی ظاہر سے درستی باطن ہی۔ بس ہمکو پیروی
پیر طریقت کی کرنا لازم ہی۔ آگے اسی پیروی کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین۔

ما مریدان روبسوی کعبہ چون آریم چون	روبسوی خانۂ خمار دارد پیر ما

ترجمہ

ہم مرید جانب کعبہ کے کیونکر متوجہ ہون جو کہ خانۂ خمار کی طرف توجہ رکھتا ہی پیر ہمارا۔ شرح مصطلحات
ما مریدان روبسوی کعبہ چون آریم۔ ہم مرید جانب کعبہ دل صنوبری کے کیونکہ متوجہ ہون۔ چون روبسوی
خانۂ خمار دارد پیر ما۔ جو کہ خانہ چشم مخمور شاہد کی طرف جلوہ نمائی کو متوجہ ہو رہا ہی پیر جانان ہمارا یعنی سالکان
زاہد قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہوکر چشم بستہ اندر راہ مراقبہ و مکاشفہ کے سیر سلوک کرتے ہین اور
طاعت و عبادت و ورد و وظائف سے کعبۂ دل کا تصفیہ و تخلیہ کرتے ہین اور صفائی و پاکی وجود مین سرگرم
رہتے ہین اور سالکان عاشق رند مشرب قلب مرورد ماغی کی طرف متوجہ ہوکر چشم کشادہ اندر راہ ملاحظہ

مشاہدہ کے سیر تشبیہ نور وحدت محمدی کی کرتے ہین اور ریاضات ومجاہدات وجذب وسکرت تزکیہ نفس وتصفیہ قلب وتجلیہ روح کو پیش نظر رکھتے ہین اور شکستگی خواہشات نفسانی وتخریب جسمانی مین کوشش کرتے ہین پس ہم مرید مراقبہ ومکاشفہ کعبۂ دل صنوبری کی طرف کیونکر متوجہ ہو وین کہ جو نور وحدت محمدی خانہ چشم مخمور شاہد مین متوجہ جلوہ نمائی کا ہورہا ہو تاکہ ہم ازراہ ملاحظہ ومشاہدہ کے سیر تشبیہی وشاہد بازی سے مستی ومدہوشی حاصل کرین۔ بقول قادری علیہ الرحمۃ سے گردش چشم سیاہش مینجور وخون جگر + بادہ حسنش چشیدن مستانہ تنگیرت + قادری بگذار خود را بگذر از علم وخرد + خود نمائی دیگر ست از خود گذشتن دیگر ست +

حاصل معنی بیت۔ ہم مرید جانب کعبۂ دل صنوبری کے کیونکر متوجہ ہون جو کہ خانہ چشم مخمور شاہد کی طرف جلوہ نمائی کو متوجہ ہورہا ہی پیر جانان ہمارا۔ نتیجہ یعنی جو کہ نور وحدت محمدی پیر جانان ہمارا ہی اور خانہ چشم مخمور شاہدون کی طرف توجہ جلوہ نمائی کی رکھتا ہی پھر ہم کعبۂ دل صنوبری کی جانب کیونکر متوجہ ہو وین پس ہم پیروی پیر کی کرکے چشم مخمور شاہدون مین پیر جانان کا مشاہدہ کرین اور کشود عرفان سے اپنے دل برشتہ کو تسکین دین اور در میخانہ چشم پہ مقیم رہین آگے اسی پیروی پیر کا بیان ہی شعر قطعہ مین۔

بر در میخانہ خواہم گشت چون حافظ مقیم
چون خراباتی شدای یار طریقت پیر ما

ترجمہ

مین در میخانہ پر مقیم ہونگا مانند حافظ کے کیونکہ خراباتی ہوا ہی ای یار طریقت پیر ہمارا۔ شرح مصطلحات بر در میخانہ خواہم گشت چون حافظ مقیم۔ دروازہ چشم مخمور شاہد پر مانند حافظ کے مین بھی جام نوش وحدت رہونگا۔ کیونکہ بادۂ وحدت وہان پر ہی۔ چون خراباتی شدای یار طریقت پیر ما۔ جو کہ پیر جانان ہمارا نشہ رسا بادۂ وحدت چشم شاہدان ہوا ہی ای یاران طریقت یعنی بادہ وحدت نور محمدی میخانہ چہرہ وحدت مین پر ہی مگر اسکے وجود انسان ہین اور جام وصراحی انکے چشم ورخ شاہدان مجازی کہ عشاق اس جام وصراحی بادہ نوشی وحدت کرکے مست وبیخود ہوتے ہین بقول مولف۔ سے حسن بتان سے کیون نہین عشاق مست ہون بالکثرت مین ہی جو بادۂ وحدت بھری ہوئی + حاصل معنی بیت۔ دروازہ چشم مخمور شاہد پر مانند حافظ کے مین جام نوش بادۂ وحدت رہونگا ہو کہ پیر جانان ہمارا نشہ رسا بادۂ وحدت چشم شاہدان ہوا ہی۔ نتیجہ یعنی بادۂ وحدت نور محمدی پیر جانان کے جام وصراحی چشم ورخ شاہدون مین لبریز ہی مثل حافظ کے مین بھی جام نوش بادۂ وحدت محمدی کا دروازہ چشم مخمور شاہدان پر رہونگا ای یاران طریقت کہ مستی ومدہوشی معرفت کی حاصل ہو

شعر | غزل گیارھوین بمقام کمین معرفت وغیرہ

صوفی بیا کہ آئینہ صافست جام را
تا بنگری صفای می لعل فام را

ترجمہ

ای صوفی آؤ کہ آئینہ جام کا صاف ہی تا دیکھے تو صفائی شراب سرخ رنگ کی۔ شرح مصطلحات

صوفی بیا کہ آئینہ صاف ست جام را - اے سالک زاہد آ کہ آئینہ کاسۂ چشم مخمور شاہد کا صاف ہے - تا بنگری صفائی مے لعل فام را - تا مشاہدہ کرے تو آب و تاب بادۂ وحدت نور محمدی کو یعنی شراب وحدت نور محمدی خم وجود شاہد مین بھری ہے جو کہ کاسۂ چشم مخمور مثل آئینہ کے مجلا و مصفا ہے اُسمین سے آب و تاب اُس شراب وحدت کی جلوہ افروز ہے اے سالک زاہد باوجود ریاضت و عبادت و زہد و تقوی اُسکے آجتک تجھکو اُس راہ مین بار نہ ملا اب اس کوچۂ سلوک عشق رندمشربی مین آ اور شراب وحدت کاسۂ چشم شاہد سے کہ جلوہ نما ہے حاصل کر کہ جذب و سکر معرفت تجھکو واصل یار سے کرا دے - بقول شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ - ~~ شراب شوق بنوشم بگرد یار میگردم + سخن مستانہ میگویم ولے ہشیار میگردم + حاصل معنی بیت - اے سالک زاہد آ کہ آئینہ کاسۂ چشم مخمور شاہد کا صاف ہے تا مشاہدہ کرے تو آب و تاب بادۂ وحدت نور محمدی کو - نتیجہ یعنی کاسۂ چشم مخمور شاہد سے بادۂ وحدت نور محمدی جلوہ نما ہے اے سالک زاہد خشک ادھر آ اور سکر جذب عشقی سے مستی و مدہوشی حاصل کر کہ منزل مقصود کو پہونچے تو - کیونکہ راز عشق بے مستی و مدہوشی کے منکشف نہین ہوتا ہے - آگے اس راز مستی تشبیہ کا بیان ہے شعر قطعہ بندین

راز درون پردہ زرندان مست پرس		کین حال نیست صوفی عالی مقام را

ترجمہ

راز درپردہ کو رندان مست سے پوچھ کہ یہ حال حاصل نہین ہے صوفی عالی مقام کو - **شرح مصطلحات** راز درون پردہ زرندان مست پرس - راز دید تشبیہ وحدت بکثرت کو عاشقان رند مست سے دریافت کر یعنی عاشقان رندمشرب اہل جذب و سکر سے راز مشاہدۂ تشبیہ نور وحدت محمدی کو کہ پردہ کثرت مین طاری و ساری ہے دریافت کر کہ اُسکے عوارف وہ بیان کر سکتے ہین بموجب حدیث من عرف اللہ طال لسانہ کے وبقول نیاز علیہ الرحمہ - ~~ وحدت کے ہین یہ جلوے نقش و نگار کثرت + گر سر معرفت کو پائے شعور تیرا + کین حال نیست صوفی عالی مقام را کہ یہ حال سیر تشبیہ عشق بازی و شاہد پرستی کا صوفی سالک عالی مقام تنزیہ کو حاصل نہین ہے یعنی صوفیان سالک از راہ مراقبہ و مکاشفہ دل صنوبری کے مقام تنزیہ ذات بیرنگ کو پہونچے ہین اور سیر سلوک تشبیہ عشق سے بےخبر ہوتے ہین اگرچہ سیر تنزیہ سیر تشبیہ سے مقام عالی رکھتی ہے مگر راہ عشق سیر تشبیہ اقرب الطرق الی اللہ ہے اور حظ کامل و لذت عاجل رکھتی ہے چنانچہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود کمالیت سلوک زاہد کے آخر مین درجہ سلوک کی ترسا بچی پر عاشق ہو کر توفیق آتی حاصل کیا اور نقص کمال کو نکالا بقول ذوق رحمہ اللہ - ~~ عشق ہے ای ذوق وہ کافر کہ جسکے ہاتھ سے شیخ صنعان سا مسلمان رند مشرب بنے + حاصل معنی بیت - راز دید تشبیہ وحدت بکثرت کو عاشقان رند مست سے دریافت کر کہ یہ حال سیر تشبیہ عشق بازی و شاہد پرستی کا صوفی سالک عالی مقام تنزیہ کو حاصل نہین ہے نتیجہ یعنی صوفی سالک زاہد اگرچہ از راہ ریاضت و طاعت کے مقام عالی تنزیہ کو پہونچا ہے مگر راز درپردہ دید تشبیہ وحدت بکثرت عشق کو نہین جانتا ہے پس تو عاشقان رند مست سے اس راز کو

حاصل کر کہ وہ منکشف کر سکتے ہین کہ زاہدان اہل شریعت راز تشبیہ عشق سے بے بہرہ ہوتے ہین اور عاشقان رند مشرب اس راز در پردہ تشبیہ کو بسبب عشق بازی و شاہد پرستی کے بخوبی جانتے ہین۔ آگے عدم مشاہدہ زاہد کا بیان ہی شعر قطعہ بندہین

عنقا شکار کس نشود دام باز چین	کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

ترجمہ

عنقا کسی کا شکار نہین ہوتا ہی دام اٹھا کہ وہان ہمیشہ تہی دست ہی دام کا۔ شرح مصطلحات۔ عنقا شکار کس نشود دام باز چین۔ عنقا ے تشبیہ نور وحدت محمدی کسی کے دام خیال مین مقید نہین ہوتا ہی ای صوفی سالک اپنے اس دام کو اٹھالے یعنی ای صوفی سالک جو تو جلوہ تشبیہ نور وحدت محمدی کو خیال سے مشاہدہ کرنا چاہے اس خیال کو چھوڑ دے کہ وہ قید وہم و خیال سے برتر ہی مگر پرتو نظر شاہدون سے ازراہ کشودگی جلوہ تشبیہ نور وحدت محمدی ہو سکتا ہی۔ ؎ پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست + تربیت نااہل را چون گردگان برگنبدست + بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ آن خیالاتیکہ دام اولیاست + عکس مہرویان بستان خداست + کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را۔ کہ سلوک زہد و تقوی مین ہمیشہ دام خیال پُر ہوا و ہوس ہوتا ہی یعنی سلوک زہد و تقوی مین اہل خیال ہوا و ہوس کے پابند ہو جاتے ہین اور مشاہدہ جلوۂ یار سے محروم رہتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ تا ہوا تازہ ست ایمان تازہ نیست جز ہوائی قفل این دروازہ نیست + حاصل معنی بیت۔ عنقا ء تشبیہ نور وحدت محمدی کسی کے دام خیال مین مقید نہین ہوتا ہی ای صوفی سالک اپنے اس دام کو اٹھالے کہ سلوک زہد و تقوی مین ہمیشہ دام خیال پر ہوا و ہوس ہوتا ہی۔ نتیجہ۔ یعنی خیال سے مشاہدہ جلوہ نور وحدت محمدی نہین ہوتا ہی ای صوفی سالک تو اس خیال سے باز آ اور حسن پرستی و شاہد بازی اختیار کر کہ پرتو نظر شاہد سے مشاہدہ جمال جانان تجھکو حاصل ہو کیونکہ خیال ہمیشہ زہد و تقوی کا ہوا و ہوس رکھتا ہے۔

آگے دید چشم جانان کا بیان ہی

در بزم دور یک دو قدح درکش و برو	یعنی طمع مدار وصال دوام را

ترجمہ

بزم دور می کشون مین ایک دو جام شراب نوش کرو اور چلدو یعنے وصال دوام کی امید نہ رکھو۔ شرح مصطلحات۔ در بزم دور یک دو قدح درکش و برو۔ عشرت گاہ مشاہدہ مین گردش چشم شاہد سے ایک دو جام بادۂ وحدت نور محمدی کے نوش کرو و چلدو۔ یعنی طمع مدار وصال دوام را۔ یعنی مشاہدہ ہر دم کی حرص نہ رکھو یعنے ہنگام جلسہ شاہدون کی گردش چشم انکی سے ازراہ نظر بازی کے جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کو ایک دو بار مشاہدہ کرو اور چلدو اور وہان مست ٹھہر و کہ تاتیں سکر جذبی مورد

فیضان تنزیہ ہو اور تزکیہ نفس و تصفیہ قلب سے روح متجلی ہو اور ٹکٹکی باندھ کر بامید ہمیشگی مست کھڑے رہو کہ خیرہ چشمی باعث حجاب راہ ہوتی ہی اور روح کاہل و مضمحل رہتی ہی اور ترقی منازل سلوک مین نہین کرتی ہی بقول صفی۔ ؎ ای ماندہ زبحر علم بر ساحل عین + در بحر فراغت ست بر ساحل تعیین + بردار صفی نظر ز موج کونین + آگاہ ز بحر باش بین النفسین + **حاصل معنی بیت**۔ عشرت گاہ مشاہدہ مین گردش چشم شاہد سے ایک دو جام بادۂ وحدت نور محمدی کے نوش کرو و چلدو یعنے مشاہدہ ہر دم کی حرص نہ رکھو۔ **نتیجہ**۔ یعنی بزم شاہدان مجازی مین جلوہ تشبیہ نور وحدت محمدی کو ایک دو بار مشاہدہ کر کے چلے جاؤ کہ تا سکر جذبی سے مستی و مدہوشی ہو اور نزول فیضان تنزیہ سے تزکیہ و تصفیہ ہو کر روح متجلی ہو کہ ترقی مقامات و کشود عوارف سلوک ظہور پکڑے۔ آگے تاسف مافات کا بیان ہی۔

پیرانہ سر مکن ہوس ننگ و نام را		ای دل شباب رفت و نچیدی گلی ز عمر

ترجمہ

ای دل ایام نوجوانی کے گذرے اور ایک گل گلشن عمر سے نہ چنا تو نے پیری مین ہوس نیک نامی و نام آوری کی نہ کر۔ **شرح مصطلحات**۔ ای دل شباب رفت و نچیدی گلی ز عمر۔ ای دل نوجوانی گذری ایک گل فتوحات دنیا کا بہار زندگانی نفسانی سے نہ حاصل کیا تو نے یعنے خواہشات نفسانی۔ ای دل تو نے ایام جوانی مین نہ پوری کی اور عیش و عشرت زندگانی کی فتوحات دینوی سے نہ حاصل کی اور عمر جوانی کو شاہد بازی و می پرستی و عشق مین ساتھ آوارگی و مطعونی کے برباد کیا اور آبرو ریزی و بے توقیری و دنیاداری کی پیش نظر رکھی **بقولے** خود کردہ را علاج نیست۔ پیرانہ سر مکن ہوس ننگ و نام را۔ اب بڑھاپے مین ہوس نام آوری و نیک نامی دنیا کی نہ کر کہ اب تو اُسکے قابل نہین رہا ہی بلکہ تو نفس خود کو نیست و نابود کر اور اُسکی خواہشات کو پوری نہ کر کہ نام آوری دنیا بربادی عقبی ہی اور ظاہر آرائی تخریب باطنی ہی **بقول سعدی** علیہ الرحمۃ ؎ جہان ای برادر نماند بکس + دل اندر جہان آفرین بند و بس + مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت۔ **حاصل معنی بیت** ای دل نوجوانی گذری ایک گل فتوحات دنیا کا بہار زندگانی نفسانی سے نہ حاصل کیا تو نے اب بڑھاپے مین ہوس نام آوری و نیک نامی دنیا کی نہ کر۔ **نتیجہ**۔ یعنی جوانی مین تو نے خود نمائی و شہرت و مشہوری نفسانی نہ حاصل کی بلکہ بجائے اُسکے آوارگی و پریشانی عشق سے مطعونی و ملامت گری جہان کی اختیار کی اب ایام پیری مین کہ وقت خداجوئی و عاقبت طلبی کا ہی نیک نامی و نام آوری دنیا کی چاہتا ہی کیون اپنے کو خسر الدنیا و الآخرۃ کرتا ہی۔ بقول خسرو رحمۃ اللہ ؎ پیری و شاہد پرستی نے خوش است + خسروا تا کی پریشانی ہنوز

۵ شعر	غزل بارھوین بمقام تمکین معرفت	
میرسد مژدهٔ گل بلبل خوش الحان را		رونق عهد شباب ست دگر بستان را

ترجمہ

رونق نو بہار کی پھر ہی بوستان کو اور خوش خبری گل کی پہونچتی ہی بلبل خوش الحان کو۔ شرح مصطلحات رونق عہد شباب ست دگر بستان را۔ بہار عالم شباب کی پھر ہی بوستان وجود شاہدون کو یعنی بوستان وجود شاہدون مین جو راز عشق منکشف تھا اور درجہ مساوات مین آگیا تھا اب بہار عالم شباب کشود معرفت کی پھر اُسمین آئی ہی۔ میرسد مژدهٔ گل بلبل خوش الحان را۔ شگفتگی گل چشم جلوہ شہود نور وحدت محمدی کی خوشخبری عاشقان متلون الحال پُر نالہ و فغان کو پہونچتی ہی یعنی عشاق بمقام تلوین کہ درد فراق یار سے بہ آہ و نالہ و گریہ و بکا مبتلا تھے خوشخبری کشود معرفت شاہدون کی پہونچتی ہی۔ کہ اب جلوہ شہود یار کا ہوا چاہتا ہی پس عشاق یہ خوشخبری سنکر یہ نشید عاشقانہ پھرتے ہین۔ بقول اُستاد

ع بہار آئی چمن مین کھول دے یارب زبان میری + کرے صیاد شاید رحم سنکر داستان میری + حاصل معنی بیت۔ بہار عالم شباب کی پھر ہی بوستان وجود شاہدون کو خوشخبری شگفتگی گل چشم جلوہ شہود نور وحدت محمدی کے عاشقان متلون الحال پر نالہ و فغان کو پہونچتی ہی۔ نتیجہ۔ یعنی بہار عالم کشود عرفان کی بوستان وجود شاہدون کو پھر ہوئی ہی اور خوشخبری شگفتگی گل چشم جلوہ شہود نور وحدت محمدی کے عشاق اہل درد کو پہونچتی ہی کہ اب شاہدان بوستان وجود نے مثل نرگس چشم و گوش گل و غنچہ دہن و سنبل زلف و سرو قد و ریحان خد کے پردہ ظلمانی عدم سے بسبب بہار عالم شباب کے جلوہ شہود کا کیا ہی۔ کہ تا نظر بازان اہل دید اُنکا تماشا کرین۔ آگے اس تماشے دید کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

خدمت ما برسان سرو و گل و ریحان را		ای صبا گر بجوانان چمن باز رسی

ترجمہ

ای صبا اگر جوانان چمن کے پاس پھر جائے تو سلام ہمارا پہونچا سرو گل و ریحان کو۔ شرح مصطلحات ای صبا گر بجوانان چمن باز رسی۔ ای نفحات روحانی اگر شاہدان نور وحدت عضو چمن وجود شاہد سے تو پھر ملے یعنی ای نفحات روحانی جو تو خوشخبری شگفتگی گل چشم شاہد کی لائی ہی اگر شاہدان نور وحدت عضو چمن وجود شاہد سے پھر ملے۔ خدمت ما برسان سرو گل و ریحان را۔ پیغام سلام میرا پہونچا سرو قد و ریحان خد و گل چشم کو یعنی شاہدان قد و خد و چشم وجود شاہد کو میرا تحفہ پیغام سلام پہونچا کہ ہین مشتاق دید تمھارا ہون کہ تا الفت میری اُنکو پہنچا ہو مجو جب حدیث تہا و ذا اُنکا بولکے۔ حاصل معنی بیت۔ ای نفحات روحانی اگر شاہدان نور وحدت عضو چمن شاہد سے تو پھر ملے پیغام سلام میرا پہونچا سرو قد و ریحان خد و گل چشم کو۔ نتیجہ۔ یعنی شاہدان نور وحدت چمن وجود شاہد مجازی سے کہ جلوہ نمائی شہودگی کرتے ہین میرا

تحفہ سلام پہونچا دے کہ مجھ منتظر دید کی طرف بھی نظر عنایت ہو بقول اُستاد ؎ گل پھینکے ہی غیرون
کی طرف بلکہ ثمر بھی + اَی خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی + کہ تا صحبت نذیری تمھاری سے مشام جان میرا
معطر ہوی وحدت محمدی ہوے۔ آگے فیضان صحبت کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

یار مردان خدا باش کہ در کشتی نوح	ہست خاکی کہ بآبی نخرد طوفان را

ترجمہ

مردان خدا کے یار رہو کہ کشتی نوح مین ایسی خاک ہی کہ باوجود پانی ہونے کے طوفان کو نہین خرید کرتے ہین شرح مصطلحات۔ یار مردان خدا باش کہ در کشتی نوح۔ مردمان نور دیدہ وحدت کا اشارہ کہ کشتی نوح چشم شاہد مین۔ ہست خاکی کہ بآبی نخرد طوفان را۔ ایسی خاک سرمہ متجلی ہی کہ اُسکے مقابل مین آب اشک طوفان دید کو نہین خرید کرتے ہین یعنے مردمک نور وحدت نوح کے اشارہ ہو کہ کشتی چشم شاہد مین خاک سرمہ اُس مردمک نوری کی صحبت سے ایسی متجلی ہو گئی ہی کہ آب اشک چشم طوفان کثرت کو اُسکے مقابل مین نہین خرید کرتے ہین جیسے ہنگام طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام مین خاک واسطے تیمم کے رکھ لی تھی کہ اُس آب طوفان غضب الٰہی سے وضو درست نہ تھا چونکہ نوح مردان خدا سے تھے خاک کو اُنکی صحبت سے یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ بقول سعدی ؎ بگفتا من گل ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم + کمال ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم + پس تو بھی صحبت مردمان نورانی چشم شاہدون سے مثل خاک سرمہ کے متجلی ہو جا۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ صحبت صالح ترا صالح کند + صحبت طالح ترا طالح کند
حاصل معنی بیت۔ مردمان نور دیدۂ وحدت کے آشنا رہو کہ کشتی نوح چشم شاہد مین ایسی خاک سرمہ متجلی ہی کہ اُسکے مقابل مین آب اشک طوفان دیدہ نہین خرید کرتے ہین نتیجہ یعنی مردمان نور وحدت کہ مثل نوح کے کشتی چشم شاہدون مین ہین تو اُنکی صحبت مین آشنا رہو کیونکہ خاک سرمہ اُنکی صحبت سے ایسی متجلی ہو گئی ہے کہ اب اشک چشم طوفان بکثرت کو اُسکے مقابل مین نہین جانتے ہین یعنے خاک سرمہ آب چشم پر غالب ہو گئی ہی مثل خاک کشتی نوح علیہ السلام کے آب طوفان پر پس تو بھی منور متجلی ہو جاویگا ورنہ بغیر آشنائی اس مردم چشم کے نور از الٰہی سے خبردار نہوگا۔ آگے آشنائی اس مردم چشم کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین۔

نشوی واقف یک نقطۂ اسرار وجود	گر تو سرگشتہ نشوی دائرۂ امکان را

ترجمہ

خبردار نہووے تو ایک نقطہ اسرار وجود سے اگر تو دائرۂ امکان مین گھومتا پھرے شرح مصطلحات
نشوی واقف یک نقطۂ اسرار وجود + جلوہ شہود و نقطۂ چشم نور وحدت محمدی اسرار وجود شاہد سے تو خبردار نہووے۔ گر تو سرگشتہ نشوی دائرۂ امکان را۔ اگر تو دائرہ عالم امکان مین یار کی تلاش مین سرگردان پھرے یعنے نقطۂ چشم شاہد کہ نور وحدت محمدی اسرار وجود بشری ہی اُسکے جلوہ شہود سے تو واقف و

خبردار نہووے اگر تو تمام دائرۂ عالم امکان و موجودات مین سرگردان و تلاش کرتا پھرے۔ بجز ارشاد وکشود مرشد کے بقول مذاق میان صاحب سلمہ اللہ تعالی۔ ؎ نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چار دیواری + تجھے تلاش کیا لیک چار سو نہ ملا + **حاصل معنی بیت** - جلوہ شہود نقطۂ چشم نور وحدت محمدی اسرار وجود شاہد سے تو خبردار نہووے اگر تو دائرہ عالم امکان مین بہ تلاش یار سرگردان پھرے۔ نتیجہ - یعنی اگر تلاش یار مین تو تمام دائرہ عالم امکان مین سرگردان پھرے مگر جلوۂ شہود نقطۂ چشم وجود شاہد سے جب تک تو خبردار نہووے یار کو نہ پاوے اور منزل مقصود کو نہ پہونچے للمولف ؎ فرق نقطہ کو کہا کرتے ہاین تل او ٹے پہاڑ + یون خدا سے مین جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا۔ آگے ترک ریا کاری کا بیان ہی

حافظا می خور و رندی کن و خوش باش ولی		دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

ترجمہ

ای حافظ شراب پی ورندی کر اور خوش رہ ولیکن دوسرون کے مانند قرآن کو دام مکر کا نہ کر۔ **شرح مصطلحات** - حافظا می خور ورندی کن و خوش باش ولی۔ ای حافظ قرآن شراب پر معرفت پی اور افعال ملامت رندیت کے بطور شطحیات ظاہری کے کر اور نہ کسی سے رنجیدہ ہو و نہ رنجیدہ رکھ یعنی تو حافظ قرآن الٰہی و نگہبان اسرار ایزدی ہی خدا کے واسطے شراب پر معرفت پی اور بطور شطحیات کے افعال ملامت رندیت کے کر اور نہ خود کسی سے رنجیدہ ہو و نہ کسی کو رنجیدہ رکھ یعنی خرابی ظاہری سے درستی باطنی اپنی حاصل کر۔ ولی دام تزویر مکن چون دگران قران را۔ مگر قرآن کو دام حیلہ و مکر کا مثل دوسرے ریاکارون کے نہ کر کہ جیسے ریاکار اپنے نفع دنیا کے واسطے قرآن الٰہی کے احکامات کو تاویلات کر کے بیان کرتے ہاین اور ظاہر آرائی سے تخریب باطنی پیش نظر رکھتے ہاین بلکہ تو می پرستی و تخریب ظاہری سے حق جوئی و خدا طلبی باطنی کر۔ **بقول سعدی علیہ الرحمہ** ؎ تو پاک باش برادر مدار از کس باک + زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ۔ **حاصل معنی بیت** - ای حافظ قرآن شراب پر معرفت پی و افعال ملامت رندیت بطور شطحیات ظاہری کے کر اور نہ کسی سے رنجیدہ ہو و نہ رنجیدہ رکھ مگر قرآن کو دام حیلہ و مکر کا مثل دوسرے ریاکارون کے نہ کر۔ نتیجہ - یعنی ای حافظ تو قران الٰہی کو مثل دوسرون کے دام فریب کا نہ کر بلکہ تو اپنے ظاہر کو می پرستی و افعال رندی سے مطعون خلائق رکھ اور اپنے باطن کو مثل ظاہر آرائی دوسرون کے درست کر کہ باطن نظرگاہ حق و ظاہر تماشاگاہ خلائق ہی کہ تا اس راہ سے وصول الی اللہ و مشاہدۂ انوار رسول اللہ تجھکو حاصل ہو۔ **بقول سعدی علیہ الرحمہ** ؎ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست + درویش صفت باش و کلاہ تتری دار +

غزل تیرھوین بمقام کشود عرفان ۵ شعر

آفتاب از روی او شد در حجاب ۔۔۔ ذره را باشد حجاب از آفتاب

ترجمہ

آفتاب اُسکے رخ سے ہوا اندر حجاب کے جیسے ذره کو ہوتا ہی حجاب آفتاب سے۔ **شرح مصطلحات** آفتاب از روی او شد در حجاب۔ آفتاب جان میرا تجلی شہود نور وحدت محمدی رخ شاہد سے حجاب مین ہوا۔ ذره را باشد حجاب از آفتاب۔ جیسے جسم ذره کا تابش پرتو آفتاب سے محجوب ہوتا ہی۔ یعنے ہنگام مشاہده کے تجلی شہود نور وحدت محمدی رخ شاہد سے آفتاب جان میرا محو ہوا جیسے جسم ذره کا چمک پرتو آفتاب سے نظرون مین محجوب ہوجاتا ہی کیونکہ کشود معرفت مین کسی کو وحدت بکثرت اور کسی کو کثرت بوحدت دکھائی دیتی ہی جو کہ وحدت بکثرت دیکھتا ہی وه عارف ہی اور جو کثرت بوحدت دیکھتا ہی وه محقق ہی اور جو صرف وحدت بلاکثرت دیکھتا ہی وه محو جمال یار ہی۔ بقول **نیاز** رحمہ اللہ ؎ تو نے اپنا جلوه دکھانے کو جو نقاب منہ سے اُٹھادیا + وہین محو حیرت بیخودی مجھے آئینہ سا بنادیا + **حاصل معنی بیت**۔ آفتاب جان میرا تجلی شہود نور وحدت محمدی رخ شاہد سے حجاب مین ہوا جیسے جسم ذره کا تابش پرتو آفتاب سے محجوب ہوتا ہی **نتیجہ**۔ یعنی جلوهٔ شہود یار کا اب مجھکو بے پرده مشاہده ہوا کہ آفتاب جان میرا تجلی نور وحدت محمدی مین محو ہو گیا جیسے جسم ذره کا چمک پرتو آفتاب مین محو ہوجاتا ہی اور مثل آفتاب کے تابان و درخشان دکھائی دیتا ہی آگے اس محویت کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

دست ماه و مہر بر بندد بحسن ۔۔۔ ماه بی محرم چو بر بندد نقاب

ترجمہ

ماه و مہر کو ساتھ حسن کے عاجز کرتا ہی ماه بے مہر میرا جو اُٹھاتا ہی نقاب۔ **شرح مصطلحات**۔ دست ماه و مہر بر بندد بحسن۔ ماه نفس و مہر جان میری کو محو کردیتا ہی ساتھ جلوه حسن کے یعنی جو کہ نفس تیره پرتو جان سے اقتباس نور کا کرتا ہی تو مثل ماه کے بنور سفید منور ہوجاتا ہی اور نور جان برنگ زرد مثل نور آفتاب کے پرنور ہی اسواسطے خواجہ حافظ نفس کو ماه و جان کو آفتاب سے تشبیہ دیتے ہین کہ میرا ماه نفس و مہر جان باوجود پرنور ہونے کے تجلی شہود جمال نور وحدت محمدی سے فنا و محو ہوتا ہی جیسے ستارے نور آفتاب مین فانی ہوتے ہین۔ ماه بے محرم چو بر بندد نقاب۔ میرا ماه نور وحدت محمدی کہ بے مستفاد مہر ذات الٰہی ہی جسدم اُٹھاتا ہی نقاب تو سب چہره عنصری شاہد کو یعنی نور محمدی مثل ماه کے ہی اور نور ذات الٰہی مانند آفتاب کے ہی جو کہ نور محمدی بالذات صفت قیومیہ رکھتا ہی کہ تمام عالم اُس سے قائم ہی پس یہ صفت اُسکی جوہری ہی نہ عرضی اسواسطے ماه نور وحدت محمدی مستقل بذات خود ہی نہ مستفید مہر ذات الٰہی اور اس ماه و مہر دنیا کے مانند نہین ہی کہ ایک دوسرے سے استفاده حاصل کرتا ہی بسبب دوئی کے ہواسطے خواجہ حافظ کو وحدت

محمدی کو ماہ بے مہر فرماتے ہین کہ جب ماہ نور وحدت محمدی حجاب چہرہ شاہد مجازی سے جلوہ کرتا ہی ماہ دل نفس و مہر جان منورہ میری کو فنا و محو کر دیتا ہی جیسے ستارے نور آفتاب مین فنا ہو جاتے ہین۔ بقول استاد ؎ بیہوش ہمین کر دیا جلوے نے تمھارے + اتنی تو خبر ہی کہ خبردار ہون تیرا + **حاصل معنی بیت** ماہ نفس و مہر جان میری کو محو کر دیتا ہی ساتھ جلوۂ حسن کے میرا ماہ نور وحدت محمدی کہ بے مستفاد مہر ذات الٰہی ہی جسدم اٹھاتا ہی نقاب لو سنت چہرۂ عنصری شاہد کو۔ **نتیجہ** یعنی میرا یار نور وحدت محمدی کہ بے مستفاد مہر ذات الٰہی ہی جسوقت پردہ چہرہ عنصری شاہد مجازی سے جلوۂ شہود کرتا ہی نفس و جان میری کو محو و فنا کر دیتا ہی کہ بجز اُسکے کچھ میری خودی باقی نہین رہتی ہی اور وہی وہ نظر آتا ہی۔ بقول نیاز رحمہ اللہ ؎ بسا میری آنکھون مین تو اسقدر + کہ تجھ بن نظر کچھ نہ آیا مجھے + یہان تک دیا اُسنے مجھکو عروج + کہ بندہ سے مولے بنایا مجھے + آگے اُسی فنائیت کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین۔

از خیالم باز نشناسد کسے	گر در آغوشش بہ بینم شب بخواب

ترجمہ

بجز خیال یار کے پھر کوئی نہ پہچانے گا مجھکو اگر اپنی آغوش مین یار کو دیکھون مین بخواب شب۔ **شرح مصطلحات** از خیالم باز نشناسد کسے۔ پھر مجھکو کوئی نہ پہچانیگا بجز ہمصورتی ہیئت یار کے۔ یعنی خیال اُس صورت کو کہتے ہین کہ جو خواب مین دکھائی دیتی ہی و یا مرشد ہنگام بیعت لینے کے اپنی ہیئت کو طالب کے قلب و دماغ مین اپنی قوت دراکہ سے قائم کر دیتا ہی و یا عشاق کو ہنگام دید کے ہیئت معشوق کی اِسطرح قائم ہو جاتی ہی کہ عاشق اُس ہیئت برزخی کے قائم ہونے سے فنائی المعشوق دیا فنافی الشیخ ہو کر آخر کار متمثل محبوب دکھائی دیتا ہی و خود بھی انا لیلی کہتا ہی صوفیاے کرام اِسکو مقام فنافی الشیخ کہتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمۃ ؎ آن خیالاتیکہ دام اولیاست + عکس مہ رویان بستان خداست + پس راہ سلوک باطن کی یہی ہیئت خیال ہی کہ خیال متصل دماغی سے خیال منفصل عالم مثال کو پہونچاتی ہی اور اُسی کو الفقر یصح الخیال کہتے ہین۔ گر در آغوشش بہ بینم شب بخواب + اگر صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کو آغوش قلب مین دیکھون مین بحالت محویت باطنی کے یعنی صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کو آغوش قلب مین بحالت محویت اگر مین مشاہدہ کرون تو ایسی فنافی الرسولی مجھکو حاصل ہو کہ تمثلی سے پھر مجھکو بجز ہمصورتی ہیئت تشبیہ یار کے کوئی نہ پہچانے۔ بقول استاد ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی + تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری + **حاصل معنی بیت** پھر مجھکو کوئی نہ پہچانیگا بجز ہمصورتی ہیئت یار کے اگر صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کو آغوش قلب مین دیکھون مین بحالت محویت باطنی کے **نتیجہ** یعنی اگر صورت تشبیہ یار کی حالت محویت مین باآغوش قلب اپنے دیکھون تو تمثلی فنائیت ہیئت اُسکی سے کوئی مجھکو پھر نہ پہچانے کہ مین کون ہون اور یار کون ہی ایسی فنافی الرسولی مجھکو حاصل ہووے اور صفات یار کے مجھسے ظاہر ہووین۔ آگے عدم شہودی اس تشبیہ کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

شاہدان مستور و مستان بے شکیب		خانقہ معمور و درویشان خراب

ترجمہ

شاہد پوشیدہ اور مست بیصبر گویا خانقہ آباد اور درویش پریشان حال۔ شرح مصطلحات شاہدان مستور و مستان بے شکیب۔ شاہدان تشبیہ نور وحدت محمدی وجود شاہد مجازی مین پوشیدہ اور مستان اہل دید بسبب عدم مشاہدہ کے اقرار یعنی بسبب عدم کشود جلوہ شہود نور وحدت محمدی کے کہ شاہدان مجازی کے وجود مین موجود ہی عشاق مست اہل دید بیقرار و بیصبر ہین کہ باوجود موجود گی شاہدان تشبیہ در پردہ کے مشاہدہ نہین ہوتا ہی۔ بقول استاد ؎ پردہ بردار کہ صاحب نظران منتظر اند + حیف باشد کہ ترا دیدہ و نادیدہ روند + آگے اسکی مثال مین مصرع ثانی ہی۔ خانقہ معمور و درویشان خراب خانقہ وجود شاہدان مجازی معمور یار سے ہی اور درویشان مست دید آوارہ و پریشان حال ہین یعنی باوجود معموری خانقہ وجود شاہدون کے درویشان اہل دید خانقہ عدم یافتگی یار سے خراب حال ہو رہے ہین کہ خانقہ مین جا نہین سکتے ہین اور بے نصیبی سے عاجز ہین بقول استاد ؎ باغبان بے رحم و در بند اند دیوار ین بلند + بلبلین بے بال و پر گلشن مین جائین کسطرح + حاصل معنی بیت۔ شاہدان تشبیہ نور وحدت محمدی وجود شاہد مجازی مین پوشیدہ اور مستان اہل دید بسبب عدم مشاہدہ کے بیصبر و قرار گویا خانقہ وجود شاہدان ناز سے معمور ہی اور درویشان مست دید آوارہ و پریشان حال ہو رہے ہین۔ نتیجہ۔ یعنے یار گھر مین در پردہ موجود ہی اور مین بسبب عدم مشاہدہ کے بیصبر و بیقرار ہون اگر مین اسکو ایکبار حالت محجوبیت مین بھی دیکھ لون تو اسمین فنا ہو جاؤن اور اس بیقراری سے نجات پاؤن۔ آگے نصیحت شاہد بازی کا بیان ہے

حافظا وعظ و نصیحت گوش کن		ترک ترکان خطا نبود صواب

ترجمہ

ای حافظ وعظ و نصیحت سُن کہ ترک کرنا ترکان خطا کا بہتر نہین ہی۔ شرح مصطلحات۔ حافظا وعظ و نصیحت گوش کن۔ ای حافظ یہ تعلیم و تلقین میری بگوش شنوا سنلے یعنی جانان لباس شاہدان مجازی مین پوشیدہ ہی اور تو بسبب عدم یافتگی کے مضطر و بیقرار ہی پس تو اسی شاہد بازی مین اسکی تلاش براہ سیر تشبیہ کر تا رہ اور میری اس نصیحت کو بگوش شنوا سُن۔ ترک ترکان خطا نبود صواب کہ شاہد بازی سیر تشبیہ کو ترک کرنا بہتر نہین ہی یعنی انھین شاہدان مجازی مین جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کا تجھکو مشاہدہ ہو جاویگا اس شاہد پرستی کو تو ترک نہ کر کہ اسکے سوا اور راہ مشاہدہ جانان کی نہین ہی بقول اُستاد ؎ گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات حق را آشکارا اندران چندان ببین + حاصل معنی بیت۔ ای حافظ یہ تعلیم و تلقین میری بگوش شنوا سُنلے کہ شاہد بازی سیر تشبیہ کو ترک کرنا بہتر نہین ہی۔ نتیجہ۔ یعنے شاہد بازی

وسیر تشبیہ کو تو ترک نہ کر کہ مشاہدہ جلوۂ نور وحدت محمدی کا تجھکو اس سیر تشبیہ مین حاصل ہوجائے گا تو اس میری تعلیم وتلقین کو بگوش شنوا سنلے واللہ اعلم بالصواب

غزل چودھوین بمقام طلب معرفت ۔ ۴ شعر

برو بکار خود ای واعظ اینچہ فریاد ست ۔۔ مرا فتاد دل از کف ترا چہ افتاد ست

ترجمہ

ای وعظ جا اپنا کام کر یہ کیا بیہودہ گوئی ہی میرا دل تو ہاتھ سے گیا تجھکو کیا پڑی ہی **شرح مصطلحات** ۔ برو بکار خود ای واعظ اینچہ فریاد ست ۔ ای ناصح جا تو اپنی عبادت فضولات کی خبر لے یہ کیا بیہودہ گوئی ہی ۔ مرا فتاد دل ز کف ترا چہ افتاد ست ۔ دل میرے اختیار سے گیا تجھکو کیا غرض ہی یعنی ای ناصح تو مجھکو ناحق نصیحت کرتا ہی کہ دل میرا بسبب عشق کے والہ و شیدا ہو کر جویندۂ عرفان جانان ہی اور تو عبادت فضولات اپنی کو واسطے حصول جنت کے بہتر جانتا ہی تو وہی کر اب مجھے نصیحت سے باز رکھ میرا معاملہ اختیار سے باہر ہی تیری نصیحت ابکار گر نہوگی بقول استاد ؎ درِ کنج دماغم مطلب جائے نصیحت ÷ کین حجرہ پر از زمزمۂ چنگ و رباب ست ÷ **حاصل معنی بیت** ۔ ای ناصح جا تو اپنی عبادت فضولات کی خبر لے یہ کیا بیہودہ گوئی ہی ۔ دل میرا اختیار سے گیا تجھکو کیا غرض ہی ۔ **نتیجہ** ۔ یعنے ای ناصح تو طالب عقبی ہی اور بہتر جانتا ہی عبادت فضولات کو کہ اسکے واسطے تو مجھکو نصیحت کرتا ہی اور مین بسبب ولولہ عشقی کے طالب المولی ہون کہ اسکی معرفت کے لیے سرگشتہ و پریشان ہو رہا ہون تیری نصیحت کب مجھے اثر کرتی ہی ۔ آگے اس بے اثری نصیحت کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

بکام تا نرساند مرا لبش چون نے ۔۔ نصیحت ہمہ عالم بگوش من باد ست

ترجمہ

جبتک مجھے مقصد کو نہ پہونچائیگا لب اسکا مانند نے کے نصیحت کل جہان کی میرے کان مین ہوا ہی ۔ **شرح مصطلحات** ۔ بکام تا نرساند مرا لبش ۔ لب جان بخش یار جبتک مجھے ارشاد راز معرفت تشبیہ نور وحدت محمدی سے خبردار نہ کریگا ۔ چون نے نصیحت ہمہ عالم بگوش من باد ست نصیحت تمام عالم کی میرے کان مین نے کے مانند ہوا ای بے صوت و صدا ہی یعنی جبتک لب جان بخش یار راز معرفت تشبیہ مجھپر منکشف نہ کریگا مانند نے کے نصیحت تمام ناصحون کی میرے کان مین ہوا ہے بے صوت و صدا ہی قاعدہ ہی کہ جو عوام نی مین دم پھونکتے ہین تو بسبب ناواقفیت کے ایک ہوا بے صوت و صدا نکل جاتی ہی اور نائی دم کے ہمراہ کلام بھی پھونکتا ہی جب نی گویا ہوتی ہی اور کلام اسمین اثر کرتا ہی اسی طرح ارشاد لب جان بخش یار راز معرفت تشبیہ سے جبتک مجھے گویا نہ کرے گا نصیحت عوام کی میرے کان مین ہوا ہے بے اثر ہی کیونکہ کلام بے معنی اثر نہین کرتا ہی ۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمۃ ؎ و مہدم این نائے از و مہای او ست ÷ ہای ہو

ہوی روح از ہیہاے اوست حاصل معنی بیت - لب جان بخش یار جبتک مجھے ارشاد راز معرفت تشبیہ نور وحدت محمدی سے خبردار نہ کریگا نصیحت تمام عالم کی میرے کان مین نے کے مانند ہواے بے صوت وصدا ہی - نتیجہ - یعنی جبتک یار جانان مجھکو راز تشبیہ سے باخبر نہ کردیگا نی کے مانند کلمات نصیحت اہل عالم کے میرے کان مین مثل ہوای بے صوت وصدا ہین کہ مجھ مین کچھ اثر نہ کرینگے اور نہ مقصود تک پہونچا وینگے کیونکہ کلام یار جانان کا پر اثر ہی اُسکی اثر پذیری کے بعد پھر جو کوئی مجھے نصیحت کریگا نافع جان وتن ہوگی آگے باعث پر اثر ہونے کلام کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

میان او کہ خدا آفریدہ است از ہیچ	دقیقہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشاد ست

ترجمہ

میان اُسکی خدا نے پیدا کی ہی لاشے سے ایسی باریکی رکھتی ہی کہ کوئی شی مخلوق سے نہین کھول سکتی ہی - شرح مصطلحات - میان او کہ خدا آفریدہ است از ہیچ - روح درمیان یار جانان کے کہ خالق نے اُسکو ذات بحت لاشئے سے پیدا کیا ہی - لمو جب نفخت فیہ من روحی کے - دقیقہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشاد - ایسی باریک ولطیف ہی کہ کوئی شئے اُسکو ادراک نہین کرسکتی ہی یعنی روح یار جانان ذات بحت لاشی سے پیدا ہی اور محسوسات ومعقولات عالم امکان کے کل شی ہین شی لاشی کو کب ادراک کرسکتی ہی مگر ہان از راہ عشق کے کہ یہ خاص اسم ذات بحت ہی چونکہ اسم برزخ ہوتا ہی اپنے مسمیٰ کا اسواسطے عشق باعث ادراک روح یار جانان کا ہی اُس حالت مین کہ عشق وعاشق ومعشوق ایک رنگ ہو جاوین پاکی ولطافت مین - بقول اُستاد معشوق وعشق وعاشق ہرسہ یکیست اینجا + چون وصل درنگنجد ہجران چہ کار دارد + وبقول نیاز - ؎ رائی ومرآت ومرئی جملگی یک ذات اوست + عقل حیران ست در صنعت گری یار ما + چونکہ کلام کلیم کا جزہوا کرتا ہی اسواسطے کلام یار جانان کا پر اثر ہی کہ راز معرفت تشبیہ کو منکشف کردیتا ہی - حاصل معنی بیت روح درمیان یار جانان کی جا کہ خالق نے اُسکو ذات بحت لاشئے سے پیدا کیا ہی ایسی باریک ولطیف ہی کہ کوئی شئے اُسکو ادراک نہین کرسکتی ہی - نتیجہ - یعنی روح یار جانان کو کہ لاشئے ہی کوئی شئے مخلوقات سے ادراک نہین کرسکتی ہے مگر عاشق از راہ عشق کے کہ وہ روح کلام کی راہ سے عاشق کے دل مین نور عرفان پیدا کرتی ہی اور آخر کار عارف پر خود منکشف ہو جاتی ہی اور منزل مقصود کو پہونچا دیتی ہی کیونکہ عاشق فانی ذات بحت لاشئے ہی اور لاشئے لاشئے کو دیکھتی ہی اور تفہیم کرتی ہی - آگے جواب ناصح کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

برو فسانہ مخوان وفسون مدم حافظ	کزین فسانہ وافسون مرا بسی یاد ست

ترجمہ

ای حافظ جا منتر نہ پڑھ ودم نہ پھونک کہ ایسے منتر ودم مجھکو بہت یاد ہین - شرح مصطلحات - برو فسانہ مخوان وفسون مدم حافظ + ای حافظ جا قصہ گوئی ودم بازی بیان نہ کر یعنی جو لوگ دولہ عشقی وشاہد باز

کی باتین کرتا ہی یہ عقل سے بعید ہین یہ سب باتین قصہ کہانیان و فریب و دم بازیان ہین اگر عشق بازی ہوتی تو جان بازی ہوتی یہ قصہ گوئی و حیلہ سازی نہوتی - کزین فسانہ و افسون مرا بسی یاد ست - ایسے قصے حیلے مجھکو بہت یاد ہین یعنی تو میری نصیحت و وعظ کو ہیچ پوچ جانتا ہی تو عشق صادق خود اثر کرتا ہی پھر بیان کی کیا حاجت ہی کہ مشک خود ببوید نہ کہ عطار گوید بقول اُستاد ؎ عشق در ہر دل کہ باشد رہبرش در کار نیست سیل بے رہبر برد یا میر ساند خویش را + حاصل معنی بیت - ای حافظ جا قصہ گوئی و دم بازی بیان نہ کر ایسے قصے و حیلے مجھکو بہت یاد ہین - نتیجہ - یعنی حافظ یہ مقولہ اپنے معشوقہ شاخ نبات کا بیان کرتے ہین کہ جو وہ آوارگی و پریشان حالی حافظ کی ناصح ہوئی تھی و یا زاہدان متشرع کی نسبت فرماتے ہین کہ جو معترض مشرب رندی حافظ پر ہوئے تھے کہ می پرستی و شاہد بازی کے عوارف سے انکو آگہی نہ تھی جو اس حقائق معرفت کو قصے و حیلے جانتے تھے - بقول مولانا روم علیہ الرحمہ - ؎ ملت عشق ست از دینہا جدا ست + عاشقان را مذہب و ملت خدا ست +

غزل پندرھوین تعلق مراتب درویشان	شعر ۴
روضهٔ خلد برین خلوت درویشان ست	ما یهٔ محتشمی خدمت درویشان ست

ترجمہ

خلوت درویشون کی روضۂ خلد برین ہی اور خدمت درویشون کی سامان جاہ و حشمت ہی شرح مصطلحات روضۂ خلد برین خلوت درویشان ست - خلوت درویشون کی جاے ہمیشگی دیدار جانان کی ہی یعنی درویش تنہائی مین ازراہ مراقبہ و مکاشفہ و یا براہ ملاحظہ و مشاہدہ کے سیر تشبیہ و تنزیہ کی کرکے متجلی ہوتے ہین اور خلوت مین جلوت کا مزا اُٹھاتے ہین پس خلوت اُنکی دنیا مین حکم خلد برین کا رکھتی ہی - بقول رند - ؎ حق کے ہوتے ہوئے کیا انکو تردد ہی رند + جیسے بیٹھے ہوئے قدرت کا تماشا دیکھو + ما یهٔ محتشمی خدمت درویشان ست + اور حضوری درویشون کی مادۂ اظہار جاہ و جلال کا ہی - یعنی درویشون کو جو حضوری و حاضر باشی جانان کی ہر دم رہتی ہی تو بسبب تقرب کے اظہار جاہ و جلال کا اُنسے ہوتا ہی کہ ہر ایک انسے لرزان و ترسان رہتا ہی کیونکہ وہ خود حضوری مین ترسان ہوتے ہین - بقول مولانا روم علیہ الرحمہ - ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید + ترسد از وی جن و انس و ہر کہ دید + حاصل معنی بیت - خلوت درویشون کی جاے ہمیشگی دیدار جانان کی ہی اور حضوری درویشون کی مادہ اظہار جاہ و جلال کا ہی - نتیجہ - یعنی درویش خلوت مین یار جانان سے فیض دید کا حاصل کرتے ہین اور درویشون سے بسبب حضوری جانان کے لوگ ڈرتے ہین اور بسبب ادب و ڈر کے استفادہ پاتے ہین پس خلوت و خدمت درویشون کی فیضیابی و فیض رسانی ہی - آگے نظر توجہ درویشو نکا بیان ہی -

گنج عزلت کہ طلسمات عجائب دارد | فتح آن در نظر ہمت درویشان ست

ترجمہ

گنج عزلت گزینی کا کہ عجیب طلسمات رکھتا ہی کھلنا اُسکا نظر ہمت درویشون مین ہی شرح مصطلحات۔ گنج
عزلت کہ طلسمات عجائب دارد۔ خزانہ ویرانہ نشینی کا عجب طلسمات رکھتا ہی یعنی درویش ترک دنیا
کرکے ویرانہ مین گوشہ نشین ہوتے ہین اور عجیب وغریب اسرار وانوار الٰہی کی سیر کرتے ہین اور مقامات
سلوک کی ترقی حاصل کرکے مقام عروج کو پہونچتے ہین اور تماشا غیوبات کا عالم تنزیہ مین دیکھتے ہین اور
مشاہدہ جلوۂ نور وحدت محمدی کا انفس وآفاق مین کرتے ہین پس یہ خزانہ عزلت کا طلسمات عجیبہ وغریبہ
رکھتا ہی۔ فتح آن در نظر ہمت درویشان ست۔ کہ اُسکا کھلنا نظر توجہ درویشون مین ہی یعنے درویش نظر توجہ باطنی
سے کہ اُسکو ہمت کہتے ہین طالبان صادق عزلت نشین کے دل مین ایک آن واحد مین یہ خزانہ باطنی کھول
دیتے ہین کہ ایک عجب طلسمات اُسکو مشاہدہ ہوتا ہی کہ ابد الآباد وہ اسی مین غرق رہتا ہی ورنہ اگر کوئی
ہزار برس تک صحرا نشینی وکوہ نوردی کرے ہرگز اس دولت کو نہ پائے۔ بقول استاد۔ ؎
آہن کہ بپارس آشنا شد + فی الفور بصورت طلا شد + خورشید نظر چو کرد بر سنگ + تحقیق کہ لعل بے بہا شد +
حاصل معنی بیت۔ خزانہ ویرانہ نشینی کا عجب طلسمات رکھتا ہی کہ اُسکا کھلنا نظر توجہ درویشون مین ہی
نتیجہ۔ یعنے درویش خزانہ باطنی دولت فقر کو طالب صادق کے دل مین منظر توجہ آن واحد مین کھول دیتے
ہین اور توجہ اُسکو کہتے ہین کہ مرشد اپنی روح کو طالب کی روح سے ملاتا ہی اور نور عرفان کو بقوت رابطہ باہمی
کے اسمین قائم کردیتا ہی چنانچہ توجہ چار قسم پر ہی۔ اول توجہ انعکاسی یعنے اپنی روح کا عکس طالب کی روح پر
پڑ جاتا ہی۔ دوسری القائی یعنی منکشف کرتا ہی۔ تیسری اصلاحی یعنی صفائی روح کی کرتا ہی۔ چوتھی اتحادی
یعنے اپنی روح اور اُسکی روح کو مثل شیر وشکر کے ملاتا ہی اور اسکی روح کو اپنی روح کے مانند نور عرفان
سے متجلی کردیتا ہی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے غار حرا مین یہ چارون توجہ حضرت رسول مقبول صلعم
کو ہنگام اقراء پڑھانے کے دی تھین کہ باوجود امی ہونے کے اُسی وقت رسول مقبول صلعم نے اقراء کو پڑھا اور
راز معنی کھلا مگر صوفیان کرام یہ توجہ بعضے چشم بند کرکے قلب صنوبری سے دیتے ہین اور بعضے
چشم کشادہ قلب مدور دماغی سے دیتے ہین اُسکو نظر توجہ کہتے ہین۔ آگے صحبت درویشونکا بیان ہی

آنچہ زر میشود از پرتو آن قلب سیاہ | کیمیائیست کہ در صحبت درویشان ست

ترجمہ

جو کہ قلب سیاہ پر تو اُسکے سے زر ہوتا ہی وہ ایک کیمیا ہی کہ صحبت مین درویشون کی ہی۔ شرح مصطلحات
آنچہ زر میشود از پرتو آن قلب سیاہ۔ جو کہ تیرہ دل غافلون کا اُسکے ظل سے روشن ہوتا ہی۔ کیمیائیست کہ در
صحبت درویشان ست۔ وہ اکسیر قلب ماہیت ہی کہ صحبت درویشون مین حاصل ہوتی ہی یعنی مردہ دل غافلونکا

جسکے ظل سے زندہ ہوتا ہی اور نور معرفت سے روشن ہوتا ہی وہ ہیئت برزخی مرشد ہی کہ صحبت مین درویشون کی حاصل ہوتی ہی یعنی مرشد اولًا قوت نظر کہ سے اپنا ظل عشقی قلب طالب مین قائم کرتا ہی کہ نفس امارہ اس سے مغلوب ہوتا ہی۔ بقول مولانا روم ؎ نفس نتوان کشت الا ظل پیر + دامن آن نفس کش را سخت گیر + پس وہ ظل عشقی قلب مین طالب کے ایک حرارت پیدا کرتا ہی۔ اور عروقات مردہ جسمی کو زندہ کرتا ہی + اور ہیئت مرشد کو ہر دم پیش نظر رکھتا ہی کہ عاشق اسکو دیکھکر بیقرار و بیصبر ہوتا ہی اور ریلے دیکھے اُسکے دل کو چین نہین پڑتا ہی۔ بقول مؤلف ؎ جو میرے پیش نظر ہی عکس یار + جب نظر کھلتی وہ صورت دیکھلی + بعدہ وہ ظل عشقی جب خارج سے داخل مین آتا ہی تو عاشق خود کو ہمصورت مرشد دیکھتا ہی اور بسبب فنائیت کے انا لیلی کہتا ہی اسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ چونکہ ذات پیر را کردی قبول + ہم خدا آمد و ہم ذات رسول + اِسکو اکسیر قلب ماہیت کہتے ہین کہ صحبت درویشون سے حاصل ہوتی ہی۔ حاصل معنی بیت۔ جو کہ تیرہ دل غافلونکا اُسکے ظل سے روشن ہوتا ہی وہ اکسیر قلب ماہیت ہی کہ صحبت درویشون مین حاصل ہوتی ہی۔ نتیجہ۔ یعنی قلب تیرہ غافل جو ظل پیر سے مثل زر کے روشن ہوتا ہی وہ اکسیر قلب ماہیت کی ہیئت پر ہی کہ صحبت درویشون مین حاصل ہوتی ہی اور وہ بدل کر ابدال کر دیتی ہی۔ آگے فیض رسانی کا بیان ہی

روی مقصود کہ شاہان جہان می طلبند	مظہرش آئینۂ طلعت درویشان ست

ترجمہ

منہ مقصود کا کہ شاہان دنیا دیکھنا چاہتے ہین اُسکا آئینہ جائے ظہور صورت درویشون کی ہی۔ شرح مصطلحات۔ روی مقصود کہ شاہان جہان می طلبند۔ جو شاہان دنیا روی حصول شاہد مقصود کا دیکھنا چاہتے ہین یعنی بادشاہان دنیا کہ حاجت روای عالم ہین جب اُنکو کوئی مشکل اہم واقع ہوتی ہی اور وہ اپنا حصول مقصد چاہتے ہین مظہرش آئینۂ طلعت درویشان ست۔ اُسکا آئینہ جائے ظہور صورت درویشون کی ہی یعنے جیسی صورت آئینہ مین جلوہ نما ہوتی ہی اسی طرح منہ حصول شاہد مقصود کا معاینہ صورت درویشون مین جلوہ نما ہوتا ہی یعنے جو بادشاہان دنیا از راہ نیازمندی کے خدمت درویشون مین حاضر ہوتے ہین دید صورت درویشون سے مقصود اُنکا اُسی وقت حاصل ہو جاتا ہی کہ دید درویشان دیدار خدا ہی۔ بقول مولانا روم ؎ گل برفت و ہم گلستان شد خراب + بوی گل را از کہ جوییم از گلاب + حاصل معنی بیت۔ جو شاہان دنیا روی حصول شاہد مقصود کا دیکھنا چاہتے ہین اُسکا آئینہ جائے ظہور صورت درویشون کی ہی۔ نتیجہ۔ یعنے بادشاہان دنیا کو دیدار صورت درویشون سے دیدار شاہد مقصود کی حاصل ہوتی ہی گویا بادشاہ درویشون کے محتاج ہین کیونکہ یہ دوستان حق ہین کہ حضوری اُنکی عین حضوری خدا کی ہی۔ بقول مولانا روم ؎ ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا + او نشیند در حضور اولیا

غزل سولھوین بمقام مشاہدہ	شعر ۵

دل سراپردہ محبت اوست	دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

ترجمہ

دل اُسکی محبت کا سراپردہ ہی اور دیدہ اُسکی طلعت کا آئینہ دار ہی۔ **شرح مصطلحات**۔ دل سراپردہ محبت اوست۔ دل پردہ ہی خانہ محبت یار کا یعنی یہ دل پارہ گوشت جو پہلوے چپ مین انسان کے واقع ہی اُسکے اندر ایک اور دل ہی کہ انوار لطائف عالم امر سے ترکیب پایا ہوا ہی اسکے اندر محبت الٰہی ہی بلکہ ونفخت فیہ من روحی اُسی مین ہوئی ہی اور قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔ وہی دل ہی اور اُسی دل مین محبت ہی اور یہ دل صنوبری اُسکا پردہ ہی اور اُسی دل کی راہ وصول الی اللہ کو اقرب الطریق کہا ہی اور اُسی دل مین سالک خدا کو پاتا ہی۔ بقول مذاق میان رحمہ اللہ۔ ؎ نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چار دیواری + مجھے تلاش کیا ایک چار سو نہ ملا۔ ایضاً ظفر رحمہ اللہ۔ ؎ چار عنصر سے بنایا کسنے یہ آدم کا جسم + کوئی تو پردہ نشین اس چار دیواری مین ہی۔ دیدہ آئینہ دار طلعت اوست + چشم سر آئینہ عکس نما دیدار صورت یار کا ہی یعنی اس چشم سر مین ایک اور چشم ہی کہ نور بصیرت اُسکو کہتے ہین پس وہ نور بصیرت جلوہ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کو مشاہدون مین مشاہدہ کرتی ہی اور کشوف تجلیات باطنی سے فیض تجلی ہوتی ہی اور ارشاد مرشد اُسی کو منکشف کردیتا ہی اور چشم شاہدون مین بھی وہی نور بصیرت جلوہ نماے صورت تشبیہ نور وحدت محمدی ہی پس یہ چشم سر عارف کہ بشکل آئینہ ہی اس چشم بصیرت کی آئینہ دار ہی کہ عکس جلوہ تشبیہ نور وحدت محمدی چشم شاہد کا اُسمین جلوہ نمائی کرتا ہی اور یہ چشم بصیرت اُس سے تجلی ہوتی ہی قاعدہ شناخت کشوف چشم بصیرت کا یہ ہی کہ جسدم چشم بصیرت انوار کو مشاہدہ کرتی ہی اُسوقت چشم سر کو اگر بند کرلو تو بھی مشاہدہ انوار کا اُسی طرح پیش نظر قائم رہتا ہی کیونکہ چشم سر کی دید اشیا آنکھ بند ہونے سے محجوب ہو جاتی ہی اور چشم بصیرت کی محجوب نہین ہوتی ہی کسواسطے کہ وہ خارج مین مشاہدہ نہین کرتی ہی کہ پردہ چشم سر کے بند ہونے سے محجوب ہووے بلکہ داخل مین مشاہدہ کررہی ہی کہ محجوب نہین ہوتی ہی۔ بقول استاد ؎ گو آنکھ سے محجوب ہی وہ یار بظاہر مین دیدۂ دل سے تو اُسے دیکھ رہا ہون + حاصل معنی بیت۔ دل پردہ ہی خانہ محبت یار کا اور چشم سر آئینہ دار عکس نماے دیدار صورت یار کی ہی ہیچہ یعنی میرا دل خانہ محبت یار کا پردہ ہی کہ اُسکے اُٹھنے سے یار ملتا ہی۔ اور چشم سر میری عکس نماے دیدار صورت یا ہی کہ اس چشم سر کے اُلٹ پلٹ ہونے سے دیدار صورت یار کا ہوتا ہی۔ مؤلفہ۔ ؎ جو مرے پیش نظر ہی عکس یار + جب نظر لی تو وہ صورت دیکھ لی + پس یار از راہ دید تشبیہ کے ذریعہ چشم سے آتا ہی اور خانہ دل مین رہتا ہی۔ بقول استادی مولوی محمد حسین تجبر علیہ الرحمہ۔ ؎ وصل و ہجرت بکجا کار چو باشوق افتاد + گر ز چشم گذری جای تو در دل باشد + آگے دیدیار سے مستغنی ہونے کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

منکہ سر در نیاورم بدو کون | گردنم زیر بار منت اوست

ترجمہ

جوکہ مین دونون جہان کی طرف سرنہین جھکاتاہون گردن میری پر باراحسان یار کاہی۔ شرح مصطلحات منکہ سردرنیاورم بدوکون۔ جوکہ مین متوجہ دونون جہان کی طرف نہین ہوتاہون۔ گردنم زیر بارمنت وست باراحسان مشاہدہ یار کامیری گردن پرہی یعنی یار نے از راہ فضل وکرم کے وہ معرفت مشاہدہ اپنی مجھکو عنایت کی ہی کہ خواہشات دین ودنیا سے مجھکو مستغنی کردیاہی کہ آنکھ اٹھاکر اودھر نہین دیکھتاہون کسواسطے کہ مشاہدہ یار سے ایکدم مجھکو فرصت نہین ہی اور یہ باراحسان اُسکا میری گردن پرہی کہ سرجھکائے یارکو دل مین ہردم مشاہدہ کرتاہون۔ بقول اُستاد۔ ؎ دل کے آئینہ مین ہی تصویریار + جب ذرا گردن جھکائی دیکھلی + حاصل معنی بیت۔ جوکہ متوجہ دونون جہان کی طرف نہین ہوتاہون بار احسان مشاہدہ یار کامیری گردن پر ہی۔ نتیجہ۔ یعنے یارنے وہ باراحسان معرفت مشاہدہ کامیری گردن پر رکھاہی کہ دین ودنیا سے مجھکو مستغنی کردیاہی کہ ہردم سرجھکائے مشاہدہ یار مین مستغرق رہتاہون آگے جواب معترض مشاہدہ یارکا بیان ہی شعر قطعہ بند مین۔

تو وطوبی وما وقامت یار | فکر ہرکس بقدر ہمت اوست

ترجمہ

ای زاہد تو خواہندہ طوبی کا اور مین طلبگار قد یار کاہون فکر ہر ایک کی لائق ہمت اُسکی کے ہی شرح مصطلحات۔ تو وطوبی وما وقامت یار۔ ای زاہد تو طلبگار طوبی جنت کا اور مین طلبگار قد جانان کا یعنی طوبی ایک درخت موزون وخوشبودار جنت مین ہی کہ ہر اہل جنت کے گھر مین اسکی شاخ ہوگی یہان مراد طوبی سے خواہش جنت ہی اور قامت یار سے مراد صورت تشبیہ نور وحدت محمدی ہی کہ وہ صورت حق ہی۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ۔ ؎ خدا خود اپنی صورت کرکے پیدا آپ کی صورت + ہوا صورت پہ اپنی آپ شیدا یا رسول اللہ + چنانچہ حدیث شریف مین آیاہی کہ رسول مقبول صلعم کی چار عالم مین چار صورتین ہین اور ہر عالم مین ہر صورت کا ایک نام ہی بموجب حدیث انا احمد فی العرش و احمد فی السماء و محمد فی الارض و محمود فی الثری کے۔ پس عاشقان اہل تشبیہ اسی صورت احمدی کے والہ و شیدا ہین اور آفاق وانفس مین اسی کا مشاہدہ کرتے ہین اور اسی پر مرتے ہین۔ فکر ہرکس بقدر ہمت اوست فکر زاہد طالب العقبیٰ کی وفکر عارف طالب المولیٰ کی لائق ہمت اُسکی کے ہی یعنے زاہد سعی وکوشش واسطے طلب عقبیٰ وحور وقصور کے کرتاہی اور عبادت وطاعت مین مصروف رہتاہی اور عاشق وعارف جوئندہ وخواہندہ مشاہدہ یار جانان کا رہتاہی ومعرفت مشاہدہ پاتاہی بقول اُستاد۔ ؎ زاہد خدا پرست نہین بت پرست ہی + حورون پہ مررہاہی وہ شہوت پرست ہی

وبقول نیاز رحمہ اللہ ؎ اگرچہ مین سیر بتان دیکھتا ہون + وے جلوۂ حق عیان دیکھتا ہون + حاصل معنی بیت - ای زاہد تو طلبگار طوبی جنت کا اور مین طلبگار قد جانان کا فکر زاہد طالب العقبی کی و فکر عارف طالب المولی کی لائق ہمت اُسکی کے ہی نتیجہ - یعنی ای زاہد تو طالب الجنت و مین طالب المولی جسکی جتنی ہمت ہی اتنی فکر ہی کچھ جاے اعتراض نہین ہی - لمؤلفہ ؎ کوچہ مین یار کے ہم جاکر رہینگے زاہد + تجھکو رہے مبارک حور و قصور تیرا + آگے دید یار کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین -

زانکہ این گوشہ خاص خلوت اوست		بے خیالش مباد منظر چشم

ترجمہ

دریچۂ چشم بے خیال یار کے نہو کیونکہ یہ گوشہ خاص خلوت گاہ اُسکی ہی - شرح مصطلحات بے خیالش مباد منظر چشم - دریچۂ چشم بصارت مین صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کے سوا نہو یعنے منظر اُس دریچہ کو کہتے ہین کہ جو بالاے بام ہوتا ہی کہ شاہ اُسمین بیٹھکر ہر طرف نظر بازی کرتے ہین جو کہ چشم بصارت کاخ وجود مین ہمشکل دریچہ ہی اسواسطے اسکو منظر یعنے جای انداخت نظر کہا ہی اور خیال اُس صورت کو کہتے ہین کہ خواب مین دکھائی دے ویا ہیئت معشوق کی قائم ہوجاوے پس دریچۂ چشم بصارت مین تشبیہ نور وحدت محمدی کے سوا نہو - زانکہ این گوشہ خاص خلوت اوست - کیونکہ یہ گوشۂ چشم بصارت خاص خلوت گاہ اُسکی ہی یعنی وجود انسان مین صورت تشبیہ نور محمدی پر ہی اور ہر ایک حواس خمسہ سے جلوہ نما ہی مگر چشم بصارت بہ نسبت اور حواسون کے خصوصیت رکھتی ہی کہ دید تجلیات عالم دنیا مین اور دیدار خدا آخرت مین قوت باصرہ سے تعلق رکھتا ہی اور اسی سے تسکین ہوتی ہے اسواسطے دید تشبیہ خاص چشم سے مشاہدہ ہوتی ہی - بقول مؤلف ؎ جہانکنے کو دل نے اس مہمان جانان کے لیے + دیدہ منظر کردیا مژگان کو چلمن کردیا + جھانکنا منظور تھا پردہ نشین کو اسلیے + خانۂ تن مین ہر اک جا دیکھو روزن کردیا - حاصل معنی بیت - دریچۂ چشم بصارت مین صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کے سوا نہو کیونکہ یہ گوشہ چشم بصارت خاص خلوت گاہ اُسکی ہی - نتیجہ - یعنی میری چشم بصارت مین صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کے سوا اور کچھ نہو کہ یہ چشم بصارت خاص اُسی کے خلوت کے واسطے پیدا کی ہی ویا چشم شاہد مجازی کے جلوہ نما صورت تشبیہ نور وحدت محمدی ہو کہ جاے مشاہدہ عشاق ہی - بقول شہیدی رحمہ اللہ ؎ بشر کے قالب خاکی مین مین ہی جلوہ فرما ہون تماشا دیکھنا منظور تھا نیرنگ امکان کا + آگے اپنے با معنی ہونے کا بیان ہی - شعر قطعہ بند مین -

فقر ظاہر مبین کہ حافظ را	سینہ گنجینۂ محبت اوست

ترجمہ

فقر ظاہری حافظ کا مت دیکھ کہ اُسکا سینہ مخزن ہی محبت یار کا۔ **شرح مصطلحات**۔ فقر ظاہر مبین کہ حافظ را۔ حافظ کی خرابی بدوضعی و مخالفت شرعی ظاہری مت دیکھ یعنی جو کہ حافظ نے مشرب رندی و ملامتی و مخالفت شرعی ظاہری اختیار کی ہی اور مثل بیگانون کے بظاہر دکھائی دیتا ہی۔ سینہ گنجینۂ محبت اوست۔ کہ سینہ اسکے مین محبت باطنی یار کا خزانہ بھرا ہوا ہی یعنے خزانہ ویرانہ مین ہوا کرتا ہی اسواسطے اُسکا ظاہر خراب و باطن آباد ہی اُسکو چشم حقارت سے نہ دیکھ۔ بقول **اُستاد**۔ ؎ از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + اینچنین زیبا روش کمتر بود اندر جہان + **حاصل معنی بیت**۔ حافظ کی خرابی بدوضعی و مخالفت شرعی ظاہری مت دیکھ کہ اُسکے سینہ مین محبت باطنی یار کا خزانہ بھرا ہوا ہی۔ **نتیجہ**۔ یعنی حافظ صاحب دولت باطن ہی اسکی خرابی ظاہر کو نہ دیکھ **لمؤلفہ**۔ ؎ دل شکستہ مین فقیرون کے خدا کو پایا + لعل گدڑی مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا + واللہ اعلم بالصواب

	غزل سترھوین لمقام معرفت	شعر ۱

آن پیک نامور کہ رسید از دیار دوست	آورد حرز جان زخط مشکبار دوست
خوش میدہد نشان جلال و جمال یار	خوش میکند حکایت عز و وقار دوست

ترجمہ

وہ قاصد نام آور کہ آیا دیار دوست سے نامۂ امن جان بخط مشکین لایا دوست کا اچھے پتے دیتا ہے جلال و جمال یار کے۔ اور اچھے قصے بیان کرتا ہی شان و شوکت دوست کے **شرح مصطلحات** آن پیک نامور کہ رسید از دیار دوست۔ وہ رسول نام آور کہ ذات بحت دوست سے یہان تشریف فرما ہوئے یعنی رسول مقبول صلعم کو حق تعالے نے واسطے ہدایت کے مقام ہویت سے عالم ناسوت مین بھیجا کہ وہ مظہر اسم ذات الٓہی کے ہین جیسے جمیع انسان اسماء صفاتی کے مظہر ہین جو کہ اسم مین مسمے موجود ہوتا ہی اسواسطے مظہر وجود سرور کی آپ کا مظہرات صفاتی سے بدرجہا الطف و اعلی ہی پھر آپکے برابر نام آور کون ہی۔ بقول **مذاق سلمہ اللہ**۔ ؎ اسم مین موجود ہو جیسے مسمے کا وجود + تھی جگہ نام احد مین میم احمد کے لیے + ہو مرا سر تاج حرف نام نامی آپ کا + نام رکھا ہی مذاق ایک میم احمد کے لیے + آورد حرز جان زخط مشکبار دوست۔ نامہ امن جان کلام الٓہی کا بخط سیاہ و لائے یعنی قرآن شریف واسطے حفظ و امان جانہای اہل امت کی لائے کہ تا ضلالت و گمراہی سے بچکر راہ عشق و معرفت کی چلین اور اپنی اصل تک پہونچین مگر وہ لکھا ہوا تھا بخط سیاہ کہ رنگ جلالی ہی تاکہ انوار جمالی جو اُسمین پر ہین ظہور کرین کہ وہ راہ ہدایت کی اہل دید کو بتائین چنانچہ

آگے اس جلال وجمال قرآن کا بیان ہی۔ بقول مؤلف۔ سہ اس سیاہی مین روشنائی ہی + یہ لکھا ہی قران کے اندر + خوش مید ہر نشان جلال وجمال یار۔ وہ اچھے تیے دیتا ہی جلال وجمال یار کے دنیا مین یعنی اُس یار کے اس عالم دنیا مین موجود ہونے کے اچھے تیے و نشان بتاتا ہی بموجب آیت سنریہم آیٰتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق کے کہ تا اہل معرفت اُن نشان تشبیہ وتنزیہ سے حق کی تلاش کرین و حق تک پہونچین بقول میان نیاز احمد علیہ الرحمہ۔ سہ وحدت کے ہین یہ جلوے نقش ونگار کثرت گرسر معرفت کو پائے شعور تیرا + خوش میکند حکایت ع. وو قار دوست۔ اور اچھے قصے بیان کرتا ہے بزرگی وبرتری دوست کے یعنی قصص الٰہی کہ جس سے عظمت وخوبی پروردگار کی طالبان حق کے ادراک وفہم مین بخوبی قائم ہو کہ تا اُسکے شوق مین کوشش کرین و ذوق معرفت کو پہونچین۔ لمؤلفہ۔ سہ سنی ہین جبسے ہمنے نامۂ وپیغام کی باتین + ہمین جانان سے ملنے کی نہایت بیقراری ہی + حاصل معنی ببتین۔ وہ رسول نام آور کہ ذات بحت دوست سے یہان تشریف فرما ہوئے زمانۂ امن جان کلام الٰہی کا بخط سیاہ لائے۔ وہ اچھے تیے دیتا ہی جلال وجمال یار کے اور اچھے قصے بیان کرتا ہی بزرگی وبرتری دوست کے نتیجہ۔ یعنی وہ صورت محمدی اسم اللہ رسول ہو کر عالم امر سے اس عالم خلق مین آئی اور واسطے امن وامان جان کے کلام الٰہی لائی کہ وہ کلام تیے بتاتا ہی جلال وجمال یار کے آفاق وانفس مین اور قصے سناتا ہی عظمت وبزرگی دوست کے کہ تا ہم خوبیان وبویان جانب دوست کے ہووین آگے اس شکریہ مین جان نثاری کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین۔

جان دادمش بمژدہ وخجلت ہمی برم		زین نقد کم عیار کہ کردم نثار دوست

ترجمہ

عوض اس خوشخبری کے جان دی مین نے اُسکو اور شرمندہ ہوتا ہون مین اس نقد کم کھرے سے کہ نثار کیا مین نے دوست کا۔ شرح مصطلحات۔ جان دادمش بمژدہ وخجلت ہمی برم۔ عوض اس بشارت یر اشارت معرفت کے مین نے اپنی جان اُسپر قربان کی اور شرمندہ ہوتا ہون مین۔ زین نقد کم عیار کہ کردم نثار دوست۔ اس نقد قلب سے کہ نثار دوست پر کیا ہی یعنی جو کہ میرے پاس بجز نقد جان کے اور کچھ نہ تھا اسواسطے عوض اس بشارت پر اشارت معرفت کے کہ رسول مقبول صلعم نے ہکو پہونچائی جان اپنی فدا کر دی اور محو جمال یار ہوا اگر شرمندہ ہون مین اس امر سے کہ نقد میرا قلب ہی یعنی قلب کھوٹے کو بھی کہتے ہین اور جان کو بھی کہتے ہین کہ ما بین نفس وروح کے واقع ہوئی ہے کہ جب نفس کو غلبہ ہوتا ہی تو شریک اُسکے ہوتی ہی اور جبکہ روح کا غلبہ ہوتا ہی تو اُسکے شریک حال ہو جاتی ہی اسواسطے مین شرمندہ ہون کہ یہ نقد جان میرا قلبیت رکھتا ہی اور کھرا کم ہی کہ لائق نثار یار کے نہین ہے اسواسطے شرمندہ ہون کہ اس سے بہتر شئے ہوتی تو مین نثار کرتا۔ بقول مؤلف سہ بجز این قلب جان در کیسہ ہمتم نیست نقد سے ہم + وگرنہ ہر دو عالم را نثار یار میکردم۔ حاصل معنی ببیت

عوض اس بشارت پر اشارت معرفت کے مین نے اپنی جان اُسپر قربان کی اور شرمندہ ہوتا ہون مین اِس
نقد قلب سے کہ نثار دوست پر کیا ہی۔ نتیجہ۔ یعنی اس رسول برحق پر جو مین نے اپنی جان عوض اس
بشارت عرفان کے قربان کی مگر شرمندہ ہون بسبب اِس نقد قلب کے کہ اُسکے لائق نہ تھا اور
علاوہ ازین کوئی شے اِس سے بہتر میرے پاس نہ تھی کہ وہ نثار کرتا آگے اِس شرمندگی کا بیان ہی
شعر قطعہ بند ہین۔

دشمن بقصد حافظ اگر دم زند چہ باک		منت خدای را کہ نیم شرمسار دوست

ترجمہ

اگر دشمن تخریب حافظ آمادہ ہو گیا خوف ہی احسان خدا کا کہ مین شرمندہ نہین ہون دوست سے۔ شرح
مصطلحات۔ دشمن بقصد حافظ اگر دم زند چہ باک۔ اگر نفس امارہ درپے نقصان حافظ کا ہووے کیا
ڈر ہی یعنی اگر نفس امارہ مجھکو دھوکا دیکر راہ کجی پر لیجاوے کچھ خوف و خطر کی جا نہین ہی کہ وہ مجھکو راہ راست
سے گمراہ نہین کر سکتا ہی۔ منت خدای را کہ نیم شرمسار دوست۔ احسان خدا کا ہی کہ مین دوست
سے شرمندہ نہین ہون یعنی محبت و عشق یار حقیقی مین ثابت قدم ہون کوئی مجھسے قصور سرزد نہین
ہوا ہی کہ باعث شرمندگی میری کا ہوتا وہ میرا ہر حال مدد و معاون ہی دشمن میرا کیا کر سکتا ہی بقول
اُستاد۔ ؎ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + کیونکہ دوست اُسکو کہتے ہین کہ ہر حال شریک
حال دوست کا ہو۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی
و درماندگی۔ حاصل معنی بیت۔ اگر نفس امارہ درپے نقصان حافظ کا ہووے کیا ڈر ہی احسان خدا کا ہے
کہ مین دوست سے شرمندہ نہین ہون۔ نتیجہ۔ یعنی جو کہ دوست نے ازراہ بشارت کے مجھکو بمقام
معرفت پہونچایا ہی نفس امارہ کہ دشمن جانی و عدوے روحانی ہی اگر دشمنی کرے کیا جاے خوف و خطر ہی
کہ ہیبت یار جانان مجھ مین طاری و ساری ہی اور نقد جان میری اُسنے قبول کر لی ہی کہ وہ حرز جان میری ہی
بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ نفس نتوان کشت الا ظل پیر + دامن آن نفس کش را سخت گیر

	غزل اٹھارھوین بمقام معرفت تنزیہ	شعر ۵
خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت ست		چون کوی دوست ہست بصحرا چہ حاجت ست

ترجمہ

گوشہ نشین کو تماشا دیکھنے کی کیا حاجت ہی جو گلی دوست کی ہی تو صحرا گردی کی کیا حاجت ہی۔ شرح
مصطلحات۔ خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت ست یعنی اہل تنزیہ کو مشاہدۂ تشبیہ کی کیا حاجت
ہی یعنی اہل تنزیہ اُنکو کہتے ہین کہ وہ سیر تشبیہ سے ترقی کرکے سیر تنزیہ کی کرتے ہین اور مقام
بیرنگی کو پہونچتے ہین اور تنزیہ مقام غنا کو کہتے ہین کہ چشم کشادہ اُسمین ملاحظہ کرتے ہین اور

نگاہ پلٹ کر اسمین نظر ڈالتے ہین اور بعد کشود حجابات کے سیر تشبیہ اور تنزیہ کرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچتے ہین یہ سیر تشبیہ و تنزیہ اہل دید کی ہی اور اہل مراقبہ و مکاشفہ صرف تنزیہ بیرنگ کی چشم بستہ سیر کرتے ہین اور اپنی ہستی و تمام عالم کی ہستی کو اسمین نیست و نابود کر کے فانی ہوگئے ہین چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات مین اہل تشبیہ کو اہل قلوب اور اہل تنزیہ صرف کو اہل مقلب القلوب تحریر فرمایا ہی اس واسطے اہل نقشبند ہمیشہ خلوت گزیدہ رہتے ہین بقول استاد ؎ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند + گر نہ بینی سر حق بر ما بخند + ایضاً آنکھ ناک موند کر نام نرنجن لے ۔ اندر کے پٹ تب کھلین جب باہر کے پٹ دے + چون کوے دوست ہست بصحرا چہ حاجت ست ۔ جو سیر انفس کی حاصل ہی تو سیر آفاق کی کیا حاجت ہے یعنی جو عارف اپنے نفس مین سیر تنزیہ کی کرتا ہی تو پھر سیر آفاق کی ترک کر دیتا ہی کیونکہ وہ نور وحدت محمدی کہ مثل دریای تنزیہ کے دائرۂ کون مین ہے وجود بشر مین مثل آب سبوچہ کے ایک قطرہ آیا ہی کہ بصورت تشبیہ دکھائی دیتا ہی جبکہ نظر بصیرت عارف کی سیر تشبیہ سے ترقی کر کے دریای تنزیہ مین پہونچتی ہی تو عارف اُس قطرہ تشبیہ کو دریای تنزیہ مین مشاہدہ کرتا ہی اور ایک حصہ سے ہزار حصہ لذت و کیفیت دریا کی پاتا ہی اسواسطے عارف پھر تشبیہ کا خواہان نہین ہوتا ہی اور ہمیشہ دریای تنزیہ مین مستغرق رہتا ہی اسکو سیر انفسی کہتے ہین ۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ ؎ لگا نہ ہستی کا بحر عدم مین کھل بیڑا + جو ڈوبا عشق کے دریا مین وہ سبو نہ ملا حاصل معنی بیت اہل تنزیہ کو مشاہدہ تشبیہ کی کیا حاجت ہی جو سیر انفس کی حاصل ہی تو سیر آفاق کی کیا حاجت ہی ۔ نتیجہ ۔ یعنے عارف جب سیر تنزیہ اور تشبیہ سے ترقی کر کے مقام سیر تشبیہ اور تنزیہ مین پہونچتا ہی تو خود مین سیر انفس کرتا ہی اور سیر آفاق سے سیر ہو کر صحرا نوردی و کوچہ گردی ترک کر دیتا ہی اور گوشہ نشین ہو جاتا ہی ۔ بقول رند رحمہ اللہ ؎ حق کے ہوتے ہوئے کیا تجھکو تردد ہی رند + چپکے بیٹھے ہوئے قدرت کا تماشا دیکھو + آگے اپنے اظہار حال کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین ۔

اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجتست		جام جہان نماست ضمیر منیر دوست

ترجمہ

روشن دل دوست کا جام جہان نما ہی وہان اپنی احتیاج ظاہر کرنے کی کیا حاجت ہی ۔ شرح مصطلحات جام جہان نماست ضمیر منیر دوست ۔ یار جانان کا روشن دل جام جہان نما ہی یعنی اولیاے کرام دو قسم کے ہوتے ہین ۔ ایک بیدار دل اہل گرمی اور ایک روشن ضمیر اہل روشنی بیدار دل انکو کہتے ہین کہ حرارت عشقی سے دل جو بیندہ بیدار ہوتا ہی اور کشود عرفان سے مشاہدہ تشبیہ نور وحدت محمدی کرتا ہی اور مست و مجذوب رہتا ہی اور لاعلمی سے خرق عادات سرزد ہوتے ہین اور قلب اسکا

دوسرے پر نفع و نقصان پہونچانے مین تصرف کرتا ہی اور روشن ضمیر کو علاوہ اِس مراتب کے کشف غیوبات و کشف قلوب و کشف کونی و کرامت غیبی حاصل ہوتی ہی اس سبب سے روشن ضمیر بہ نسبت بیدار دل کے درجۂ اعلا مین ہوتا ہی۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ کار مردان روشنی و گرمی ست + کار دونان حیلۂ و بی شرمی ست + اگرچہ کشف کرامت حکم حیض و نفاس پلید کا رکھتا ہی کہ لائق اخفا ہی مگر حیض و نفاس ایک امر بہتر کی خبر بھی دیتا ہی یعنی حیض خبر دیتا ہی اِس امر کی کہ یہ زن اب لائق وصال ہی اور نفاس خبر دیتا ہی کہ یہ زن نتیجہ وصال کا پا چکی اسی طرح کشف لائق وصال کا مخبر ہی اور کرامت نتیجہ وصال یار کی مخبر ہی۔ اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت ست مطلب ظاہر کرنے کی اس دل روشن کو کیا حاجت ہی یعنی وہ دل یار جانان کا ہر ایک کے دل کا مافی الضمیر دیکھتا ہی۔ جسطرح صورت آئینہ مین دیکھتے ہین۔ بقول اُستاد ؎ عرض حاجت در حریم حضرتت در کار نیست + راز کس مخفی نماند بر دل دانای تو + حاصل معنی بیت۔ یار جانان کا روشن دل جام جہان نما ہی مطلب ظاہر کرنے کی اس دل روشن کو کیا حاجت ہی۔ نتیجہ۔ یعنی مثل جام جمشیدی کے روشن دل یار پر تمام جہان کا حال منکشف ہی عرض حال کرنے کی کیا حاجت ہی وہ خود مقام تنزیہ منکشف کر دیگا کہ دل سے دل کو راہ ہی بسبب محبت صادق کے۔ بقول ناصر علی رحمہ اللہ۔ ؎ محبت جادۂ دارد نہان در خلوت دلہا + چو تا بیحم گردید این رہ زیر منزلہا + آگے اُس عرض حاجت کا بیان ہے۔

شعر قطعہ بند مین

جانا بحاجتے کہ ترا ہست با خدا	آخر دمی بپرس کہ ما را چہ حاجت ست

ترجمہ

ای جان قسم ہی تجھکو اُس حاجت کی کہ جو تجھکو خدا کے ساتھ ہی آخر ایک دم تو پوچھ لے کہ مجھکو کیا حاجت ہی شرح مصطلحات۔ جانا بحاجتے کہ ترا ہست با خدا۔ ای جانان تجھکو قسم ہی اُس حاجت کی کہ وصال خدا کی جو تو رکھتا ہی۔ آخر دمی بپرس کہ ما را چہ حاجت ست۔ آخر کار ایک دم مجھسے تو پوچھ کہ مجھکو تجھسے کیا حاجت ہی یعنی جیسی تجھکو خدا کے ساتھ عدم حاجت روائی سے بیقراری ہی اسی طرح میرے حالات کو بھی قیاس کر لے کہ کسقدر مجھکو اضطرابی و آہ و زاری ہوگی۔ بقول اُستاد۔ ؎ ناتوانی سے ہوا ہون مین مثال برگ گل + اب صبا پھٹے ہی اِس پہلو سے اُس پہلو مجھے + حاصل معنی بیت ای جانان تجھکو قسم ہی اُس حاجت وصال خدا کی جو تو رکھتا ہی آخر کار ایک دم مجھسے تو پوچھ کہ مجھکو تجھسے کیا حاجت ہی۔ نتیجہ۔ یعنی ای جانان مین تیرے تجسس و تلاش مین کیا کیا صعوبتین اُٹھاتا ہون تو مجھپر رحم کر قسم ہی تجھکو تیری حاجت کی کہ جو تو خدا کے ساتھ رکھتا ہی کہ تا عوض اُسکے خدا تجھپر رحم کرے۔ بقول اُستاد۔ ؎ دلا رحم کن بر طلبگار خویش + کہ رحم خدا بر تو آید بہ بیش + آگے جواب جانان کا بیان ہی

شعر قطعہ بند مین۔

ای عاشق گدا چو لب روح بخش یار	میداندت وظیفه تقاضا چه حاجتست

ترجمہ

ای عاشق طالب جو لب روح بخش یار کا تیرا وظیفہ جانتا ہی تقاضا کرنے کی کیا حاجت ہی۔ شرح مصطلحات
ای عاشق گدا چو لب روح بخش یار۔ ای عاشق طالب معرفت لب یار کا جو روح کو بخشش راز معنوی دیتا ہی
یعنی بخشش اُس راز معنی کو کہتے ہین کہ مرشد اُن کلمات سے راز دیروینیتی کا طالب عاشق پر از راہ ارشاد
کے منکشف کرتا ہی اور کشود معرفت دیتا ہی کہ جس سے عاشق رنگین و صاحب دولت ہوتا ہی اور
روح اُسکی پردۂ ظلمانی سے نکلکر سیر کرنے والی عالم معنی کی ہوتی ہی۔ بقول استاد۔ ؎ مرشد ایسا
چاہیے کہ صیقل گرسا ہو + جنم جنم کے مورچے جو دم مین دیوے کھو + میداندت وظیفہ تقاضا چہ حاجتست
تیری غذای روحی وہ جانتا ہی پھر تقاضا کرنے کی کیا حاجت ہی یعنی یار کریم ہی اور کریم خود بےطلب
دیتا ہی مگر جتنا قابل پاتا ہی اُتنا دیتا ہی تو بوالہوسی کو کام نہ دے ظرف و حوصلہ پیدا کر اور تشنگی
اپنی زیادہ کر وہ بے کہے تجھکو عنایت کرے گا۔ بقول شہیدی علیہ الرحمہ۔ ؎ خدا بن مانگے
کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندون کو + ترا دست کرم ضامن ہی جیسے کل کے مقصد کا۔ حاصل معنی
بیت۔ ای عاشق طالب معرفت لب یار کا جو روح کو بخشش راز معنوی دیتا ہی وہ تیری غذای
روحی جانتا ہی پھر تقاضا کرنے کی کیا حاجت ہی۔ نتیجہ۔ یعنی لب شیرین یار کا راز معنوی بخشتا ہے
ای عاشق طالب تو اتنا تقاضا کیون کرتا ہی کہ وہ غذای روحی تیری جانتا ہی بے طلب تجھکو دے گا کہ
وہ کریم ہی تو صبر اختیار کر کہ۔ الصبر مفتاح الفرج آیا ہی۔ آگے عدم حجت و تکرار کا بیان ہے۔ شعر
قطعہ بند ہین۔

حافظ تو ختم کن که هنر خود عیان شود	با مدعی نزاع و محابا چه حاجتست

ترجمہ

ای حافظ تو تمام کر کہ ہنر خود عیان ہو جائیگا ساتھ مدعی کے جنگ و صلح کی کیا حاجت ہی۔ شرح مصطلحات
حافظ تو ختم کن کہ ہنر خود عیان شود۔ ای حافظ تو کوشش ختم کر خود بخشش ظاہر ہو جاوے گی یعنی اب
تو جو متجلی ہو گیا ہی کوشش کرنے کی حاجت نہین ہی کیونکہ تو بدست دیگر ہی جسطرح وہ چاہے گا تجھے
رکھے گا تو اپنی راے کو دخل نہ دے کہ تیرا اب مقام کوشش کا گذر چکا اب وقت بخشش یار کا ہی
تیرا معنی خود ظہور کرے گا اور مقام تنزیہ از خود منکشف ہو جاویگا تو منتظر وقت کا رہ۔ بقول رند رحمہ اللہ
؎ حق کے ہوتے ہوئے کیا تجھکو تردد ہی رند + چپکے بیٹھے ہوئے قدرت کا تماشا دیکھو + با مدعی
نزاع و محابا چہ حاجتست۔ نفس کے ساتھ صلح و جنگ کی کیا حاجت ہی یعنی نفس خارج راہ
جبتک تھا کہ تو پردہ ظلمانی مین گرفتا رتھا اور قبض و بسط کے جھگڑے مین پھنسا تھا اب تو مقام

کشود معرفت تشبیہ نور وحدت محمدی کو پہونچ چکا اِس نفس سے صلح وجنگ کی کیا حاجت ہای تو در پے رضا جوئی یار کا رہ یہ نور معرفت تیرا خود مقام عروج کو تجھے پہونچا دیگا تو مترصد رہ دیکھ پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہای۔ بقول استاد سے روبرو در دل نشین کان دلبر خرگاہے + وقت سحری آید با نیم شبی آہے + حاصل معنی بیت۔ ای حافظ تو کوشش ختم کر خود بخشش ظاہر ہو جاوے گی نفس کے ساتھ صلح وجنگ کی کیا حاجت ہای۔ نتیجہ۔ یعنی ای حافظ اب وقت کوشش کا نہین ہای بخشش کا ہی تیرا راز معنی خود ظاہر ہو جائیگا تو رضا جوئی یار مین سرگرم رہ کہ اب تو مردہ بدست زندہ ہای نفس سے صلح و جنگ کی کیا حاجت ہای واللہ اعلم بالصواب

۱ شعر	غزل انیسوین بمقام مشاہدہ	
زبان خموش ولیکن دہان پُر از عربی ست		اگرچہ عرض ہنر پیش یار بی ادبی ست

ترجمہ

اگرچہ ظاہر کرنا اپنے ہنر کا آگے یار کے بی ادبی ہی زبان خاموش ہای ولیکن دہن عربی سے پُر ہی۔ شرح مصطلحات اگرچہ عرض ہنر پیش یار بی ادبی ست۔ اگرچہ کسب وکمال کا ظاہر کرنا آگے یار جانان کے بے ادبی ہے یعنی جو کہ از راہ کسب وریاضات کے کشود عرفان ربوبیت کا سیر انفس مین ہوا تھا بموجب حدیث۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے آگے یار جانان کے ظاہر کرنا گستاخی ہای کیونکہ اُسی کی عنایت سے یہ حاصل ہوا ہای۔ زبان خموش ولیکن دہان پر از عربی ست۔ میری زبان خاموش ہای ولیکن دہن پُر ہای عین رب ہونے سے یعنی دہن ہمشکل عین ہای اور عرب کے عین مین لفظ رب پوشیدہ ہای اسی طرح میرے دہن مین کہ دروازہ مظہر وجود ہای رب اسمای نور وحدت محمدی پُر ہای کیونکہ قاعدہ ہای کہ جسم جس اسم کا مظہر ہای وہی اسم اُس جسم کا رب ہای اور خداوند عالم رب الارباب ہای۔ بموجب حدیث۔ عرفت ربی بربی کے۔ وبقول مولانا روم علیہ الرحمہ سے اتصال بے تکیف بیقیاس + ہست رب الناس را باجان ناس + جو کہ ہر ایک انسان اپنے رب کو پہچانتا ہای بالطبع اسواسطے خالق مطلق نے الحمد للہ کو رب العالمین کے ساتھ بھنوایا ہای اور بروز میثاق الست بربکم کہا ہای غرضکہ ہر ایک جسم انسان مین اُسکا رب جان موجود ہای پس حافظ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہین کہ مین اپنے اس کسب وکمال کو بسبب گستاخی کے کچھ زبان سے نہین کہہ سکتا ہون مگر میرا وجود عین رب ہونے سے پُر ہای بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ سے جملہ معشوق ست وعاشق پردۂ + زندہ معشوق ست وعاشق مردۂ + حاصل معنی بیت۔ اگرچہ کسب وکمال کا ظاہر کرنا آگے یار جانان کے بے ادبی ہای میری زبان خاموش ہای ولیکن دہان پُر ہی عین رب ہونے سے۔ نتیجہ۔ یعنی اسمای نور وحدت محمدی میرے جسم کا رب جان ہای مگر بعد کسب وکمال کے مجھے واضح ہوا کہ میرا جسم عین رب سے پُر ہی ناحق مین تلاش یار مین کوچہ گردی وصحرا نوردی کرتا پھرتا تھا تو اس کسب کمال کو آگے یار جانان کے فخر یہ بیان کرنا کمال گستاخی

دے بے ادبی ہی کیونکہ یار خود میرے دہن سے از راہ کلام کے ظاہر ہوتا ہی مجھے زبان سے اِس کمال کے بیان کرنے کی کیا حاجت ہی۔ آگے جلوۂ شہود اس رب جان کا بیان ہے یہ شعر قطعہ بند ہین۔

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز		بسوخت عقل ز حیرت که اینچه بوالعجبی ست

ترجمہ

پری نہان اور رخ دیو کا جلوہ گری کرشمہ و ناز مین ہی اس حیرت سے عقل جلی کہ یہ کیا شعبدہ بازی ہی

شرح مصطلحات۔ پری نہفتہ۔ صورت جان در پردہ یعنی نور وحدت محمدی از بس حسین و خوبصورت ہی اور جسم شاہد کے ہر عضو سے رنگ برنگ ظہور کرتا ہی اور اُسکے مشاہدہ کو سیر تشبیہ کہتے ہین اور اُسی کے جلوہ کو عشوہ و غمزہ و ناز و کرشمہ و ادا و انداز و خم و چم و خندہ و تبسم و نزہت و ارتعاش رقاصان و صباحت و ملاحت حسینان و فصاحت و بلاغت متکلمان بیان کرتے ہین اور اِسی کی دید کو مشاہدہ و معاینہ کہتے ہین پس اِس رب جان کو بسبب حسینہ و جمیلہ ہونے کے پری سے تشبیہ دی ہی۔ رخ دیو در کرشمہ و ناز۔ اور روی نفسانی عنصری جلوہ گری کرشمہ و ناز مین ہی یعنے نفس اِس جسم عنصری کے خلاصہ کو کہتے ہین اور امارہ و لوامہ و مطمئنہ و ملہمہ اِسی کی صفتین ہین و خواہشات دنیا و تخریب عقبیٰ اِسی کا کام ہی اور وصول الی اللہ کا یہی خارج راہ ہی اور جان کو اِسی نے اپنا مائل کر رکھا ہی اور جانب کجی کے لے جاتا ہی اور جبکہ مجاہدہ و ریاضت سے تزکیہ پاتا ہی تو امارگی سے درجہ لوامگی و مطمئنگی و ملہمگی کو پہونچتا ہی اور مرکب جانکا راہ سلوک مین ہوکر درجہ اسفل سے اعلیٰ کو جاتا ہے غرضکہ یہ نفس تن مقابل جان حسینہ و جمیلہ کے دیو صورت ہی کہ ناز و کرشمہ رب جان کا اِسکے ہر عضو سے ظاہر ہوتا ہی اگر پردہ جسم شاہد لطیف ہی بہتر معلوم ہوتا ہی اور اگر کثیف ہی بدتر دکھائی دیتا ہے اسی کو مولانا روم فرماتے ہین۔ ؎ عامیان بینند چرم و پوست را * عاقلان بینند روی دوست را * بسوخت عقل ز حیرت۔ عقل زائل ہوئی حیرت سے یعنی حیرت بے حس و حرکت ہونے کو کہتے ہین کہ ہنگام مشاہدہ انوار و اسرار نادرہ کے مشاہد و بے حس و حرکت ہو جاتا ہی اور مدرکات عقل زائل و بیکار رہتے ہین۔ کہ اینچہ بوالعجبی ست۔ کہ یہ کیا شعبدہ بازی ہی یعنی شعبدہ اُسکو کہتے ہین کہ اصل مین وہ کچھ شی نہو اور ظاہر مین بازیگر ایک صورت نادرہ ناظرین کو دکھلائے اور طلسم اُسکو کہتے ہین کہ اصل مین کچھ شی ہو مگر بصورت دیگر عجیبہ دکھائی دے اِس واسطے دنیا کو جاے طلسم کہتے ہین غرضکہ ناز و کرشمہ رخ دیو کو شعبدہ بازی کہا کہ اصل مین یہ حرکتین اِس نفس تن کی نہین ہین جان کی ہین۔ بقول نیاز احمد رحمہ اللہ ؎ وحدت کے ہین یہ جلوے نقش و نگار کثرت * گر معرفت کو پائے شعور تیرا * حاصل معنی بیت صورت جان در پردہ اور روی نفسانی عنصری جلوہ گری کرشمہ و ناز مین ہی عقل زائل ہوئی حیرت سے کہ یہ کیا شعبدہ بازی ہی نتیجہ یعنی کرشمہ و ناز حرکت جان کا پردہ نفسانی مین دکھائی دیتا ہی اور روے جمیلہ جان کا مشاہدہ نہین ہوتا ہی اگر یہ کرشمہ و ناز خاص صورت جمیلہ جان سے بے پردہ معاینہ مین آئے

تو لذت تام حاصل ہو چنانچہ عارف ہنگام مشاہدہ کے یہی چاہتا ہی کہ مین یار جانان کو بے پردہ دیکھون اور حظ کامل حاصل کرون۔ بقول **مذاق میان سلمہ اللہ۔** ؎ بدل کے روپ لا و ضع عامیانہ مین + لباس خاص پہنکر وہ خوبرو نہ ملا + آگے اسی کوفت و رنج دنیا کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند ہین۔

ازین چمن گل بیخار کس نچید آرے	**چراغ مصطفوی با شرار بولہبی ست**

ترجمہ

اس چمن دنیا سے کسی نے گل بغیر خار کے نہین چنا سچ ہی کہ چراغ مصطفوی ساتھ شرار بولہبی کے ہی۔ **شرح مصطلحات۔** ازین چمن گل بیخار کس نچید۔ اس چمن دنیا سے کسی نے گل مراد کا بغیر خار رنج کے نپایا یعنی دنیا جاے تکلیف و رنج کی ہی۔ اس واسطے بہبودی عقبی کی رنج دنیا پر منحصر کی گئی ہی پس جسنے یار کے واسطے صعوبت دنیا کی اختیار کی اور آسائش دنیا کی چھوڑی اور خود کو ذلت و خواری مین رکھا آخر کار گوہر مقصود کا پایا اور گل مراد کا چنا۔ آرے چراغ مصطفوی با شرار بولہبی ست۔ سچ ہی کہ نور روحانی کے ساتھ نار نفسانی ہی یعنی روح نورانی نفس ناری کی آفات مین گرفتار ہی اور رنج و تکلیف گوناگون اُٹھاتی ہی۔ کیونکہ دنیا جاے رنج و محن ہی اور محبت یہان ہمشکل محنت ہی اور رحمت یہان ہمصورت زحمت ہی بقول **مولانا روم رحمہ اللہ۔** ؎ گنج بے مار و گل بیخار نیست + شادیے بے غم درین بازار نیست + **حاصل معنی بیت** اس چمن دنیا سے کسی نے گل مراد کا بغیر خار رنج کے نہ پایا سچ ہی کہ نور روحانی کے ساتھ نار نفسانی ہی۔ **نتیجہ** یعنی روح اس نفس کی ظلمت کے سبب سے اپنی اصل سے غافل رہی اور ہر طور کی تکلیف اُٹھائی اور آخر کار از راہ عشق کے مقام معرفت کو پہونچی اور شہود جلوۂ نور وحدت محمدی سے متجلی ہوئی پس یہ رنج باعث راحت کا ہوا بموجب ان مع العسر یسرا کے آگے اس شہود یار کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین۔

جمال دختر رز نور چشم ماست مگر	**کہ در نقاب زجاجی و پردۂ عنبی ست**

ترجمہ

جمال دختر انگور کا نور چشم میرا ہی جو کہ نقاب شیشہ اور پردۂ انگور مین ہی۔ **شرح مصطلحات۔** جمال دختر رز نور چشم ماست مگر۔ جلوۂ شہود دختر انگور چشم یعنی بادۂ وحدت بالتحقیق نور دیدہ میرا ہی۔ کہ در نقاب زجاجی و پردۂ عنبی ست۔ جو کہ نقاب زجاجی و پردۂ عنبی چشم شاہد مین ہی یعنی زجاجی و عنبی نام پردے چشم کے ہین کہ مخموری بادۂ وحدت نور محمدی کی ان پردون چشم شاہد سے جلوہ شہود کرتی ہی اور عارف اُسکے مشاہدہ سے مست سکر معرفت ہوتا ہی اور روشن دماغی پاتا ہی۔ بقول **مؤلف۔** ؎ بادۂ حسن کو ہم کیون نہ سر آنکھون سے پین + نشۂ پیر مغان مشرب رندان ہی یہی + چنانچہ اہل تشبیہ جب طالب کو تلقین کرتے ہین تو اول مقام دید چشم شاہدون کا منکشف کرتے ہین کہ سب اعضاے جسمی مین چشم صاف و لطیف

زیادہ ہی وبعدہ ترقی کرکے ہر عضو شاہد مین از سرتا پا مشاہدہ جلوہ یار کا کرتا ہی ومست ومدہوش ہوتا ہے وانجام کار آفاق وانفس مین اس تشبیہ کا سیر وتماشا دیکھتا ہی بقول مؤلف۔ ؎ حسن بتان سے کیون نہین عشاق مست ہون + کثرت مین ہی جو بادۂ وحدت بھری ہوئی + حاصل معنی بیت جلوۂ شہود دختر انگور چشم یعنے بادۂ وحدت بالتحقیق نور دیدہ میرا ہی جو کہ نقاب زجاجی وپردۂ عنبی چشم شاہدین ہی نتیجہ۔ یعنے پردۂ زجاجی وعنبی چشم شاہدین جو بادۂ وحدت نور محمدی پر ہے اُسکے مشاہدہ سے سکر معرفت میرے دیدۂ بصیرت ودماغ کو روشن وبینا کرتی ہی کہ سیر تشبیہ کرتا ہون اور درد فراق تلوین سے نجات پاتا ہون۔ آگے اِس درد فراق کی دوا کا بیان ہے شعر

قطعہ بندمین

دوای درد خود اکنون ازان مفرح جو	کہ در صراحی چینی وشیشۂ حلبی ست

ترجمہ

دار واپنے درد کی اُس فرحت دینے والی سے حاصل کر کہ جو صراحی چینی وشیشۂ حلبی مین ہی۔ شرح مصطلحات دوای درد خود اکنون ازان مفرح جو۔ دار واپنے درد طلب معرفت کی اب اُس بادۂ وحدت نور محمدی مفرح القلوب سے حاصل کر۔ کہ در صراحی چینی وشیشۂ حلبی ست کہ جو صراحی چینی وشیشۂ حلبی چشم شاہدین پُر ہی یعنی خانۂ چشم شاہد جو کہ ہمشکل صراحی چینی وہمصورت شیشۂ حلبی ہی وہ بادۂ وحدت نور محمدی سے پُر ہی کہ وہ درد دل منقبض عشاق کو فرحت بسط بخشتی ہی اب تو اپنے درد طلب کی دارو اُس سے حاصل کر کہ اِس بیماری عشق کو صحت ہو۔ بقول مؤلف۔ ؎ میرے درد دل کی دوا کیجیے گا + مسیحائی کچھ تو ذرا کیجیے گا + حاصل معنی بیت۔ دارو اپنے درد طلب معرفت کی اب اُس بادۂ وحدت نور محمدی مفرح القلوب سے حاصل کر کہ صراحی چینی وشیشۂ حلبی چشم شاہدین پُر ہی نتیجہ یعنی چشم شاہدون مین جو بادۂ وحدت نور محمدی بھری ہوئی ہی دارو درد طلب معرفت اپنے کی از راہ مشاہدہ کے اُس سے حاصل کر کہ مستی سکر معرفت سے دل منقبض تیرے کو بسط ابدی ودولت عرفان سرمدی حاصل ہو۔ بقول مؤلف۔ حسن بتان سے کیون نہین عشاق مست ہون + کثرت مین ہی جو بادۂ وحدت بھری ہوئی +

آگے اِسی شہود وحدت کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین

مصاحبت چہ ضرورست آشنائی را	ہنوز بادہمین محو نکہت عربی ست

ترجمہ

ہمصحبت ہونے کی کیا ضرورت ہی آشنائی کو ابھی تک بادہمین نکہت عربی کی محو ہو رہی ہی۔ شرح مصطلحات۔ مصاحبت چہ ضرورست آشنائی را۔ صحبت جسمانی کی کچھ ضرورت نہین ہی وصال روحانی کو یعنی مصاحبت اُسکو کہتے ہین کہ درویش اپنی صحبت مین طالبون کو تعلیم ظاہری وتلقین باطنی رموزات معرفت کی

کر کے رنگین کرتے ہین۔ اور آشنائی اُسکو کہتے ہین کہ مرشد اپنی روح کو طالب کی روح مین از راہ توجہ وہمت کے حلول کرتا ہی کہ ہیئت اُسکی طالب کے دل مین قائم ہو جاتی ہی اور اُسکے اختلاط وارتباط سے ہمرنگ مرشد ویا معشوق کے ہو جاتا ہی اور انا لیلیٰ بولتا ہی اور روح سے روح کو مکالمۂ زبانی وملاقات جسمانی کے برابر نفع ونقصان پہونچتا ہی کہ جسکو صوفی کہتے ہین۔ مقولہ۔ دور باخبر در حضور وحضوران بے بصر دور۔ وبقول ناصر علی مرحوم ؎ محبت جادۂ وار دنہان در خلوت دلہا + چو تار سبحہ گم گر دید این رہ زیر منزلہا + ہنوز بادمین محو نکہت عربی ست۔ کہ ابھی تک اویس قرنی محو جمال محمد عربی ہی یعنے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحبت جسمانی ومکالمۂ زبانی حاصل نہ کی مگر بسبب عشق کامل کے معاینہ روحانی ووصال بجانی پاکر محو جمال نور محمدی ہوئے اور استفادے معنوی حاصل کیے۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ ؎ مین دیدۂ دل سے تو اُسے دیکھ رہا ہون + ان آنکھون سے کب دیکھے دکھلائے مدینہ + عاشق کہین معشوق کا گھر دیکھ نہ پائے + ویسی قرنی آئے تو چھپ جائے مدینہ + حاصل معنی بیت۔ صحبت جسمانی کی کچھ ضرورت نہین ہی وصال روحانی کو کہ ابھی تک اویس قرنی محو جمال محمد عربی ہی۔ نتیجہ۔ یعنے جسکو وصال روحانی یار کا حاصل ہی اُسے صحبت جسمانی کی کیا ضرورت ہی کیونکہ صحبت ظاہری کا نتیجہ وصال باطنی ہی جبکہ اصل حاصل ہی تو فرع کی کیا حاجت ہی پس قریب بے بصر سے بعید باخبر بہتر ہی اور صحبت جسمانی سے آشنائی روحانی برتر ہی۔ آگے اسی کے بعد کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم		زخاک مکہ ابوجہل اینچہ بوالعجبی ست

ترجمہ

حسن بصرہ سے اور بلال حبش سے اور صہیب روم سے اور زخاک مکہ سے ابوجہل یہ کیا بازی گری ہی
شرح مصطلحات۔ حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم حسن بصرہ سے اور بلال حبش سے اور صہیب روم سے آگر اسرار روحانی محمدی کے یار وآشنا ہوئے۔ زخاک مکہ ابوجہل اینچہ بوالعجبی ست۔ اور ابوجہل خاک مکہ سے پیدا ہو کر صحبت جسمانی محمدی سے بے بہرہ رہے یہ کیا بازی گری ہی یعنے حسن بصری وبلال حبشی وصہیب رومی بسبب کشش روحانی کے دور سے آکر دولت ایمان روحانی سے یار وآشنا رسول مقبول صلعم کے ہوئے اور ابوجہل باوجود قربیت ہمسایگی وصحبت جسمانی رسول اللہ کے کفر وضلالت مین رہے۔ بقول اُستاد ؎ تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را + پس یہ بازی گری قضا وقدر کی ہی۔ حاصل معنی بیت حسن بصرہ سے اور بلال حبش سے اور صہیب روم سے آگر اسرار روحانی محمدی کے یار وآشنا ہوئے اور ابوجہل خاک مکہ سے پیدا ہو کر صحبت جسمانی محمدی سے بے بہرہ رہے یہ کیا بازی گری ہی۔ نتیجہ۔ یعنی صحبت

صحبت

جسمانی سے آشنائی روحانی زیادہ موثر ہی اسواسطے اہل اللہ نے سلوک عشق اختیار کیا ہی اور معاملات روحانی کا برتاوا کیا ہی اور محبت قلبی کو مقدم رکھا ہی اور اخلاص دلی کو بکار جاتا ہی اور اقرب الطرق الی اللہ راہ دل کو کہا ہی۔ بقول نیاز احمد۔ ؎ گر شان پیمبر کی ابوجہل پہ کھلتی + اسلام کے لانے مین اُسے ننگ نہوتا +

	غزل بیسوین بمقام توحید	۲ شعر
تا نفخت فیہ من روحی شنیدم شد یقین		بر من این معنی کہ ما زانِ وی و وی زانِ ماست

ترجمہ

جیسے کہ نفخت فیہ من روحی سنا ہین نے ہوا یقین اس معنی پر کہ ہم ملک اسکی ہین اور وہ ملک ہماری ہے

شرح مصطلحات۔ تا نفخت فیہ من روحی شنیدم شد یقین + جیسے سُنا کہ پھونکا ہمنے آدم مین روح اپنی سے یقین ہوا یعنی یقین اُسکو کہتے ہین کہ جسمین شک و شبہ نہ رہے مگر یقین تین قسم پر ہی علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ علم الیقین مثل دود آتش۔ و عین الیقین مثل دید آتش و حق الیقین مثل سوز آتش۔ پس حق الیقین درجہ اعلیٰ ہی۔ بر من این معنی کہ ما زان وی۔ مجھکو اس معنی پر کہ مین ملک خدا کی ہون یعنے اسوجہ سے کہ روح ہماری خدا کی روح سے ہی کیونکہ روح اعظم بسیط ہی اور بسیط قسمت پذیر نہین ہی ہان متعدد و غیر منقسم ہے بسبب اجسام کے منقسم اُسکو کہتے ہین کہ جو چھ جہتون سے علیحدہ ہو جاوے مثل قطرۂ آب کے اور متعدد غیر منقسم اُسکو کہتے ہین کہ پانچ جہت سے علیحدہ ہو اور چھٹی جہت سے ملا ہو مثل پرتو آفتاب شبکات مکان کے کہ متعدد ہوتے ہین بسبب علیحدگی پانچ جہت کے مگر چھٹی جہت سے ایک تار شعاع کا ملا ہوتا ہی اسی طرح روح جسم انسان مین متعدد ہی مگر ایک جہت سے تار دم کا روح اعظم سے ملا ہوا ہی پس یہ تار دم موجب حیات ہی کہ وجود نوری مثالی مین قائم ہی اور ابد الآباد قائم رہیگا اور بظاہر اس باد نفس مین وہ پنہان ہی اور اسی کی آمد و رفت سے اوصاف سبعہ اس وجود مین قائم ہین اور اسی تار کو حق تعالیٰ فرماتا ہی۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ پس روح انسان روح اعظم کی ملک ہی۔ بقول مؤلف ؎ دم سے بسا ہی ملک خدا کا تو دم سمجھ + آدم اسے نہ سمجھے تو جانو ہی کم سمجھ + و وی زان ماست۔ اور خدا ملک ہماری ہی یعنی جب بندہ سالک عشق سیر فی اللہ سے مقام جمع الجمع و بقاء البقا کو پہونچتا ہی تو سیر من اللہ اُسکو حاصل ہوتی ہی اسوقت جو بندہ کہتا ہی اللہ کرتا ہی بموجب من کان للہ فکان اللہ لہ کے یعنی جو شخص کہ واسطے اللہ کے ہووے اللہ واسطے اُسکے ہووے و بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ علم حق در علم صوفی گم شود + این سخن کی باور مردم شود + پس اس صورت مین خدا ملک بندہ کی ہے کہ جو وہ کہتا ہی خدا کرتا ہی۔ حاصل معنی بیت۔ جیسے سُنا کہ پھونکا ہمنے آدم مین روح اپنی سے مجھکو اس معنی پر یقین ہوا کہ مین ملک خدا کی ہون اور خدا ملک ہماری ہی نتیجہ یعنی اس آیت ونفخت فیہ من روحی کے

سننے سے ثابت ہوا کہ حقیقت مین ہم جائز الوجود و واجب الوجود ایک ہین مگر اعتبارات مین مثل آب وحباب و نقرہ و زیور کے موسوم ہین۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ صورت از بیصورتی آید برون عاقبت انا الیہ راجعون۔ آگے عدم آگہی اس راز کا بیان ہی شعر قطعہ بندین

ہر دلی را اطلاعی نیست بر اسرار غیب	محرم این سر معنی دار علوی جان ماست

ترجمہ

ہر ایک دل کو خبر نہین ہی اوپر اسرار غیب کے جان ہماری رازدار ہی اس اسرار بلند معنی دار کی۔ شرح مصطلحات۔ ہر دلے را اطلاعی نیست بر اسرار غیب۔ ہر ایک عاشق کا دل واقف نہین ہی اوپر اسرار غیب کے یعنی لغت مین اسرار پوشیدہ چیز کو کہتے ہین اور غیب ناپیدا چیز کو کہتے ہین بموجب آیت یومنون بالغیب کے مگر اہل تصوف اُس حالات و کیفیات وجدانی کو کہتے ہین کہ ہنگام بیداردلی کے عارف کے دل پر جلوہ شہود تشبیہ و باکشف غیوب تنزیہ سے طاری ہوتے ہین اور عارف اُسکے مشاہدہ سے سکر جذبی و مستی محوی و صحوی مین مبتلا ہوتے ہین مگر بیان نہین کر سکتے ہین کیونکہ محسوسات و معقولات عالم خلق سے ہین اور اسرار و انوار عالم امر سے متعلق ہین جو کہ عالم امر عالم خلق سے لطیف تر ہے اسواسطے وہ قیود محسوسات سے باہر ہین بموجب حدیث من عرف اللہ کل لسانہ کے۔ محرم این سر معنی دار علوی جان ماست۔ جان ہماری رازدار اس اسرار معنوی توحید وجودی کی ہے۔ یعنے از راہ کشود بصیرت کے آگہی رکھتی ہی جان ہماری۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ سر حق پنہان ست اندر زیر وبم + فاش گر گویم جہان برہم زنم + حاصل معنی بیت۔ ہر ایک عاشق کا دل واقف نہین ہی اوپر اسرار غیب کے جان ہماری رازدار اس اسرار معنوی توحید وجودی کی ہی۔ نتیجہ۔ یعنی نفخت فیہ من روحی توحید وجودی ہی کہ ہر ایک دل عشاق کا اس سے واقف نہین ہی مگر ہماری جان آگہی رکھتی ہی اسواسطے مجھکو یقین ہی کہ حدوث و قدم ایک ہی۔ بموجب آیت اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ کے یعنی اللہ روشنی ہی آسمانون کی اور زمین کی مثال اُس روشنی کی جیسے ایک طاق اسمین ایک چراغ دھرا قندیل مین۔ اِس مثال سے واضح ہوتا ہی کہ آسمان طاق و زمین قندیل و چراغ نور اللہ و تمام جہان اُسکی روشنی ہی۔ چونکہ وجود انسان عالم صغیر نمونہ عالم کبیر ہی نظر بران وجود انسان مین خانہ چشم طاق و حدقہ چشم قندیل و روشنی چشم نور اللہ ہی کہ عارف اُسکے مشاہدہ سے آفاق و انفس مین نور اللہ کا تماشا دیکھتا ہی اور ہمہ اوست بولتا ہی۔ بقول عطار علیہ الرحمہ ؎ چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار + متجلی ست از در و دیوار + واللہ اعلم بالصواب

غزل اکیسوین بمقام شہود معرفت	۳ شعر

روی تو کس ندید و ہزارت رقیب ہاست	در غنچہ ہنوز و صدت عندلیب ہاست

ترجمہ

رخ تیرا کسی نے نہین دیکھا اور ہزارون رقیب ہین ہنوز غنچگی مین ہی تو اور صدہا تیرے عندلیب ہین شرح مصطلحات۔ روی تو کس ندید و ہزارت رقیب ہاست۔ رویت ذات تیری کی کسی کو نہین ہوئی اور ہزارون تیرے عشق مین لڑتے ہین یعنے اہل مذاہب مختلفہ باہم مباحثہ و مذاکرہ و مجادلہ و مقابلہ مین خود کو تباہ کرتے ہین اور ہر ایک اپنے سواد وسرے کے طریق کو گمراہی بیان کرتے ہین اور ہنوز کسی نے تیری ذات و صفات کو نہین دیکھا ہی محض نیرنگی کو دیکھکر یہ ماجرا کرتے ہین کاش تجھکو دیکھ لین تو یہ اختلاف رقابت کا رفع ہو جاوے چنانچہ عارفین بسبب شہود وحدت بکثرت کے باہم کنفس واحدۃ ہین۔ در غنچہ ہنوز و صدت عندلیب ہاست۔ ہنوز پردہ نشین غنچہ چشم شاہد ہی تو اور سیکڑون عشاق تیری تمنای دید مین چیختے پھرتے ہین یعنی طالب دیدار تیرے سیکڑون واویلا کرتے ہین اور درد فراق مین مرتے ہین۔ بقول استاد ؎ دکھادے جمال اپنا طلبگار ہون تیرا + موسے کی طرح طالب دیدار ہون تیرا + حاصل معنی بیت۔ رویت ذات تیری کی کسی کو نہین ہوئی اور ہزارون تیرے عشق مین لڑتے ہین ہنوز پردہ نشین غنچہ چشم شاہد ہی تو اور سیکڑون عشاق تیری تمنای دید مین چیختے پھرتے ہین۔ نتیجہ۔ یعنی تجھکو ہنوز کسی نے نہین دیکھا باوجود در پردہ ہونے کے ہزارون تیرے عشق مین مشتاق دیدار ہین پس عاشق کو چاہیے کہ یار کو معنی مین تلاش کرے۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ رو بمعنی کوش ای صورت پرست + زانکہ معنی بر تن صورت پرست + یعنی معنی خلا مین پر ہی اور صورت مثل سبو کے اس بحر معنی مین غرق ہی پس معنی بیرون صورت کو تنزیہ کہتے ہین بموجب آیت ان اللہ علی کل شیٔ محیط کے۔ اور اندرونی صورت کو تشبیہ کہتے ہین بموجب آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کے۔ آگے اسی وجہ اللہ کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

در عشق خانقاہ و خرابات شرط نیست	ہر جا کہ ہست پرتو روی حبیب ہاست

ترجمہ

عشق مین خانقاہ و خرابات شرط نہین ہی جو جگہ کہ ہی پرتو روح حبیب کا ہی۔ شرح مصطلحات در عشق خانقاہ خرابات شرط نیست عشق مین عبادت گاہ درویشان و عشرت گاہ مے پرستان شرط نہین ہے یعنی عشق مین تعین جگہ کی شرط نہین ہی کہ دید یار کی وہین ہو گی۔ ہر جا کہ ہست پرتو روے حبیب ہاست جس جگہ دیکھو روی یار کی چمک ہی یعنے نور وحدت محمدی ہر جا جلوہ نما ہی الا چشم بصیرت کی کشود چاہیے کہ آفاق و انفس مین مشاہدہ یار کا کرے عشق مین عبادت گاہ و عشرت گاہ

کی کچھ شرط نہین ہی کہ جلوہ یار کا اُسی جا ہوتا ہی اور کہین نہین ہوتا ہی بلکہ جمال روی یار کی ہر شی مظہر ہی - فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اسی کو کہا ہی الا چشم بصیرت درکار ہی - بقول فریدالدین عطار - رحمۃ اللہ علیہ - ؎ چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار + متجلی ست از درو دیوار + اسی واسطے رندان نظرباز صحرا نوردی و کوچہ گردی مین تماشا یار کا دیکھتے پھرتے ہین - بقول خسرو علیہ الرحمہ - ؎ من بیہودہ در ہر کوچہ و بازار میگردم مذاق عاشقی دارم پی دیدار میگردم + حاصل معنی بیت - عشق مین عبادت گاہ درویشان و عشرتگاہ می پرستان کی شرط نہین ہی جس جا دیکھو روی یار کی چمک ہی - نتیجہ یعنی عارف کو چاہیے کہ ہردم نظر بصیرت سے ہر شے کو ملاحظہ کرے کہ شہود نور وحدت محمدی کا مشاہدہ ہووے کیونکہ ہر جا تجلی یار جلوہ نما ہی - آگے عاشق صادق کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

۵ بوجہی چون بھرتی ہو اسلوف ہو اللہ کاہی ۲

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد		ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

ترجمہ

کون عاشق ہوا کہ یار نے اُسکے حال پر نظر عنایت نہ کی ای خواجہ درد طلب نہین ہی ورنہ طبیب موجود ہی شرح مصطلحات - عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد - کون عاشق صادق ہوا کہ یار نے اُسکے حال زار پر نظر توجہ نہ کی یعنی عاشق صادق اُسے کہتے ہین کہ آتش عشق معشوق مین اپنے کو جلا کر خاک کر دے - مقولہ خاکی بیختہ و آبی برو ریختہ نہ پا را گردی و نکف پا را دردی - اور خود کو آگے معشوق کے بندہ بنا دے اور اپنی خواہشات کو چھوڑ دے اور اُسکی رضا کو اپنی راے پر مقدم رکھے جو وہ کہے وہ کیجیے - بقول اُستاد - ؎ عاشقی چیست گو بندۂ جانان بودن + دل بدست دگری دادن و حیران بودن + ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست - ای صاحب درد دل نہین ہی وگرنہ طبیب روحانی موجود ہی یعنی شد این کامل طبیب روحانی ہین کہ ہردم اہل درد کے وہ خود جس مین رہتے ہین کہ شعار رہا ایت کا جو بندگی ہی اور جو طالب صادق نہین ہی وہ بوالہوس ہی یہ طبیب روحانی کب اُسکے پرسان حال ہوتے ہین - بقول سرمد علیہ الرحمہ ؎ سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند + سوز دل پروانہ مگس را ندہند + عمری باید کہ یار آید بکنار + این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند + حاصل معنی بیت - کون عاشق صادق ہوا کہ یار نے اُسکے حال زار پر نظر توجہ نہ کی - ای صاحب درد دل نہین ہی وگرنہ طبیب روحانی موجود ہی - نتیجہ - یعنے جو عاشق صادق ہوا یار نے اُسکے حال پر ضرور نظر عنایت کی ای صاحب کوئی اہل درد دل نہین ہی وگرنہ طبیب روحانی موجود ہی اور معالجہ کو تیار ساہی فہم من فہم

شعر ۶	غزل بائیسوین بمقام کشود معرفت	
از یار آشنا سخن آشنا شنید		بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید

ترجمہ

خوشبو تیری جسنے کہ باد صبا سے سونگھی گویا یار آشنا سے سخن آشنا کا سُنا۔ شرح مصطلحات۔ بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید۔ بوی صفات تیری جسنے نفحات روحانی سے سونگھی یعنے بوی صفات اسکو کہتے ہین کہ نور وحدت محمدی کی پانچ راہ حواس خمسہ سے انسانون کو معرفت و آگہی دی گئی ہی۔ قوت باصرہ کو دید سے۔ قوت سامعہ کو صدا سے۔ قوت شامہ کو نفحات سے۔ قوت ذائقہ کو ذوق سے قوت لامسہ کو وجدانیت سے۔ جسوقت طالب کا ایک حواس حسب تلقین مرشد کے کشود عرفان سے رنگین ہوتا ہی سب حواسون کو وہ رنگین کر دیتا ہی اُس حالت مین ظہور نور وحدت کا ہر ایک حواس کو اُسی کی صفت کے ساتھ مشاہدہ ہوگا کہ عارف کو اُسکی آگہی سے مستی و جذب پیدا ہوگا کیونکہ خالق مطلق نے اِس عالم مین جتنے اشیا پیدا کیے ہین واسطے عرفان انسان کے ہین پس ان پانچون حواس کے احاطہ سے خارج نہین ہین الا عالم باطن کی جو شئے ہین وہ معقولات سے تعلق رکھتی ہین اُسکے ادراک کے حواس دوسرے ہین۔ اسی طور پر جو عوام کو عالم خواب ہین اور خاصون کو عالم محویت مین اُنسے آگہی ہوتی ہی پس قوت شامہ کی راہ سے جو معرفت نور وحدت کی ہوتی ہی اُسکو نفحات روحانی کہتے ہین اور اُسکے شہود کو بوی صفات کہتے ہین۔ بقول مسعود بک رحمہ اللہ۔ ؎ عاشقان گشتند مست از بوی تو + عارفان مانند گم در روی تو + از یار آشنا سخن آشنا شنید۔ گویا یار جانی سے پیام جانان کا سُنا یعنے بوی صفات نور وحدت محمدی کو جسنے نفحات روحانی سے بمشام جان سونگھا اُسکو وہ کیفیت و مستی حاصل ہوئی کہ گویا یار جانی کی معرفت پیام جانان کا سُنا جیسے رسول مقبول صلعم کلام وحی آلہی کو معرفت جبرئیل علیہ السلام کی سُنکر بادہ وصال یار سے خوش و خرم ہوتے تھے اِسی طرح عارف بوی صفات محمدی سے نفحات روحانی کی معرفت آگہی پاکر محظوظ ہوتے ہین۔ بقول اُستاد۔ ؎ مثال بلبل شیدا ہی جان تن مین مرے + جو سونگھی اُس گل زیبای پیرہن کی بو + حاصل معنی بیت۔ بوی صفات تیری جسنے نفحات روحانی سے سونگھی گویا یار جانی سے پیام جانان کا سُنا۔ نتیجہ۔ یعنے نفحات روحانی سے جسنے بوی صفات نور وحدت محمدی بمشام جان سونگھی اُسکو وہ معرفت وجدانی و لذت اعیانی حاصل ہوئی کہ جیسے دوست کی زبانی پیام یار کا سنکر مست و بیخود عاشق ہوتا ہے اور حالت وجد مین تڑپتا ہے۔ آگے مشاہدہ چشم کا بیان ہی۔

ای شاہ حسن چشم بحال گدا فگن		کین گوش بس حکایت شاہ وگدا شنید

ترجمہ

ای بادشاہ حسن اس گدا کے حال پر نظر عنایت کر کہ اس کان نے بہت سے شاہ وگدا کی حکایتین سنین ہین ـ شرح مصطلحات ـ ای شاہ حسن چشم بحال گدا فگن ـ ای بادشاہ حسن نور وحدت محمدی ایک نظر تجلی اس گدا کے حال زار پر کر یعنے جلوۂ شہود دریچہ چشم شاہد سے دکھا دے کہ یہ گدا سے سائل تیرے انتظار مین چشم براہ وگوش بر آواز ہی ـ بقول استاد ـ ؎ خدا کے واسطے پردہ سے تو نکل باہر + بہت دنون سے تیرے انتظار بیٹھے ہین + ایضاً دکھلا دے جمال اپنا طلبگار ہون تیرا + موسی کی طرح طالب دیدار ہون تیرا + کین گوش بس حکایت شاہ وگدا شنید ـ کہ اس میرے کان نے بہت قصے بادشاہون کی گدانوازی کے سنے ہین یعنی جو تو بادشاہ حسن ہی اور مین اوسکا طالب دیدار ہون اگرچہ گوش دلال چشم ہی مگر بے حصول مشاہدہ تسکین نہین ہی مین بھی ایک نظر کرم کا امیدوار ہون ـ بقول مذاق بیان ـ ؎ عشق مین پڑا ہون در پہ ترے اک نظر تو دیکھ + خانہ خراب تو مجھے اچھا نظر پڑا + حاصل معنی بیت ـ ای بادشاہ حسن نور وحدت محمدی ایک نظر تجلی اس گدا کے حال زار پر کر کہ اس کان نے میرے بہت سے قصے بادشاہون کی گدانوازی کے سنے ہین نتیجہ یعنی تو بادشاہ حسن ہی اور مین تیرا گدا طالب دیدار ہون گو میرے گوش نے بہت قصے بادشاہون کی گدانوازی کے سنے ہین مگر اب تو خود موجود ہی مجھے اپنی نظر عنایت سے سرفراز کر بقول ـ استاد ؎ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ + شنیدہ کی بود مانند دیدہ ـ آگے اظہار توحید کا بیان ہی کلام عوام سے

سر خدا کہ عارف سالک بکس نگفت		در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

ترجمہ

راز خدا کا کہ عارف سالک نے کسی سے نہین کہا مین حیران ہون کہ بادہ فروش نے کہان سے سنا ـ شرح مصطلحات ـ سر خدا کہ عارف سالک بکس نگفت ـ حقائق اسرار الٰہی عارف سالک نے کسی سے نہین کہی یعنی راز توحید کہ حیطۂ بیان سے باہر ہین اور وہ سینہ بسینہ منکشف ہوتے چلے آتے ہین اور اہل ظواہر اوسسے بیخبر ہین و عارف سالک یعنے رسول مقبول صلعم نے کسی سے بیان نہین فرمائے ہین کہ جو شب معراج مین اسرار شریعت و اسرار طریقت و اسرار حقیقت آپکو خالق مطلق نے تلقین فرمائے تھے اگرچہ اسرار شریعت بمطلب آپ نے تعلیم فرمائے و اسرار طریقت خواہندون کو تلقین کیے مگر اسرار حقیقت کسی سے نہ کہے ہان اولیاے کرام و سالکان عظام کو سینہ بسینہ پہونچے کہ وہ تحریر و تقریر سے باہر ہین ـ بقول مؤلف ـ ؎ یہ قال حال فقیرون کا حال قال نہین + کہ حال

کہ

نہین ہی کتاب کے اندر + درحیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید - مین حیرت مین ہون کہ مستان می پرست نے کہان سے سُنا کہ وہ بادہ نوشی مین راز حقائق الٰہی منکشف کرتے ہین ہر دو وجہ اول یہ کہ ساقی عرفان اہل رند شراب پر معرفت پلاکر طالب کو کشود معرفت تلقین کرتا ہی کہ وہ جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کرکے مقام حقیقت کو پہونچتا ہی - دوسرے یہ کہ جو عارف ازلی ہوتا ہی ہنگام می نوشی کے جو عوارف از خود اُسپر منکشف ہوتے ہین تو وہ می فروش کی جانب سے یہ کشود عارف جانتا ہی مثل نحوی کے کیونکہ شراب کی خاصیت ہی کہ وہ ضمیر بالقوہ کو بالفعل کرتی ہی اسواسطے حیران ہوکر کہتا ہی کہ یہ راز معرفت بادہ فروش نے کہان سے سُن لیے کہ مجھکو شراب پلاکر منکشف کردیے - بقول مذاق میان سلمہ اللہ ؎ نشے مین بیخودی کے کرتا ہی باتین خدائی کی + مذاق مست کو کچھ ہوش بین کا ہی نہ تو کا ہی + غرضنکہ خواجہ حافظ اویسی تھے اور ہنگام می نوشی کے جو بادہ فروش سے کلمات حقیقت آمیز سُنے اپنے کشود کو اُسکی نسبت جانکر کہا کہ اِس بادہ فروش نے سر خدا کہان سے سُن لیے حاصل معنی بیت - حقائق اسرار الٰہی عارف سالک نے کسی سے نہین کہے مین حیرت مین ہون کہ مستان می پرست نے کہان سے سُنے - نتیجہ - یعنی اسرار حقائق الٰہی تو سینہ بسینہ عارفان سالک مین چلے آتے ہین وہ بیان نہین کیے جاتے ہین مین حیرت مین ہون کہ بادہ فروش و یا بادہ نوش نے کہان سے سُن لیے کہ راز حقیقت معرفت کے بیان کرتا ہی و یا براہ بادہ نوشی راز معرفت کے منکشف کرتا ہی - آگے اِسی انکشاف توحید کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

یارب کجاست محرم رازی کہ یک زمان		دل شرح آن دہد کہ چہ دید و چہا شنید

ترجمہ

ای رب کہان ہی ایسا واقف راز کہ دم بھر دل اُسکے روبرو بیان کرے کہ مین نے کیا دیکھا و کیا سُنا - شرح مصطلحات - یارب کجاست محرم رازی - ای رب کہان ہی واقف کار اس راز کا یعنی ایسا راز دار کہان ہی کہ جو عوارف توحید کے میرے دل مین منکشف ہوئے ہین اور حیطۂ بیان سے باہر ہین مین اُسکے دل مین بے زبانی سے بیان کرون اور اپنی کھون اور اُسکی سنون کہ دل سے دل کو راہ ہی بقول ناصر علی رحمہ اللہ ؎ محبت جادۂ وارد نہان در خلوت دلہا + چو تار سبحہ گم گردید این رہ زیر منزلہا + کیونکہ اِس مذاکرہ بے زبانی سے تصفیہ و تجلیہ طرفین کو ہوتا ہی بلکہ مزارات اہل اللہ سے اسی طرح جانبین کو استفادہ حاصل ہوتا ہی قاعدہ ہی کہ جب درویش بیدار دل اہل مزار کی طرف متوجہ ہوتا ہی روح پاک اُسکی بموجب المومنون لا یموتون کے نزول مزار پر کرکے اُسکے متقابل ہوتی ہی جو اُسکی روح مین قوت ترقی کی ہی اُسکے پرتو سے اُسکی روح کو ترقی حاصل ہوتی ہی اور جو اُسکی روح مین لطافت زیادہ ہی اُسکے پرتو سے اُسکی روح مین لطافت زیادہ پیدا ہوتی ہی غرضنکہ اِس تقابل سے اُسکی روح اُس عالم مین ترقی پذیر ہوتی ہی اور اُسکی روح اِس عالم دنیا مین لطافت گیر

ہوتی ہی پس درویش زیارت قبور اہل اللہ سے یہ استفادہ اُٹھاتے ہین اسواسطے عُرسون مین شریک ہوتے ہین۔ بقول مولانا روم۔ ؎ ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا + او نشیند درحضور اولیا + کہ یک زبان دل شرح آن دہد کہ چہ دید وچہا شنید + کہ ایک ساعت دل اُسکو بیان کرے کہ کیا راز معرفت کے دیکھے اور کیا سُنے یعنی کشود راز عرفان سے عارف کے دل مین ایک جوش مثل دیگ کے بسبب انشراح خاطر کے پیدا ہوتا ہی کہ ضبط کرنا اُسکا بہت مشکل ہی۔ بقول اُستاد ؎ جو کہتا اپنی اور سنتا ہماری + کسی کو رازدان اتنا نہ پایا + حاصل معنی بیت۔ اے رب کہان ہی واقف کار اس راز کا کہ ایک ساعت دل اُسکو بیان کرے کہ کیا راز معرفت کے دیکھے اور کیا سُنے۔ نتیجہ یعنی جو کشود عرفان جلوۂ نور وحدت محمدی کے ازراہ دید وصدائے الستی کے میرے دل پر منکشف ہوئے ہین ایسا محرم راز کہان ہی کہ مین اُس سے بیان کرکے اپنے دل کو تسکین دون کہ تا وہ مجھکو اُسکی بُرائی بھلائی سے آگاہ کرے کیونکہ خواجہ اویسی تھے ومرشد نہ تھے کہ اُس سے اپنا راز دل بیان کرکے تسکین کرتے کہ ہدایت مرشد کی عین صواب ہوتی ہی۔ آگے اِس ہدایت کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

پند حکیم عین صواب ست ومحض خیر	فرخندہ بخت آنکہ بسمع رضا شنید

ترجمہ

نصیحت حکیم کی عین صواب ومحض خیر ہی وہ خوش قسمت ہی کہ جسنے بگوش رضا سُنی۔ شرح مصطلحات پند حکیم عین صواب است ومحض خیر۔ تلقین ارشاد عارف کی عین راستی ومحض نیکی ہی۔ فرخندہ بخت آنکہ بسمع رضا شنید۔ وہ خوش نصیب ہی کہ جسنے ساتھ گوش شنوا کے سُنی یعنے اول طالب عاشق کو عقیدہ رکھنا پر ضرور ہی کسی عارف کے ساتھ ہو کیونکہ عقیدہ عقد سے بمعنی گرہ کے ہے کہ جو ایک دریای خیال باطن مین انسان کے جاری ہی اُس دریا مین جسکی نسبت ازراہ محبت کے بخیال کامل ہونے وواصل ہونے کے گرہ پڑ گئی اُسکو عقیدہ کہتے ہین پس طالب عاشق کو جس عارف کی نسبت عقیدۂ کامل آگیا اُسکی تلقین ارشاد اُسکو از بس موثر ونافع ہوگی پس طالب عاشق کو لازم ہی کہ جسپر اُسکا عقیدہ آیا ہی اُسکی تلقین ارشاد کو بگوش شنوا اُسنکر اُسپر قائم رہے اور استقامت رکھے۔ ضرور ہی کہ اُس عقبہ سے نکلجاویگا بموجب مقولہ کہ پیر من خس ست واعتقاد من بس ست وبقول اُستاد ؎ ستایش سرایان نہ یار تو اند + ملامت کنان دوستدار تو اند + حاصل معنی بیت۔ تلقین ارشاد عارف کی عین راستی ومحض نیکی ہی وہ خوش نصیب ہی کہ جسنے ساتھ گوش شنوا کے سُنی۔ نتیجہ یعنی جسنے تلقین ارشاد عارف پر ازراہ خوش عقیدگی کے گوش شنوا سے سنکر عمل درآمد کیا اور ازراہ استقامت کے راہ سلوک کی چلا وہ منزل مقصود کو پہونچا اور اگر کسی عارف پر عقیدہ نہین آیا ہی تو ہمیشہ دعا ومناجات بہ درگاہ قاضی الحاجات ہر دم کرنا چاہئے

کہ آخر کار پردۂ غیب سے حاجت روا پیدا ہوگا۔ آگے اس دعا طلبی کا بیان ہے شعر قطعہ بندین

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست وبس	در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

ترجمہ

ای حافظ تیرا وظیفہ تو دعا کرنیکا ہی اور بس کرتا ہی اسکا پابند مت رہ کہ اُسنے نہ سنا یا سُنا۔ شرح مصطلحات۔ حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست وبس۔ ای حافظ میرا ورد دعا مانگنے کا ہی اور یہی کفایت کرتا ہی یعنے طالب حق کو چاہیے کہ آہ وزاری وعجز وانکساری سے دعا ومناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہمیشہ کرے اور اُسی کا ورد رکھے خدا قبول فرماتا ہی ومنزل مقصود کو پہونچاتا ہی۔ بموجب ادعونی استجب لکم کے۔ وبقول نظامی سے تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج وتاب + دعائے کند من کنم مستجاب + چو عاجز رہانندہ دائم ترا + درین عاجزی چون نخوانم ترا + چنانچہ زاہد وعابد سالہا سال زہد وتقوی وعبادت وریاضت کرتے ہین وگوہر مقصد نہین پاتے ہین اور اہل نیاز وعشاق باکیاز بعرصۂ قلیل مقبول رب الجلیل ہوجاتے ہین۔ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ دربی اسکا نہ رہ کہ اُسنے سُنا یا نہ سنا یعنی اسبابت کا متلاشی ومتجسس نہو کہ اُسنے میری التجا سنی یا نہ سنی کیونکہ وہ سمیع وبصیر وحاضر وناظر ہی نیت وضمیر ہر ایک کی جانتا ہی اور دیکھتا ہی بموجب حدیث اِنَّ اللّٰہَ لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم کے حاصل معنی بیت۔ ای حافظ تیرا ورد دعا مانگنے کا ہی اور یہی کفایت کرتا ہی دربے اسکا نہ رہ کہ اسنے سُنا یا نہ سنا۔ نتیجہ یعنی روز وشب تو دعا ومناجات کو اپنا وظیفہ کرلے کفایت کرتا ہی کہ اہل دعا اہل رضا سے غالب رہتے ہین اور منزل مقصود کو جلد پہونچتے ہین۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ سے تا نبارد ابر کے خندد چمن + تا نگرید طفل کے جوشد لبن + چنانچہ اکثر اولیاء کرام نے دعا ومناجات کین اور منزل مقصود کو پہونچے۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ سے ای کریمی کہ از خزانۂ غیب + گبر وترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

	غزل تیئیسوین بمقام مشاہدہ	۵ شعر

جان بے جمال جانان میل جہان ندارد	ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد

ترجمہ

جان بجز جمال جانان کے رغبت جہان کی نہین رکھتی ہی جو کوئی کہ یہ نہین رکھتا ہی قسم خدا کی کہ وہ کچھ نہین رکھتا ہی۔ شرح مصطلحات۔ جان بے جمال جانان میل جہان ندارد۔ جان بے جلوۂ شہود نور وحدت مجازی کے رغبت ماسوی اللہ کے نہین رکھتی ہی یعنی جان کی اصل جانان سے ہے اور

ہر شئی اپنی اصل کی طرف راغب ہوا کرتی ہی بموجب کل شئی یرجع الی اصلہ کے۔ کیونکہ جان پیدا ہی نور وحدت محمدی سے اسواسطے اسکو جانان کہتے ہین اور نفس امارہ عناصر سے پیدا ہی وہ ماسوی اللہ کا راغب ہی جو کہ اہل دنیا کا نفس جان پر غالب ہوتا ہی اسواسطے وہ خواہشات نفسانی مین مبتلا ہوتے ہین اور عارف کی جان نفس امارہ پر غالب ہوتی ہی اسلیے وہ متلاشی و متجسس جلوہ شہود جانان کا کہ جو آفاق و انفس مین طاری و ساری ہی رہتا ہی اور سیر تشبیہ کی کرتا ہی اور شاہد بازی کا تماشا دیکھتا ہے اور ہر ادا و انداز و ناز و کرشمہ شاہدون مین جانان کو مشاہدہ کرتا ہی۔ بقول نیاز۔ ؎ اگرچہ مین سیر بتان دیکھتا ہون + ولے جلوۂ حق عیان دیکھتا ہون + ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد + جو کوئی کہ یہ مشاہدہ جانان کا نہین رکھتا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ خود جان نہین رکھتا ہی یعنی وہ شخص مردہ ہی کہ جو عشق و معرفت سے بے بہرہ ہی۔ حاصل معنی بیت۔ جہان بے جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کی رغبت ماسوی اللہ کی نہین رکھتی ہی۔ جو کوئی کہ یہ مشاہدہ جانان نہین رکھتا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ خود جان نہین رکھتا ہی۔ نتیجہ۔ یعنی غافلان دنیا مردہ دل ہین کہ مشاہدہ جانان نور وحدت محمدی کے وہ راغب نہین ہین اور اس معرفت سے محروم ہین اسی واسطے غافلان دنیا کو کافر لکھا ہی۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند + چیست دنیا از خدا غافل بدن + نی قماش و نقرہ و فرزند و زن + آگے اسی مشاہدہ کا بیان ہے +

شعر قطعہ بند مین

باہیچکس نشانی زان دلستان ندیدم	یامن خبر ندارم یا او نشان ندارد

ترجمہ

کسی شخص کے پاس ایک علامت آگہی اُس دل ربا کی نہ دیکھی مین نے یا مین خبر نہین رکھتا ہون یا وہ دلبر باعلامت اظہار کی نہین رکھتا ہی۔ شرح مصطلحات۔ باہیچکس نشانی زان دلستان ندیدم۔ کسی شخص کے پاس علامت شہود اُس دلربا نور وحدت محمدی کی نہ دیکھی مین نے یعنی علامت نظر بازی شاہد پرستی یار کی مین نے کسی شخص کے پاس نہ پائی کہ وہ از راہ رندیت کے تماشا گیر آفاق و انفس مین یار کا ہوتا اور سکر جذبی سے مستی و آہ و زاری کرتا پھرتا بقول شمس تبریز رحمہ اللہ۔ ؎ من بیہودہ در ہر کوچہ و بازار میگردم + مذاق عاشقی دارم پئے دیدار میگردم + یامن خبر ندارم یا او نشان ندارد۔ یا مین آگہی نہین رکھتا ہون یا وہ دلبر باعلامت شہود کی نہین رکھتا ہی یعنی یا تو مجھکو دید تشبیہ نور وحدت محمدی کی آگہی و خبرداری نہین ہی و یا جلوہ شہود یار کی انفس و آفاق مین کچھ علامت نہین ہی پس ثابت ہوا کہ یہ امر تجاہل عارفانہ ہی کہ مین بھی خبردار ہون اور یار بھی جلوۂ شہود شاہدون سے کر رہا ہی مگر کوئی شخص دیدۂ بصیرت و کشود معرفت نہین رکھتا ہی کہ مشاہدہ یار کا کرکے مستی و عشق بازی کرے بقول استاد۔ ؎ تا نیاید عشق مجنون نے پدید + کی شود لیلی آنجا تو نے پدید۔ حاصل معنی بیت۔ کسی شخص کے پاس علامت شہود

اُس دلربای نور وحدت محمدیؐ کی نہ دیکھی مین نے یا مین آگہی نہین رکھتا ہون یا وہ دلربا علامت شہود کی نہین رکھتا ہی۔ نتیجہ۔ یعنی کوئی شخص اس مقام دید تشبیہ سے خبردار نہین ہی کہ رند مشربی و شاہد پرستی اختیار کرتا مجھکو اسکی خبر نہین ہی یا یار جلوۂ شہود نہین رکھتا ہی غرضکہ مشاہدۂ تشبیہ کسی کو حاصل نہین ہی کہ یہ عشق تشبیہی از بس مشکل ہی۔ آگے اس مشکلات تشبیہہ کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

ہر شبنمی درین رہ صد موج آتشین ست
دردا کہ این معما شرح و بیان ندارد

ترجمہ

ہر ایک قطرۂ شبنم کا اس راہ عشق مین سو موج آتشین ہی فریاد ہی کہ یہ معما شرح و بیان نہین رکھتا ہی۔ شرح مصطلحات۔ ہر شبنمی درین رہ صد موج آتشین ست۔ ہر ایک قطرہ اشک گریہ شب فراق کا اس راہ عشق تشبیہ مین سو موج آتشین ہی یعنی آتش عشق تشبیہ میرے دل مین بسبب فراق کے وہ سوز و گداز و جوش و خروش رکھتی ہی کہ ہنگام آہ و نالہ کے ہر ایک قطرہ اشک کا سو موج آتشین کا حکم رکھتا ہی اور مراتب جنون تک لیجاتا ہی۔ بقول استاد۔ ؎ اللہ ری حرارت جوش جنون عشق کو کو کھک مین بیضۂ فصاد ہو گیا + ایضا۔ روؤن مین گلخن مین اور نالہ کرون پڑ آب مین + آگ مین ماہی ہو پیدا اور سمندر آب مین۔ دردا کہ این معما شرح و بیان ندارد۔ فریاد ہی کہ یہ راز در پردہ عشق تشبیہ کا بیان قال نہین رکھتا ہی یعنی یہ رموز در پردہ عشق تشبیہ حال ہی بیان نہین ہو سکتا ہی۔ مرشد اپنے زور باطن سے طالب عاشق پر منکشف کر دیتا ہی۔ بقول نیاز احمد رحمہ اللہ۔ ؎ ڈھائی گھڑی کے مشکل ہی جبکا ربط و ضبط + حافظ و ملا یہان پر کب دلیل راہ ہو + حاصل معنی بیت۔ ہر ایک قطرہ اشک گریہ شب فراق کا اس راہ عشق تشبیہ مین سو موج آتشین ہی فریاد ہی کہ راز در پردہ عشق تشبیہ کا بیان قال نہین رکھتا ہی۔ نتیجہ۔ یعنی رموزات عشق تشبیہ در پردہ حال ہی قال مین نہین آسکتا ہی اسکا فراق وہ سوز و گداز رکھتا ہی کہ ہنگام آہ و نالہ کے ہر ایک قطرہ اشک حکم سو موج آتشین کا رکھتا ہی۔ بقول استاد ؎ آہ کرون تو جگ جلے اور جنگل بھی جل جاے + یہ پاپی جیرا نا جلے جس مین آہ سما پس اسمین صبر و قناعت چاہیے۔ آگے قناعت عشق کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند مین۔

سر منزل قناعت نتوان ز دست دادن
ای ساربان فروکش کاین رہ کران ندارد

ترجمہ

سر منزل قناعت کو ہاتھ سے نہین چھوڑ سکتا ہون ای ساربان ٹھہر جا کہ یہ راہ عشق کی انتہا نہین رکھتی ہی۔ شرح مصطلحات۔ سر منزل قناعت نتوان ز دست دادن۔ طریق سلوک عشق مین منزل قناعت کو چھوڑنا چاہیے یعنی طریق سلوک عشق مین منزل قناعت کو کہ اندک چیز پر راضی ہونا ہے ترک نہ کرنا چاہیے کیونکہ خاندان چشت مین سیر سلوک کی پندرہ منزلین ہین۔ اول توبہ

دوسرے ـ عبادت ـ تیسرے زہد ـ چوتھے صبر ـ پانچوین رضا چھٹے قناعت ـ ساتوین جہاد ـ آٹھوین فکر ـ نوین شکستہ دلی ـ دسوین ارشاد ـ گیارھوین صلح ـ بارھوین اخلاص تیرھوین معرفت ـ چودھوین شکر ـ پندرھوین محبت ـ پس منزل قناعت مین قانع ہونا بموجب عز من قنع و ذل من طمع کے بہرحال بہتر ہی کہ خود ترقی منازل ہو گی بقول سعدی علیہ الرحمہ ـ ؎ قناعت بہرحال اولیٰ ترست + قناعت کند ہر کہ نیک اخترست + ای ساربان فرو کش کاین رہ کران ندارد ـ ای جان ٹھہر جا کہ یہ راہ عشق انتہا نہین رکھتی ہی یعنی ای ساربان جان تو شتر وجود کو طمع سے ہر طرف مت لیے پھر منزل قناعت مین ٹھہر جا کہ گمراہی مین نہ پڑ جائے کہ منازل سلوک کی انتہا نہین ہی ـ بقول سعدی علیہ الرحمہ ـ ؎ درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ۲ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار ـ حاصل معنی بیت ـ طریق سلوک عشق مین منزل قناعت کو نہ چھوڑنا چاہیے ای جان ٹھہر جا کہ یہ راہ عشق انتہا نہین رکھتی ہی ـ نتیجہ ـ یعنی سلوک عشق مین قناعت بہرحال بہتر ہی کہ حد سے گذرنا موجب ابتری کا ہوتا ہی پس عشق مین بسبب بیقراری و اضطرابی کے درجہ اعتدال کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیے کہ افراط و تفریط موجب خرابی ہی ـ آگے اعتدال رندی عشق کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین ـ

عزیز ہوا جسے قناعت کی اور دین [illegible]

ای دل طریق رندی از محتسب بیاموز	مست ست و در حق او کس این گمان ندارد

ترجمہ

ای دل طریقہ رندی کا محتسب سے سیکھ لے کہ مست ہی اور اسکی نسبت کوئی یہ گمان نہین رکھتا ہی ـ شرح مصطلحات ای دل طریق رندی از محتسب بیاموز ـ ای دل طریقہ رندیت کا ریاکار متشرع سے سیکھ لے یعنی اہل ریا نفس پرستی و خود نمائی بپیرایہ تقوی و پرہیزگاری مین کرتے ہین تا کہ کوئی بدگمانی انکی نسبت نہ کرے پس تو بھی می پرستی و شاہد بازی رندانہ واسطے حق جوئی و معرفت الٰہی کے پیرایے مین اہل عبادت و طاعت کے کر کہ مطعونی خلائق سے نجات پائے و ترقی حقائق کی ہووے کہ عیب کرنے کو ہنر چاہیے جو تو بھی اخفائے ہنر کے لیے یہ عیب کرتا ہی مگر اعتدال کے ساتھ ہو تو بہتر ہی ـ بقول استاد ـ ؎ نہ چندان بخور کز دہانت بر آید + نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید + مست ست و در حق او کس این گمان ندارد ـ کہ وہ مست نشۂ خودنمائی ہی اور کوئی اسکی نسبت یہ گمان نہین رکھتا ہی یعنی لباس پارسائی مین اسکے عیب چھپے ہوئے ہین ـ بقول سعدی علیہ الرحمہ ـ ؎ ہر کرا جامہ پارسا بینی + پارسا دان و نیک مرد انگار + حاصل معنی بیت ای دل طریقہ رندیت کا ریاکار متشرع سے سیکھ لے کہ وہ مست نشۂ خودنمائی ہی اور کوئی اسکی نسبت یہ گمان نہین رکھتا ہی ـ نتیجہ ـ یعنی ای دل تو بھی مثل ریاکاران متشرع کے لباس پارسائی مین رندیت اختیار کر کہ مطعونی خلائق سے تجھکو نجات ہو و یا برعکس ریاکارون کے ہو جا کہ جیسے وہ ظاہر نیک و باطن بد رکھتے ہین تو ظاہر بد و باطن نیک رکھ کہ خرابی دنیا سے درستی عقبیٰ ہو ـ بقول استاد ـ از درون

شو آشنا و از برون بیگانہ وش + انچنین زیبا روش کمتر بود اندر جہان		
	غزل چوبیسوین بمقام تلوین فراق	۴ شعر
حسب حالی ننوشتیم و شد ایامی چند		محرمی کو کہ فرستم بتو پیغامی چند

ترجمہ

حال واقعی اپنا نہ لکھا مین نے اور بہت روز گذرے ایسا واقف کار کہان ہی کہ بھیجتا مین تمکو چند پیغام شرح مصطلحات - حسب حالی ننوشتیم و شد ایامی چند - بہت روز گذرے کہ مین نے حال واقعات فراق اپنے کا نہ لکھا یعنی واقعات اُسکو کہتے ہین کہ شورش عشق سے حالت فراق یار مین سالک کے دل پر از راہ سوز و گداز و آہ و زاری و نالہ و اشکباری کے واردات واقع ہوتی ہین کہ اُسکے بیان سے عاشق کے دل کو فی الجملہ تسکین ہوتی ہی - بقول اُستاد ؎ مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + و گر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + محرمی کو کہ فرستم بتو پیغامی چند - ایسا راز دار کہان ہی کہ اُسکی زبانی تمکو مین چند پیغام بھیجتا یعنے ایسا راز دار رندہ محرم دل کہان ہی کہ کیفیت وجدانی دل سے وہ خبردار ہو تاکہ تا اشارات و مثالات سے میرا راز دل معلوم کر کے تمکو ظاہر کرتا کیونکہ کیفیت وجدانی تحریر و تقریر مین نہین آسکتی ہی مگر اہل دل اُسکو جانتے ہین - بقول اُستاد ؎ میان عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست + حاصل معنی بیت - بہت روز گذرے کہ مین نے حال واقعات فراق اپنے کا نہ لکھا ایسا راز دار کہان ہی کہ اُسکی زبانی تمکو مین چند پیغام بھیجتا - نتیجہ - یعنی بہت دن ہوئے کہ جو واقعات مجھپر گذرے ہین مین نے تمکو نہ لکھے اور نہ ایسا کوئی محرم راز ملا کہ اُسکی زبانی پیغام کہلا بھیجتا کہ میرے دل تپیدہ کو تسکین ہوتی کیونکہ میری ترقی سلوک کی تمھاری امداد پر منحصر ہی آگے اِس ترقی سلوک کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

ما بدان مقصد عالی نتوانیم رسید		ہان مگر لطف شما پیش نہد گامی چند

ترجمہ

مین اُس مقصد عالی کو نہین پہونچ سکتا ہون ہان شاید کہ لطف تمھارا چند قدم آگے بڑھ آئے - شرح مصطلحات - ما بدان مقصد عالی نتوانیم رسید - مین اُس مقام دید تشبیہ نور وحدت محمدی کو نہین پہونچ سکتا ہون یعنی بے کشود مقام دید تشبیہ کے مشاہدہ جلوہ نور وحدت محمدی سے مین معرفت نہین حاصل کر سکتا ہون کہ اس تلوین فراق عشق سے نجات پاؤن اور اُس مقام عالی کو پہونچون بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ ہین دریچہ سوے یوسف باز کن + وز شگافش فرجہ آغاز کن + عشق بازی آن دریچہ کردن ست + کز جمال دوست دیدہ روشن ست + ہان مگر لطف شما پیش نہد گامی چند - ہان شاید کہ نظر توجہ تمھاری خانہ چشم سے چند قدم آگے بڑھ آئے یعنے کشود تشبیہ دید چشم تک مجھکو رسائی نہین ہی اگر تمھاری نظر توجہ میری جانب بڑھ آئے تو اس پر وہ

ظلمانی فراق سے مجھے نجات ملے اور مقام تلوین عشق سے مقام تمکین معرفت تک رسائی ہووے حاصل معنی بیت۔ مین اُس مقام دید تشبیہ نور وحدت محمدی کو نہین پہونچ سکتا ہون ہان شاید کہ نظر توجہ تمھاری خانہ چشم سے چند قدم آگے بڑھ آئے نتیجہ۔ یعنی نظر توجہ تمھاری اگر میرے حال پر مبذول ہووے اور میرے دیدہ بصیرت کو مکشوف کردے تو مقام عرفان دید تشبیہ نور وحدت محمدی تک مجھے رسائی ہووے اور اس حجاب ظلمانی فراق سے نجات ملے کہ الانتظار اشد من الموت مین گرفتار ہون۔ آگے جواب یار کا بیان ہی شعر قطعہ بندین

چون می از خم بسبو رفت گل افگند نقاب	فرصت عیش نگہدار و بزن جامے چند

ترجمہ

جو شراب خم سے سبو مین گئی اور گل نے نقاب پھینکا فرصت عیش کو غنیمت جان اور چند جام شراب کے نوش کر۔ شرح مصطلحات۔ چون می از خم بسبو رفت گل افگند نقاب۔ جو می عشق خم دل سے سبوئے دماغ مین گئی اور گل چشم بصیرت کو کشود حجاب ہوا یعنی عشق جب دل مین عاشق کے پیدا ہوتا ہی تو درد طلب مقام تلوین عاشق کو رکھتا ہی کہ وہ آہ وزاری ونالہ واشکباری تجسس وتلاش یار مین کرتا ہی اور بیقرار رہتا ہی جبکہ دل مین اثر کرکے دماغ مین پہونچتا ہی کہ جسکو قلب دوم کہتے ہین تو روشن دماغی سے مادۂ عرفان پیدا کرتا ہی کہ عاشق راغب مشاہدہ تشبیہ نور وحدت محمدی کا ہوتا ہی اُسوقت مرشد اُسکو مقام کشود سے ماہر کردیتا ہی تو وہ صنعت صانع کا تماشا مصنوع مین دیکھتا ہی اور مشاہدہ شاہد مین کرتا ہی گویا چشم بصیرت اسکی بینا ہوجاتی ہی بقول امانت رحمہ اللہ۔ ؎ دل چاہتا ہی صنعت صانع پہ ہون نثار + بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کرون فرصت عیش نگہدار و بزن جامے چند۔ فرصت زندگی دنیا کو غنیمت جان وجام شراب پر معرفت نوش کر یعنی شراب پر معرفت پی کہ اسکے سکر ومستی مین کشود عرفان وشہود جانان ہو ومقام معرفت حاصل ہو بقول اُستاد۔ ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان + کہ گل پنج روزست در بوستان + حاصل معنی بیت جو می عشق خم دل سے سبوی دماغ مین گئی اور گل چشم بصیرت کا کشود حجاب ہوا فرصت زندگی دنیا کو غنیمت جان وجام شراب پر معرفت نوش کر۔ نتیجہ۔ یعنی اب می عشق دل سے دماغ مین پہونچی اور روشن دماغی سے چشم بصیرت بینا ہوئی تو شراب پر معرفت نوش کر کہ تا کشود مقام معرفت کا ہووے اور بسبب دید تشبیہ کے فرقت سے نجات ملے ای معترض جو تو عیب شراب کا بیان کرتا ہی ہنر بھی بیان کر۔ آگے اس ہنر شراب کا بیان ہی

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو	نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند

ترجمہ

ای معترض جملہ عیب شراب کے تو نے کہے ہنر بھی کہہ حکمت الٰہی کی نفی مت کرو واسطے چند کور باطنون کے شرح مصطلحات عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔ سب برائیان شراب کی بیان کین تو نے خوبیان

بھی بیان کر نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند مشیت الٰہی کی نفی مت کر چند کور باطنون کے لیے یعنی ای معترض
تو نے عیب شراب کے بسبب ممانعت کے بیان کیے مگر جو مشیت الٰہی سے اسمین نفع رکھے گئے ہین وہ بھی
تو بیان کر بموجب آیت ۔ ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما کے ۔ کہ اسمین منافع کیا ہین اور کیون ممانعت
کی گئی کیونکہ خالق مطلق نے کل اشیاء ہجدہ ہزار کو واسطے نفع انسان کے پیدا کیا ہی کچھ عبث کام نہین کیا
ہی اسی طرح شراب کو بھی منافع للناس کہا ہی چنانچہ یہی شراب سب انبیا علیہم السلام کے عہد مین اور
خصوص ابتدای زمانہ رسول مقبول صلعم مین درست تھی مگر بسبب فتور عبادات وشورش نفوس عوام الناس
کے حکم ممانعت کا آگیا اگر اہلیت بتوفیق الٰہی کسی مین پیدا ہو گئی اور اسکا نفع ضرر پر غالب آیا اور اسکے
سکر ومستی مین عرفان الٰہی کھلا اور مشاہدہ جلوہ نور وحدت محمدی کا ہوا اس شخص پر حرمت شراب کی اباحت
سے بدل گئی اور اسدم مشیت ایزدی امر الٰہی پر غالب آئی بموجب آیت یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید
کے ۔ وبقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ ہرچہ گیرد علتے علت شود ✝ کفر گیرد کاملے ملت شود ✝
حاصل معنی بیت ۔ سب برائیان شراب کی بیان کین تو نے خوبیان بھی بیان کر مشیت الٰہی کی نفی مت کر
چند کور باطنون کے لیے نتیجہ ۔ یعنی شراب نافع انسان ہی مگر بسبب ممانعت کے داخل گناہ ہوئی ہی کہ
غافل یاد حق سے کرتی ہی اور جسکو واصل حق کرے اور عوارف الٰہی کھولے اُسے کیون نہ نافع ہو و
ای معترض تو دوستان خدا کو اپنا سا قیاس نہ کر اور مشیت الٰہی کا منکر نہو ۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ
؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند ✝ میل او اندر دلش انداختند ✝ فہم من فہم

	غزل چبیسوین بمقام مشاہدہ	۴ شعر

در نظر بازی ما بیخبران حیرانند	۔	من چنینم که نمودم دگر ایشان دانند

ترجمہ

میری نظر بازی مین بیخبر حیران ہین مین ایسا ہی ہون کہ دیکھا مین نے یہ لوگ اور کچھ جانتے ہین ۔ شرح
مصطلحات ۔ در نظر بازی ما بیخبران حیرانند ✝ میری حسن پرستی شاہدون مین غافلان دنیا حیران
ہین یعنی جو کہ مین شاہدان مجازی مین مشاہدہ جمال نور وحدت محمدی کا کرتا ہون اور تماشا دید تشبیہ کا
حسینون مین دیکھتا ہون غافلان نفس پرست کور باطن میری اس حسن پرستی وشاہد بازی سے حیران ہین
و دید نامحرمون کو حرام جانتے ہین ۔ من چنینم کہ نمودم دگر ایشان دانند ۔ مین ایسا ہی شاہد پرست ہون
کہ تماشا یار کا دیکھا اور یہ لوگ فسق وفجور جانتے ہین معنی مین شاہدان مجازی کی حسن پرستی مین دید
تشبیہ نور وحدت محمدی کی کرتا ہون اور تماشا یار کا دیکھتا ہون اور یہ کور باطنی سے مجھکو فاسق وفاجر
جانتے ہین اور اپنا سا قیاس کرتے ہین ۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ۔ ؎ کار پاکان را قیاس
از خود مگیر ✝ گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر ✝ حاصل معنی بیت ۔ میری حسن پرستی شاہدون مین

غافلان دنیا حیران ہین ایسا ہی شاہد پرست ہون کہ تماشا یار کا دیکھا اور یہ لوگ فسق وفجور جانتے ہین۔ نتیجہ یعنی ہین حسن پرستی شاہدون مین مشاہدہ جمال نور وحدت محمدی کا کرتا ہون اور زاہدان کور باطن اپنا سا مجھکو جانکر فاسق وفاجر سمجھتے ہین اور حیران ہوتے ہین۔ بقول خسرو علیہ الرحمہ ۔ ؎ خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند + آرے آرے میکنم باخلق وعالم کار نیست + وبقول مولانا روم ۔ ؎ عامیان بینند جرم وپوست را عاقلان بینند روے دوست را + غرضنکہ ہین عند اللہ ماخوذ نہین ہون گو عند الناس مطعون ہون آگے اسی دید روی دوست کا بیان ہے شعر قطعہ بندہین

عاقلان نقطۂ پرکار وجود اند ولے		عشق داند کہ درین دائرہ سرگردانند

ترجمہ

اہل بینش نقطہ پرگار وجود کے ہین ولیکن عشق جانتا ہے کہ اس دائرہ مین سرگردان ہین۔ شرح مصطلحات عاقلان نقطہ پرکار وجود اند اہل بینش نقطہ نور چشم پرکار وجود بشری کے ہین یعنی اہل بینش اہل دید کو کہتے ہین کہ چشم بصیرت اُسکی روشن ہو اور نقطہ نور وحدت محمدی کو دائرہ پرکار وجود شاہدون مین از راہ دید تشبیہ کے مشاہدہ کرتا ہو وہ عارف اہل دید ہے۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ آدمی دیدہ است باقی پوست ست دیدہ آن باشد کہ دیدہ دوست ست + ولی عشق داند کہ درین دائرہ سرگردانند + ولیکن عشق جانتا ہے کہ وہ اس دائرہ وجود مین سرگشتہ جستجو ہین یعنی غافلان کور باطن انکی نظربازی سے حیران ہین مگر عشق انکو جانتا ہے کہ وہ اس دایرہ وجود مین نقطہ نور وحدت محمدی کے جویندہ ہین نہ از راہ ہوس نفسانی کے۔ بقول عراقی علیہ الرحمہ ؎ دو دیدہ بیک نظر مید وانم از چپ وراست + بجستجوے نگاری کہ نور دیدۂ ماست + حاصل معنی بیت اہل بینش نقطہ نور چشم پرکار وجود بشری کے ہین ولیکن عشق جانتا ہے کہ وہ اس دائرہ وجود مین سرگشتہ جستجو ہین۔ نتیجہ یعنی اہل دید نقطہ چشم پرکار وجود کے ہین جو کہ مدار کار دائرہ پرکار کا نقطہ پر ہوتا ہے اسی طرح انحصار وجود بشری کا دید چشم پر موقوف ہے مگر عشق جانتا ہے کہ باوجود موقوف علیہ کے وجود مین تلاش یار سرگردان و پریشان ہین بیخبر کیا جانتے ہین کہ وہ خود حیران ہین۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ۔ ؎ ہیچ کس بر غیر حق عاشق نشد + واقف این سر بجز خالق نشد + آگے اسی دید چشم کا بیان ہے شعر قطعہ بندہین۔

وصف رخسارۂ خورشید زخفاش مپرس		کہ درین آئینہ صاحب نظران حیرانند

ترجمہ

وصف روی خورشید کا خفاش سے نہ پوچھ کہ اس آئینہ مین اہل نظر حیران ہین۔ شرح مصطلحات وصف رخسارۂ خورشید زخفاش مپرس۔ تعریف جلوہ جمال نور وحدت محمدی کی زاہدان تیرہ دل سے نہ پوچھ یعنی زاہدان تیرہ دل کو مشاہدۂ جمال نور وحدت محمدی کا حاصل نہین ہے وہ کیفیت اسکی کب بیان کرسکتے ہین بجز اہل دید کے بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

کہ درین آئینہ صاحب نظران حیرانند + کہ اسی دید آئینہ چشم شاہدین اہل بصیرت متحیر ہین یعنی شاہد پرستان اہل دید حقائق مشاہدۂ تجلیات نور وحدت محمدی مین حیرت زدہ ہین کہ کچھ بیان نہین کر سکتے ہین تیرہ دلان خفاش سیرت کب اسکو دیکھ سکتے ہین۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ہ کھڑکی ہے اُس صنم کا جو کھڑا نظر پڑا + طاق حرم سے جلوہ خدا کا نظر پڑا۔ دیکھا ہی آنکھ نے ترا جی چاہے پوچھ دیکھ + ای دل مین کیا کہون مجھے کیا کیا نظر پڑا + حاصل معنی بیت تعریف جلوۂ جمال نور وحدت محمدی کی زاہدان تیرہ دل سے نہ پوچھ کہ اس دید آئینۂ چشم شاہدین اہل بصیرت متحیر ہین نتیجہ یعنی مشاہدہ جمال نور وحدت محمدی کی کیفیت تیرہ دلان ہمعنی سے نہ پوچھ کہ وہ اس راز سے محض بیخبر ہین کب ہدایت کر سکتے ہین بقول اُستاد ہ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار + آگے اس جلوۂ شہود یار کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

ماہ و خورشید ہمین آئینہ میگردانند		جلوہ گاہ رخ او دیدۂ من تنہا نیست

ترجمہ

فقط میرا ہی دیدہ اُسکے رخ کا جلوہ گاہ نہین ہی مہر و ماہ بھی خود یہی آئینہ چمکاتے ہین۔ شرح مصطلحات جلوہ گاہ رخ او دیدۂ من تنہا نیست۔ کچھ میری ہی چشم مین جمال نور وحدت محمدی نے جلوہ نمائی نہین کی ہی۔ ماہ و خورشید ہمین آئینہ میگردانند۔ بلکہ مہر و ماہ اسی نور کا جلوہ دکھا رہے ہین۔ یعنی مشاہدہ جمال نور وحدت محمدی سے کچھ میری چشم بصیرت روشن نہین ہی بلکہ آئینۂ مہر و ماہ اسی نور کے پرتو سے جمال سے چمک رہا ہی کہ تمام جہان اس سے روشن و پرنور ہو رہا ہی بقول نیاز احمد علیہ الرحمہ ہ معمور ہو رہا ہی عالم مین نور تیرا + از ماہ تا بماہی سب ہی ظہور تیرا + اسرار احمدی سے آگاہ ہو سو جانے + تو نور ہی شرر ہی ہر سنگ طور تیرا + حاصل معنی بیت کچھ میری ہی چشم مین جمال نور وحدت محمدی نے جلوہ نمائی نہین کی ہی بلکہ مہر و ماہ بھی نور کا جلوہ دکھا رہے ہین۔ نتیجہ یعنی مشاہدہ جمال تشبیہ یار سے کچھ میری ہی چشم بصیرت بینا و روشن نہین ہی بلکہ مہر و ماہ بھی اسی نور کے پرتو سے منور ہو رہے ہین کہ تمام جہان انسے روز و شب پرنور ہی پس میری نظر بازی سے بیخبر کیون حیران ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب

۴ شعر	غزل چھبیسوین بمقام عشق حقیقی

گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند		دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

ترجمہ

کل کی شب دیکھا مین نے کہ ملائک دروازہ میخانہ کا کھولتے تھے گل آدم کو گوندھتے تھے اور پیمانہ بنانے تھے۔ شرح مصطلحات۔ دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند۔ عالم غیب مین دیکھا مین نے کہ فرشتون نے دروازہ میخانہ عالم جبروت کا کھولا۔ گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند۔ اور گل آدم کو گوندکر پیمانہ شراب عشق کا بنایا یعنی عالم رویا مین دیکھا مین نے کہ فرشتون نے خاک آدم کو گوندھکر بصورت پیمانہ بنایا اور میخانہ عالم جبروت ربوبیت مین جاکر شراب عشق مجموعۂ ارواح آدم کو کہ روز ازل

ذات بحت عشق سے لاکر اُسمین رکھتے تھے بموجب آیت۔ ونفخت فیہ من روحی کے پیمانہ خاک آدم بنی ہی جوکہ روح آدم روح اعظم سے ملی ہوئی ہو اُس ذات خاص نے اپنا جلوہ حسن وعشق کا آدم مین ظاہر کیا بقول اُستاد۔ سے آن بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم + پوشیدہ دلق آدم ناگہ زدہ در آمد پس بروز میثاق روح آدم سے واسطے عشق بازی کے جمیع ارواح کو علیحدہ کردیا اور قول الست بربکم کو بزبان خاص سناکر حسن ربوبیت اپنے سے ماہر کیا اور حضرت حوا کو بصورت حسن خاک آدم سے پیدا کرکے شاہد جلوہ نما بنایا کہ تا باہم عشق بازی وحسن پرستی براہ تشبیہ کرین بقول استاد۔ سے گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات حق را آشکارا اندران چندان ببین حاصل معنی بیت عالم غیب مین دیکھا مین نے کہ فرشتون نے دروازہ میخانہ عالم جبروت کا کھولا اور گل آدم کو گوندھ کر پیمانہ شراب عشق کا بنایا نتیجہ یعنی شراب عشق پیمانہ آدم سے عاشقان الٰہی پیکر حسن وجمال شاہدان بنا بھی براہ تشبیہ عشق بازی کرین آگے اسی عشق کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند		آسمان بار امانت نتوانست کشید

ترجمہ

آسمان بار امانت عشق کا نہ اُٹھا سکا قرعہ فال کا مجھ دیوانہ کے نام پر ڈالا۔ شرح مصطلحات۔ آسمان بار امانت نتوانست کشید + آسمان بوجھ امانت عشق کا متحمل نہو سکا یعنی جب خالق اکبر نے امانت عشق ومحبت کو آسمان وزمین وپہاڑون پر ظاہر کی کوئی اُسکے اُٹھانے پر راضی نہوا اور ڈر گئے آخر کو انسان ضعیف البنیان نے اُٹھا لیا بموجب آیت۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا۔ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ قرعہ فال کو مجھ شیفتہ والہ کے نام پر ڈالا یعنی قرعہ فال اُسکو کہتے ہین کہ اہل فال پانسے چوبی یا برنجی بناتے ہین اور اُسکو ایک تختے پر پھینکتے ہین اور ہر ایک کا نام لیتے جاتے ہین جسکے نام پر قرعہ پڑتا ہی اُسکو دیتے ہین غرضکہ قضا وقدر نے بروز ازل اس عشق ومحبت کا قرعہ فال میرے نام پر ڈالا کہ جسکے بوجھ سے آسمان وزمین ڈر گئے اور مین ضعیف البنیان اُسکا متحمل ہوا پس کیون نہ مجھکو برتری کل مخلوق پر ہووے بموجب آیت ولقد کرمنا بنی آدم کے تفسیر اس اجمال کی یہ ہی کہ حضرت سلطان محبوب الٰہی قدس سرہ ایسا فرماتے ہین کہ عشق خاص نام ذات الٰہی کا ہی کہ اس عشق کے جوش سے تمام عالم وآدم پیدا ہوا بموجب حدیث۔ کنت کنزا مخفیا کے جبکہ آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ پیدا کرکے اپنی روح سے اُنمین روح پھونکی۔ بموجب ونفخت فیہ من روحی کے اور اپنا عاشق کیا اور خود معشوق ہوا کہ تا اسم عشق اپنے مسمے تک پہونچاوے اسکے لیے واسطہ درکار ہوا پس آئینہ صورت حوا کو شاہد حسینہ وجمیلہ اُنھین کے جسم سے پیدا کرکے از راہ دید تشبیہ کے جلوۂ شہود نور وحدت محمدی سے تسکین دی جوکہ اول عشق مجازی کو رجولیت درکار ہے تو اُس شاہد مجازی حوا کو بصورت نسا پیدا کیا اسلیے اول عشق مجازی بنی آدم کا مادۂ رجولیت

ہی ہاتھ چنانچہ ہنگام پیدا ہونے مادۂ بلوغت کے عشق مجازی امردونسوان سے اول پیدا ہوتا ہی
و بعدہ کشود تشبیہ نور وحدت محمدی سے عشق حقیقی ہو جاتا ہی بموجب المجاز قنطرۃ الحقیقۃ کے بس
انسان واسطے عشق کے پیدا ہوا۔ بقول استاد ۔ ؎ درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیان ۔ حاصل معنی بیت ۔ آسمان بوجہ امانت
عشق کا متحمل نہو سکا قرعہ فال کو مجھ شیفتہ والہ کے نام پر ڈالا ۔ نتیجہ ۔ یعنی وہ امانت عشق تھا کہ
روز ازل سے محفوظ کیا گیا تھا جبکہ انسان پیدا ہوا اُسکو مرحمت کیا اور رہیجدہ ہزار مخلوق مین وہ کسی کو نہین
دیا اسواسطے بنی آدم کو کرمنا کہا کہ انسان مین خاص ذات حق موجود ہی ۔ بقول شہیدی
رحمۃ اللہ ۔ ؎ بشر کے قالب خاکی مین مین ہی جلوہ فرما ہون + تماشا دیکھنا منظور ہی نیرنگ امکان کا +
پس اس عشق پر معرفت الٰہی منحصر ہی ۔ آگے اس عشق کے ظہور کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

نقطۂ عشق دل گوشہ نشینان خون کرد	ہمچو آن خال کہ بر عارض جانانہ زدند

ترجمہ

نقطۂ عشق نے گوشہ نشینون کا دل شکستہ کیا مانند اُس خال کے کہ چہرۂ معشوق پر لگا ہی ۔ شرح مصطلحات
نقطۂ عشق دل گوشہ نشینان خون کرد ۔ نقطۂ چشم جلوہ افروز نور وحدت محمدی نے گوشۂ نشینان چشم شاہد کا دل
شکستہ کیا یعنی نور دیدۂ شاہد نے کہ جلوۂ شہود نور وحدت محمدی در پردہ رکھتا ہی دل عشاق نظر باز اہل دید
کو کہ جو گوشہ چشم شاہدون مین از راہ تشبیہ کے سیر و تماشا کرتے ہین خستہ و شکستہ کیا کہ آہ و زاری
و نالہ و بیقراری رکھتے ہین و دل بریان و چشم گریان رہتے ہین ۔ بقول داغ سلمہ اللہ ۔ ؎
فرشتے بھی دیکھین تو کھل جائین آنکھین + بشر کو جو جلوے دکھائے گئے ہین + و بقول صائب
رحمتہ ۔ بردار ز دل گذر دہر کہ زپیشم + من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم + ہمچو آن خال کہ بر عارض
جانانہ زدند ۔ اُس خال کے مانند کہ حسن افزائی کو شاہد اپنے رخسارہ پر لگاتے ہین اور عاشقان مجازی
اُسے دیکھکر ہزار جان سے مرتے ہین اور اُسکے سوز عشق مین جلتے ہین ۔ بقول استاد ؎ آتشین
رخ پہ ترے خال کا آنا کیسا + قائم النار یہ بارود کا دانہ کیسا + حاصل معنی بیت ۔ نقطۂ چشم جلوہ افروز
نور وحدت محمدی نے گوشہ نشینان چشم شاہد کا دل شکستہ کیا اُس خال کے مانند کہ حسن افزائی کو شاہد اپنے
رخسارہ پر لگاتے ہین ۔ نتیجہ ۔ یعنی مشاہدۂ تشبیہ نور وحدت محمدی در پردہ چشم شاہد سے دل عشاق اہل دید چشم
شاہد کا شکستہ و خستہ ہوا جیسے عاشقان مجازی خال رخ معشوق کو دیکھکر بیچین و بیقرار ہوتے ہین ۔ بقول
مذاق میان سلمہ اللہ تعالےٰ ؎ غش مین پڑا ہون در پہ ترے اک نظر تو دیکھ + خانہ خراب تو مجھے
اچھا نظر پڑا + اور جسکو کشود اس مقام دید کا نہین ہی وہ عاشق نہین بوالہوس ہی ۔ آگے اسی بوالہوسی
کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ | چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

ترجمہ

بہتّر مذہب کے سب لڑنے والون کو معذور رکھہ کہ جو نہ دیکھا حقیقت کو راہ قصون کی گئی۔ شرح مصطلحات جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ۔ امت رسول اللہ کے بہتر مذہب کے لڑنے والون کو معذور جان لے یعنی اُمت رسول اللہ کے تہتّر مذہب ہین ایک سنت جماعت اہل حقیقت ہین کہ وہ آپس مین کسی سے نہین لڑتے ہین اور بہتّر مذہب والے سب باہم لڑتے ہین اور ہر ایک فرقہ خود کو صراط المستقیم پر جانتا ہی اور دوسرون کو گمراہ کہتا ہی اور وہ عاشقان اہل حقیقت مذہب حقیقی رکھتے ہین بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ ملت عشق ست از دینہا جدا ست + عاشقان را مذہب و ملت خدا ست + چون ندیدند حقیقت۔ جو نہ دیکھا حقیقت کو یعنی حقیقت وہ ہی کہ تمام عالم ایک شے سے پیدا ہوا ہی اور وہ نور محمدی ہی کہ بامر کن تمام عالم اُس سے پیدا ہوا جس اہل حقیقت پر یہ راز منکشف ہوا ہی وہ کسی سے نہین لڑتا ہی بلکہ وہ موحد ہی کہ سبکو ایک جانتا ہی۔ رہ افسانہ زدند۔ قصون کی راہ گئی یعنی احکام دین کو قصے جانتے جیسے کفار عرب کلام اللہ کو اساطیر الاولین کہتے تھے اور حقیقت دین سے کچھ آگہی نہین رکھتے تھے اگرچہ قرآن مین قصص ہین مگر احکام الٰہی اُن قصص کے پیرایہ مین بیان کیے گئے ہین اہل ظواہر ظاہر آرائی کی جانب گئے اور اصلاح باطن سے محض بے بہرہ رہے۔ بقول داغ سلمہ اللہ ؎ دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان + یون تو ابلیس کو بھی شرط وضو آتی ہی۔ حاصل معنی بیت اُمت رسول اللہ کے بہتّر مذہب کے لڑنے والون کو معذور جان لے کہ جو نہ دیکھا حقیقت کو قصون کی راہ گئی۔ نتیجہ۔ یعنی بہتّر مذہب والون نے احکام دین کو قصے جانکر مذاکرہ و مباحثہ و مجادلہ و مقاتلہ از راہ نفسانی کے باہم کیا اور حقیقت کو نہ دیکھا کہ باطناً ان احکام دین مین کیا اسرار ہین پس ظاہر آرائی مین مبتلا ہوئے اور تہتّروین مذہب والے کہ باقی ہین وہ عاشقان الٰہی ہین کہ بہ نسبت ظاہر کے باطن پاک صاف رکھتے ہین۔ بقول عراقی علیہ الرحمہ۔ ؎ بقمار خانہ رفتم ہمہ پاکباز دیدم + چو بصومعہ رسیدم ہمہ یافتم دغائے بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد + کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائے

غزل ستائیسوین بمقام مشاہدہ

شاہد آن نیست کہ موئی میانی دارد | بندۂ طلعت آن باش کہ آنی دارد

ترجمہ

شاہد وہ نہین ہی کہ عمدہ بال و کمر رکھتا ہی اُس کسی کی صورت دیدار کا بندہ رہ کہ جو ادا رکھتا ہی۔ شرح مصطلحات۔ شاہد آن نیست کہ موی و میانی دارد۔ شاہد وہ نہین ہی کہ جو زلف و کمر عمدہ رکھتا ہے یعنے وہ حاجت ظاہری و تناسب اعضائے جسمی خوب و لطیف رکھتا ہی۔ بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد +

پابند صورت ویدار اُس کسی کا رہ کہ جو ادا اور انداز رکھتا ہی یعنی آن اُس ادا و انداز کو کہتے ہین کہ صورت تشبیہ نور وحدت محمدی کے حرکات در پردہ دلچسپ و مرغوب الطبع وجود شاہد سے ظہور کرتے ہین اور جا ہین عشاق کی اُسکے مشاہدہ سے بیچین و بیتاب ہوتی ہین اور صورت سے طرف معنی کے جاتی ہین بقول اُستاد ؎ دیدار بینائی و پرہیز میکنی + بازار خویش و آتش ما تیز میکنی + ایضاً ادا جان لیتی ہی جانی تمھاری + قیامت ہوئی ہی جوانی تمھاری + **حاصل معنی بیت** - شاہد وہ نہین ہی کہ جو زلف و کمر عمدہ رکھتا ہی پابند صورت ویدار اُس کسی کا رہ کہ جو ادا و انداز رکھتا ہی - **نتیجہ** یعنی جس صورت شاہد مین ادا و انداز جلوۂ نور وحدت محمدی کا ظہور ہو اُسکا بندہ رہ گو اور محبوب وجاہت ظاہری و تناسب جسمی رکھتے ہون کیونکہ وہ طعام بے نمک ہین - آگے اسی ادا و انداز کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین -

شیوۂ حور و پری خوب و لطیف ست ولی		خوبی آنست و لطافت کہ فلانی دارد

ترجمہ

چال چلن حور و پری کا خوب و لطیف ہی و لیکن خوبی و لطافت وہ ہی کہ جو آدمی رکھتا ہی - **شرح مصطلحات** شیوۂ حور و پری خوب و لطیف ست ولی + طرز و روش حور و پری کی خوب و لطیف ہی یعنی چال و چلن حور و پری کا گو عمدہ و بہتر ہی - و لے خوبی آنست و لطافت کہ فلانی دارد - و لیکن خوب ہونا و لطیف ہونا وہ ہی کہ جو آدمی رکھتا ہی یعنی حور و پری کی طرز و روش خوب و لطیف ہی مگر خوبی و لطافت جو شے ہے وہ آدمی رکھتا ہی کیونکہ یہ مظہر اتم ہی - و نفخت فیہ من روحی بنی آدم کی بنسبت خالق مطلق نے فرمایا ہی گویا طرز و روش و ناز و کرشمہ کی اصل انسان کو حاصل ہی اور حور و پری کو اسکا پرتو ہی جیسے آئینہ مین حرکتین عکس کی بے نمک دکھائی دیتی ہین کہ جو خوبی حرکات شاہد مین مشاہدہ ہوتی ہین وہ عکس مین نہین کیونکہ وجود شاہد مین کوئی اور شے ہی کہ در پردہ حرکتین کرتی ہی اور عکس آئینہ مین ان حرکتون کی نقل دکھائی دیتی ہی وہ شے پن دید مین نہین آتی ہی پس اصل و نقل مین جو فرق ہی وہی خوبی و لطافت آدمی مین و حور و پری مین ہی - بقول اُستاد ؎ حورون مین کہان ناز و ادا صورت انسان + جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے **حاصل معنی بیت** طرز و روش حور و پری کی خوب و لطیف ہی و لیکن خوب ہونا و لطیف ہونا وہ ہی کہ جو آدمی رکھتا ہی - **نتیجہ** یعنی حور و پری کی طرز و روش خوب و لطیف ہی مگر خوبی و لطافت جو ایک صفت ہی وہ انسان رکھتا ہی کہ اُسکے پرتو سے حور و پری کے فعل خوب و لطیف معلوم ہوتے ہین جیسے قرص خورشید معدن نور ہی اور جہان اُس سے منور ہی پس خوبی و لطافت انسان کی جوہر ہی و حور و پری کی عرض - بقول مؤلف ؎ کہان ہین وہ غمزے وہ ناز و کرشمے + یہ سب طرز جانان اوڑائے ہوئے ہین -

۴ شعر	غزل اٹھائیسوین بمقام مشاہدہ	

خراب بادۂ لعل تو ہوشیار انند		غلام نرگس مست تو تاجدار انند

ترجمہ

تیری چشم نرگس کے غلام بادشاہ ہین اور تیری شراب لعل کے خراب ہوشیار رہین۔ **شرح مصطلحات** غلام نرگس مست تو تاجدار انند۔ چشم مخمور یار کی منظور نظر شاہ ولایت ہین یعنی جنکو مشاہدۂ چشم مخمور یار کا حاصل ہوگیا وہ قطب وابدال واوتاد ہوگئے کہ تمام عالم مین اُنکا تصرف جاری ہی۔ خراب بادۂ لعل تو ہوشیار انند شراب ارشاد لب لعل یار کے مست وبیخود ہوشیار عالم ہین یعنی جنکو لب یار سے راز الٰہی کا ارشاد پہونچ گیا بظاہر بیہوش وبباطن ایسے ہوشیار ہوگئے کہ تمام عالم اُنکو منکشف ہوگیا۔ بقول **مذاق میان** سلمہ اللہ تعالیٰ ؎ شاہنشہی تمھاری غلامی کا نام ہی + یوسف ہی وہ جو آپ کا صاحب غلام ہی + تیرے لبون مین بندون سے باتین خدا نے کین + اللہ کے کلام سے تو ہم ہمکلام ہی + **حاصل معنی بیت** یہ ہی چشم مخمور یار کی منظور نظر شاہ ولایت ہین اور شراب ارشاد لب لعل یار کے مست وبیخود ہوشیار عالم ہین نتیجہ یہ۔ یعنی چشم ولب جانان کے فیض یافتہ دین ودنیا کے مالک ہین کہ خودی سے دور وخدا سے ملے ہوئی ہین۔ بقول **میرزا احمد** علیہ الرحمہ۔ ؎ مین قربان ہون تیری نظرون کے یار + ملاتی ہی آنکھین گمایا مجھے + یہانتک دیا اُسنے مجھکو عروج + کہ بندہ سے مولےٰ بنایا مجھے + آگے ہمراز یار کے ہونے کا بیان ہی۔

وگرنہ عاشق ومعشوق رازدار انند		ترا صبا ومرا آب دیدہ شد غماز

ترجمہ

صبا تیری اور اشک میرا غماز ہوا گو گرنہ عاشق ومعشوق دونون ہمراز ہین۔ **شرح مصطلحات**۔ ترا صبا۔ تمکو جبرئیل علیہ السلام نے ازراہ وحی الٰہی کے یعنی تمکو جبرئیل نے ازراہ وحی کے کونین مین مشہور کر دیا کہ یہ محبوب رب کے ہین اور تمام عالم انھین کے واسطے پیدا کیا ہی بموجب لولاک لما خلقت الافلاک کے کہ ایک جہان تمھارا خواہندہ ہوگیا۔ ومرا آب دیدہ شد غماز۔ اور مجھکو مشاہدۂ آب وتاب نور دیدۂ شاہدون نے مشہور کر دیا یعنے جو مین نے جلوہ نور وحدت محمدی ازراہ تشبیہ کے ہر ایک چشم بشاہدین مشاہدہ کر کے شورش عشق مین آہ ونالہ کیا اور انفس وآفاق مین متلاشی ومتجسس ہوا۔ بقول **مذاق میان** سلمہ اللہ۔ ؎ نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چاردیواری + تجھے تلاش کیا ہمنے چارسو نہ ملا + اسواسطے مشہور عالم ہوگیا ومطعون خلائق ہوا۔ وگرنہ عاشق ومعشوق رازدار انند۔ دگرنہ عاشق ومعشوق۔ راز عشق کا جانتے ہین یعنی راز عشق سے ہم تم دونون خبردار ہین کہ کسکا شہود ہوتا ہی اور کون مشاہدہ کرتا ہی۔ بقول **اُستاد**۔ ؎ میان عاشق ومعشوق رمزیست + کراماً کاتبین را ہم خبر نیست + غرضکہ در پردہ آپ ہی شاہد وآپ ہی مشہود ہی اور مجھے وتمھین مخلوق مین عاشق ومعشوق مشہور کیا ہی۔ بقول **اُستاد**

؎ نیست اندر جہان کسی موجود + خود ہمون شاہد و ہمون مشہود + وگرنہ اس راز کو ہین وتم خوب جانتے ہین
کہ تمکو اپنے نور ذات سے پیدا کیا اور عالم لاہوت وجبروت و ملکوت مین جو حظ کامل نہ پایا تو اس عالم ناسوت
مین بصورت بشر براہ نفخت فیہ کے خود نزول فرماکر تمسے عشق بازی ہر صورت سے کی اور ہم عاشق و
معشوق مجازی کو بدنام کیا۔ بقول شہیدی علیہ الرحمہ۔ ؎ بشر کے قالب خاکی مین ہین ہی جلوہ فرماہو
تماشا دیکھنا منظور ہی نیرنگ امکان کا۔ حاصل معنی بیت۔ تمکو جبرئیل علیہ السلام نے از راہ وحی الہی
کے اور مجھکو بمشاہدۂ آب و تاب نور دیدۂ شاہدون نے مشہور کردیا وگرنہ عاشق و معشوق راز عشق کا
جانتے ہین۔ نتیجہ یعنی راز عشق جو عاشق و معشوق کے دلون مین بھرا ہوا ہی اس سے کسی کو آگہی نہین ہی
کہ وہ کیا کرتے ہین اور کیا حظ اٹھاتے ہین مگر بظاہر آثار و علامات عشق بازی انکی سے لوگ خبردار ہوکر انکو
مشہور و مطعون کردیتے ہین اسی طرح راز عشق کہ جو خدا مین ورسول مین ہی اور آثار و علامات سے دنیا
مین ظہور رکھتا ہی عارفان و عاشقان الہی اسکو جانتے ہین کہ جو خدا ورسول مین معاملہ ہورہا ہی ورنہ انکے
اصلی راز و نیاز کے اسرار کو کون سمجھ سکتا ہی۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ۔ ؎ یہ دونون ہین اک انکو دو مت
سمجھنا + خدا باطنا ظاہرا ہی محمد + آگے فرق عارف و زاہد کا بیان ہی

بیا بمیکدہ وچہرہ ارغوانی کن		مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

ترجمہ

میکدہ مین اور سرخ رو ہو اور مت جا عبادت گاہ مین کہ وہان روسیاہ ہین۔ **شرح مصطلحات**
بیا بمیکدہ وچہرہ ارغوانی کن۔ حلقۂ می خواران رند مین آؤ اور شراب پر معرفت سے سرخروئی دارین کی حاصل
کرو یعنی عاشقان رندمشرب کے حلقہ مین آکر شراب پر معرفت نوش کرو کہ دل و دماغ نور معرفت سے
روشن ہوکر سرخروئی دارین کی پائے کیونکہ عبادت روحانی معرفت کی نقد ہی بہ نسبت عبادت جسمانی وعا
کے کہ اس عبادت روحانی سے یہان خدا ملتا ہی۔ بقول وارع سلمہ اللہ۔ ؎ حضرت زاہد خدا کو آپنے
دیکھا نہین + بندگی کرتے ہین ہم ای بندہ پرور دیکھکر + مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند اور نہ جاؤ عبادت گاہ نفسانی
مین کہ وہان تیرہ دل ہین یعنی زاہدان غافل عبادت فضولات نفسانی کہ خود نمائی کے لیے ریا سے
عبادت خانون مین کرتے ہین اور سواد الوجہ فی الدارین ہوتے ہین اور معرفت الہی کو اصلاح باطن سے
حاصل نہین کرتے ہین کیونکہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے مراد لیعرفون ہی کہ بے معرفت کی عبادت
اخلاص کی نہین ہوتی ہی کہ طاعت بے حضور خوان بے نمک ہی و حلوائے بے لذت۔ بقول استاد۔ ؎ من
مست خرابات نمازے کہ گزارم + وردے نہ قیامی نہ رکوعے نہ سجودے + درخلوت آنانکہ بگفتند توحید
حق را نشناسی تو ازین قیام و قعودے + حاصل معنی بیت۔ حلقہ می خواران رند مین آؤ اور شراب معرفت
سے سرخروئی دارین کی حاصل کرو اور نہ جاؤ عبادت گاہ نفسانی مین کہ وہان تیرہ دل ہین۔ نتیجہ یعنی عاشقان
صادق گو رندمشرب ظاہری ہین مگر شراب پر معرفت پلاکر سرخرو دارین کا کردیتے ہین پس تم انکے

لا اور مین سے بنایا مین جن اور آدمی مگر واسطے اپنی عبادت کی ۱۲ ... کی ۱۲

شریک حلقہ توجہ ہوا اور نہ جاؤ عبادت گاہ زاہدان ریاکار مین کہ وہ عبادت نفسانی سے سیاہ رو و ار بینا کا کردیتے ہین۔ بقول عراقی رحمۃ اللہ ؎ بخمار خانہ رفتم ہمہ پاک باز دیدم + چو بصومعہ رسیدم ہمہ یافتم دغائے

آگے مناجات ہمیشگی کا بیان ہے۔

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد	کہ بستگان کمند تو رستگار اند

ترجمہ

اُس زلف پیچیدہ سے رہائی حافظ کی خدا کرے نہو کہ تیری کمند کے پھنسے ہوئے آزاد لوگ ہین۔ شرح مصطلحات خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد۔ جذب عشق یار سے حافظ کی رہائی نہو یعنی جذب عشق اسکو کہتے ہین کہ طالب اول ذکر با فکر کرتا ہی جبکہ غلبہ ذکر کا اثر پذیر ہوتا ہی تو ذکر موقوف کرکے فکر با ذکر کرتے ہین اور برزخ مرشد کو ہر دم پیش نظر رکھتے ہین جس دم کہ فکر برزخی قائم ہوکر خارج سے داخل مین آتی ہی تو راز توحید منکشف ہوتا ہی اور حسب تلقین مرشد کے کشف و دید تشبیہ کی سیر کرتا ہی اور مستی جذب عشق کی اُس سے پیدا ہوتی ہی۔ پس یہ نتیجہ ذکر و فکر کا ہی۔ بقول اُستاد ؎ برزخ و ذات و صفات و شد و مد تحت و فوق + می نماید طالبان را کل یوم ذوق و شوق + کہ بستگان کمند تو رستگار اند۔ کہ تیری کمند جذب کے پھنسے ہوئے دین و دنیا سے آزاد ہین یعنی جو کوئی تیرے جذب عشق مین گرفتار ہو گیا وہ دین و دنیا کی قید سے چھوٹ گیا۔ بقول جامی علیہ الرحمہ ؎ بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست۔ حاصل معنی بیت۔ جذب عشق یار سے حافظ کی رہائی نہو کہ تیرے کمند جذب کے پھنسے ہوئے دین و دنیا سے آزاد ہین نتیجہ۔ یعنی جذب عشق یار مین یاد الٰہی مین ہمیشہ گرفتار رہون کہ گرفتاری اُسکی آزادگی کونین کی ہی اور پابندی اُسکی رہائی دارین کی۔ بقول مذاق میان سلمہ اللہ ؎ لگا نہ ہستی کا پھر عدم مین پتہ ہی ایسا ہوا ہوا تو وہ باعشق کے دریا مین ہی سو نہ چلا

غزل انتیسوین بمقام کشف و عرفان تنزیہ در تشبیہ		۳ شعر
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسی می آید		کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید

ترجمہ

بشارت ہو ای دل کہ مسیحا نفس آتا ہی کہ اُسکے نفسون خوش سے کسی کی بو آتی ہی۔ شرح مصطلحات مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسی می آید۔ بشارت ہو ای دل کہ نور تنزیہ بصورت تشبیہ جلوہ گر ہوتا ہی یعنی ای دل تو جسکے درد فراق مین مرتا ہی اور اُسکی تلاش مین جان دیتا ہی اب وہ آتا ہی کہ تجھے حیات ابدی حاصل ہو قاعدہ ہی کہ نور تنزیہ معنوی جو خلا مین پر ہی اور محیط عالم ہی ہر دم براہ تار دم پیکر عنصری مین آکر صورت تشبیہ پکڑتا ہی اور پھر اپنی اصل مین ملجاتا ہی صوفیہ اسکو تجدد امثال کہتے ہین بموجب کل یوم ہو فی شان کے اور مولانا روم بھی اسی کو فرماتے ہین ؎ صورت از بیصورتی آید برون + عاقبت انا الیہ راجعون +

ہر روز خدا است تعالیٰ ایک شان مین ہو ۱۲

پس جس وقت عاشق کو کشود معرفت ہوتا ہی تو اُس نور تنزیہ یعنی کو صورت جسمانی مین مشاہدۂ تشبیہ کا کرتا ہے و
آخر کار ترقی کر کے اِس تشبیہ سے تنزیہ کو جاتا ہی اور پھر اس تشبیہ کو اُس تنزیہ مین معاینہ کرتا ہی اسکو
سیر تنزیہ در تشبیہ کہتے ہین - بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ رو بمعنی کوش ای صورت
پرست + زانکہ معنی بر تن صورت پرست + غرضکہ شہود تشبیہ واسطے دل عشاق متلون کے مقام تمکین
و تسکین ہی کہ حجاب ظلمانی نفسانی منقبضہ سے نکل کر نور بسط کو پہونچتا ہی اِس سبب سے شہود تشبیہ
واسطے دل عشاق کے مسیحا نفس ہی - کہ ز انفاس خوشش بوی کسے می آید - کہ باد نفس اُسکی سے
خوشبو یار کی آتی ہی یعنی یہ باد نفس جو براہ بینی دل مین آتی ہی اسکے اندر تار وم نور تنزیہ مینے لگا ہی کہ یہ تار
واسطہ ہی مابین تنزیہ و تشبیہ کے جیسے پرتو آفتاب شبکات آئینہ مین اور فرض آفتاب مین تار شعاع
واسطہ ہوتا ہی پس اس تار وم کے کشود کو حالت مقیدی مین سیر تشبیہ و حالت مطلقی مین سیر تنزیہ
کہتے ہین چنانچہ اول کشود تشبیہ کا پردۂ چشم مین کہ مثل آئینہ ہی ہوتا ہی و بعد کشود تنزیہ کا دل مین ہوتا
ہی اور اسی تار وم کی راہ سے قطرۂ روح مقید بحر معنی مطلق مین ملتا ہی اور جز سے کل ہو جاتا ہی بقول صفی
علیہ الرحمہ - رباعی ای ماندہ ز بحر علم بر ساحل ہین + در بحر فراغت ست بر ساحل نشین + بردار صفی نظر ز موج
کونین + آگاہ ز بحر باش بین النفسین + غرضکہ بوی یار وحدت کی بسبب عشق کے ابتدا مین عاشق متلون الحال
کو تار نفس سے فی الجملہ کشود ہوتی ہی اور بعض اہل خانوادۂ طریقت کو صدای گوش سے منکشف ہوتی ہی - اور
بعض اہل حسن پرست کو دیدۂ چشم سے شہود ہوتی ہی - حاصل معنی بیت - بشارت ہو ای دل کہ نور تنزیہ
بصورت تشبیہ جلوہ گر ہوتا ہی کہ باد نفسون اُسکی سے خوشبو یار کی آتی ہی - نتیجہ یعنی اپنے دل کو کہ جو تلوین عشق
درد فراق مین مبتلا ہی خوش خبری دیتا ہی کہ مسیحا نفس نور تنزیہ در تشبیہ اب کشود کیا چاہتا ہی کہ شہود
معرفت اسکی سے تمکین و تسکین حاصل ہوگی کہ باد نفس سے اسکی بو آتی ہی - آگے اسی مشاہدۂ نور وحدت
کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین -

از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش		زدہ ام فالی و فریادرسی مے آید

ترجمہ

درد و غم سے فریاد مت کر کہ کل شب کو فال مین نے لی ہی کہ فریادرس آتا ہی شرح مصطلحات -
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش - ای دل اس کو غم عشق یار سے تو نالہ و فریاد مت کر یعنی درد و غم اُس حالت کو
کہتے ہین کہ ہنگام شورش عشق کے یاد معشوق سے ایک کوفت دل عاشق کو پہونچتی ہی کہ اُس سے دل مضمحل
ہوتا ہی مگر لذت عشق بازی بس حاصل ہوتی ہی - بقول استاد ؎ جو درد نہو دل مین کیا عشق مزا دیوے + کہنے
کو اگر کوئی دیوانہ ہوا تو کیا + اور بعضے کہتے ہین کہ غم درد خاص عشق ہی کو کہتے ہین بقول عطار رحمہ اللہ
؎ کفر کافر را و دین دیندار را + ذرہ دردت دل عطار را + ایضاً درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نتھے کر و بیان + کہ دوش زدہ ام فالی و فریادرسی می آید - غیب سے مین نے

فال لی ہی کہ فریادرس نور وحدت محمدی جلوۂ شہود کرتا ہی یعنی فال غیب اُسکو کہتے ہین کہ اہل تشبیہ جو کلام کرنا چاہتے ہین تو اول شگون باطن سے لیتے ہین کبھی تو آواز مطلق غیب سے کان مین آتی ہے اگر گوش راست سے سنتا ہی الہام ہی اور اگر گوش چپ سے سنتا ہی صدائے شیطان ہی اور کبھی قلب پر القا ہوتا ہی اُسکو الہام قلبی کہتے ہین بموجب حدیث استفت قلبک کے اور کبھی کلام عوام سے وہ رموز منکشف ہوتا ہی اُسکو آواز غیب کہتے ہین مگر یہ تین قسم پر ہی ایک یہ کہ عوام اُس امر کا خود بخود تذکرہ کرتے ہین۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اپنی باتین کرتا ہی اور عارف اُس کلام سے ہو بہو اپنے مقصد کو سمجھ لیتا ہی اور وہی ظہور مین آتا ہی تیسرے یہ کہ انسان کے دل مین دفعتاً ایک امر پیدا ہوتا ہی اور اُسکو منھ سے نکالتا ہی جو دوسرا کہتا ہی وہی ظہور مین آتا ہی۔ بقول استاد ؎ گوید بہر زبان و بہر گوش بشنود + این طرفہ ترکہ گوش و زبانش پدید نیست + پس انسان کو چاہیے کہ فال نیک نکالے نہ فال بد کہ اکثر اثر اُسکا مرتب ہوتا ہی بقول اُستاد۔ مصرع مزن فال بد کا ورد حال بد + **حاصل معنی بیت**۔ ای دل دردہ غم عشق یار سے نالہ و فریاد مت کر غیب سے مین نے فال لی ہی کہ فریادرس نور وحدت محمدی کی جلوۂ شہود کرتا ہی نتیجہ۔ یعنی اب کشود کا مقام آیا ہی کہ جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی ہوا چاہتا ہی کیونکہ از راہ شگون کے مجھکو معلوم ہوا ہے ای دل شکیبائی رکھ و نالہ و فریاد نہ کر کہ انّ مع العسر یسرا ہی۔ آگے اس شگون کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین۔

کس ندانست کہ منزل گہ دلدار کجاست	اینقدر ہست کہ بانگ جرسی مے آید

ترجمہ

کسی نے نہ جانا کہ منزل گاہ دلدار کی کہان ہی اسقدر جانتا ہون مین کہ آواز زنگولہ کی آتی ہی **شرح مصطلحات**۔ کس ندانست کہ منزل گہ دلدار کجاست کسی نے نہین جانا کہ جائے قرار جانان کی کہان ہی یعنی اہل فرش جانتے ہین کہ جانان عرش پر ہی بموجب الرحمٰن علی العرش استوا کے اور اہل عرش کہتے ہین کہ فرش پر منزل گزین ہی بموجب لا یسعنی فی الارض ولا فی السماء ولکن یسعنی قلب المومن کے مگر کوئی جائے خاص نہین ہی سب جا موجود ہی بقول نیاز علیہ الرحمہ ؎ یار کو ہمنے جا بجا دیکھا + کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا + اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید۔ اسقدر مین جانتا ہون کہ آواز زنگولۂ قافلہ یار کی آتی ہی یعنی اسنے معلوم ہوتا ہی کہ یار ادھر کو آتا ہی کیونکہ آواز زنگولہ اُسکو کہتے ہین کہ اہل قافلہ ایک شتر کے گلو مین زنگولہ باندھتے ہین کہ تا اُسکی آواز سے معلوم ہو کہ قافلہ آتا ہی اور یہان مراد صدائے الستُ سے ہی کہ بروز میثاق الست بربکم فرمایا اور سب ارواح نے بلیٰ کہا چنانچہ وہ صدا ہنوز مثل آواز زنگولہ کے ہر ایک بشر کے دماغ مین جاری ہی بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ الست از ازل ہمچنان شان بگوش + بفریاد قالوا بلیٰ در خروش + اور بعضے خانوادون مین اسی صدا کے شغل سے عالم معنی کو جاتے ہین اور اہل سماع اسی صدا کے کشود سے

طالب فقیر کی رواں تحقیق بعد... معنی ... آسمانی ہی ... دو ... اقرار ... ہوا ۱۲ ... اور ... نہین سما سکتا ہی زمین مین اور نہین سما سکتا آسمان مین لیکن سما سکتا ہی دل مومن مین ۱۲

وجد سماع مین آتے ہین کہ بہ صدا کل آوازجہان مین بڑہی یقول اُستاد ؎ ہرآن کس کہ یزدان پرستی کند ۞ بآواز دولاب مستی کند ۞ غرضکہ خواجہ حافظ اِس صدا کی جانب اشارہ فرماتے ہین کہ آواز زنگولہ صدائے مطلق کی اب مین سنتا ہون اِس فال غیب سے یقین ہوتا ہی کہ قریب قافلہ جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کا ظہور فرمائے **حاصل معنی بیت** کسی نے نہین جانا کہ جائے قرار جانان کی کہان ہی۔ اسقدر مین جانتا ہون کہ آواز زنگولہ قافلہ یار کی آتی ہی **نتیجہ** - یعنی آواز زنگولہ صدائے مطلق کی اب مجھکو باطن مین سنائی دیتی ہے اس سے یقین ہوتا ہی کہ جلوہ شہود نور وحدت محمدی عنقریب ہونے والا ہی ای دل نالہ و فریاد نہ کر بلکہ خوش ہو کہ بعد رنج کے راحت ہی - واللہ اعلم بالصواب

	غزل تیسوین بمذمت ریاکاران	۴ شعر

واعظان کاین جلوہ در محراب و منبر میکنند		**چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند**

ترجمہ

یہ واعظ کہ اجلاس و عظ گوئی کا محراب و منبر مین کرتے ہین جب خلوت مین جاتے ہین دوسرا کام کرتے ہین۔

شرح مصطلحات - واعظان کاین جلوہ در محراب و منبر میکنند - زاہدان نصیحت گو مسجدون مین بیٹھکر پند و نصائح کرتے ہین یعنے زاہدان اہل ظواہر مسجدون مین بشارت جنت و نذارت و وزخ سے مسلمانون کو خوف و رجا بتاتے ہین اور قرآن و حدیث کا وعظ کرتے ہین مگر در پردہ مخلوق کو واسطے جر و اخذ کے اپنا مائل و راغب کرتے ہین گویا کار دین واسطے نفع دنیا کے کرتے ہین اور ریاکار بنتے ہین - چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند - جب تنہائی مین جاتے ہین کار نامشروع کرتے ہین یعنے خواہشات نفسانی و شیطانی مین گرفتار ہوتے ہین اسواسطے کلام ہدایت انکا لوگون کے دل مین اثر نہین کرتا ہی کہ وہ خود مہذب نہین ہوتے ہین - یقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ تنعمی کہ خود ستائی و تن پرور کند ۞ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند ۞ قاعدہ ہی کہ مخلوق محض وعظ مین نہ ٹھہرتی ہی و نہ بگوش رضا سنتی ہی اور حضوری عارفون مین ہمہ تن گوش ہوکر بیرون کلمات عوارف سماعت کرتی ہی - باعث اسکا یہ ہی کہ دل واعظ کا پاک و صاف بسبب حب دنیا کے نہین ہوتا ہی جو کلام اُنکے دل آلودہ سے نکلتا ہی وہ بھی آلودہ ہوتا اور اثر نہین کرتا ہی - یقول داغ ؎ دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان ۞ یون تو ابلیس کو بھی شرط وضو آتی ہی ۞ اور دل عارف کا نور معرفت سے منور ہوتا ہی جو کلمات اُسکے دل منور سے برآمد ہوتے ہین وہ بھی پرنور ہوتے ہین اور سامعین کے دل مین براہ گوش جاکر اثر کرتے ہین کیونکہ دل انکا معرفت سے آراستہ ہی اور عوارف سے خوش ہوتا ہی جیسے گذر مرلے کی بسبب طاری ہونے چاشنی کے گذر بازاری سے شیرین تر ہوتی ہی اور آکل اُسکی جانب راغب زیادہ ہوتا ہی پس یقینی دل عارف کی اُسکے کلام سے ظاہر ہی مقولہ ہر چہ در دیگ ست بکچہ می آید و آنچہ در دل ست بزبان می آید - **حاصل معنی بیت** زاہدان نصیحت گو

مسجدون مین شُکر بند و فضل کرتے ہین اور جب تنہائی مین جاتے ہین کار نامشروع کرتے ہین۔ نتیجہ یعنی لباس شریعت مین ریاکار بہت ہین کہ دنیا کے واسطے دین کو برباد کرتے ہین اور جو اللہ کے واسطے کام کرتے ہین وہ بھی ریا کے سبب اپنے ظاہر کو بگاڑتے ہین۔ بقول استاد ؎ از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش ٭ اینچنین زیبا روش کمتر بود اندر جہان + آگے انکے بد وضعی کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

مشکلی دارم ز دانشمند مجلس باز پرس		توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

ترجمہ

مجھکو دانشمند محفل سے حیرت ہی دریافت کرو کہ ہادیان توبہ خود توبہ کسواسطے نہین کرتے ہین شرح مصطلحات۔ مشکلی دارم ز دانشمند مجلس باز پرس مجھکو حیرت ہی صاحب علم مجلس وعظ سے یہ راز دریافت کرو۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند۔ توبہ کرانے والے آپ توبہ کیون نہین کرتے ہین یعنی وعظ مجلس سے اس امر کو دریافت کرو کہ تم مخلوق کو ہدایت کرتے ہو اس امر کی کہ دروازہ توبہ کا کھلا ہی خدا سے ڈرو اور باز پرس حشر و نشر کو حق جانو اپنے افعال ذمیمہ و کردار ناپسندیدہ سے توبہ کرو کہ توبہ پاک کرتی ہی انسان کو نزدیک حق کے مگر تم خود توبہ اپنے افعال اندرونی سے کیون نہین کرتے ہو کہ ہدایت تمھاری بسبب دل صاف ہونے کے دوسرون مین اثر کرے۔ اہل طریقت نے اسی واسطے اول بیعت توبہ اختیار کی ہی کہ اول پاکی دل کی شرط ہی بعد تزکیہ و تصفیہ سے ظاہر و باطن پاک کرکے لائق ہدایت دوسرون کے ہوتے ہین تب انکا کلام موثر خلائق ہوتا ہی بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ عاصیان از گناہ توبہ کنند + عارفان از عبادت استغفار + حاصل معنی بیت مجھکو حیرت ہی صاحب علم مجلس وعظ سے یہ راز دریافت کرو کہ توبہ کرانے والے آپ توبہ کیون نہین کرتے ہین نتیجہ۔ یعنی واعظان ناصح اپنی اصلاح باطنی نہین کرتے ہین اور خود را فضیحت و دیگران را نصیحت کے مصداق ہوتے ہین اسی واسطے عاشقان رندان کے برخلاف کرتے ہین کہ اپنے ظاہر کو بافعال ناپسندیدہ بگاڑتے ہین کہ تا اصلاح باطن کرین و ریاکاری سے بچین مگر اہل ظواہر اس رندیت سے انپر حرف رکھتے ہین کہ یہ اپنے نفع کے واسطے مسلمان بھائیون کو ناحق گناہ غیبت مین ناخود کراتے ہین۔ مگر یہ نہین جانتے کہ اہل مذہب و قت طریقہ رندیت اختیار کرتے ہین اول ہی اس حق العباد کو معاف کر دیتے ہین کہ تا لاعلمی سے کوئی عند اللہ ماخوذ نہو اور ہمکو انکی سرزنش سے نفع حاصل ہو۔ آگے ان ریاکارون کی بیخوفی کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند مین

گوئیا باور نمیدارند روز داوری		کاین ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند

ترجمہ

گویا یقین نہین رکھتے ہین روز انصاف کا کہ یہ تمام مکر و فریب انصاف کرنے والے کے کام مین کرتے ہین شرح مصطلحات۔ گوئیا باور نمیدارند روز داوری۔ گویا روز محشر کے انتقام کی جزا و سزا کا

یقین نہین رکھتے ہین رکاین ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند۔ کہ یہ بالکل مکرو فریب ریائی منتظم حقیقی کے کام ہین کرتے ہین یعنی خالق مطلق نے اس دنیا کو مزرعۃ الآخرۃ فرمایا ہی کیونکہ یہ وجود خاکی مثل زمین کے اور خیالات مانند تخم ریزی کے اور افعال مشابہ زراعت کے اور اعمال بجاے ثمرات کے ہین پس جسنے زمین وجود اپنی کو قلبہ رانی ریاضت سے پاک و صاف کیا اور تخم خیالات صحیحہ کے اسمین بوئے اور زراعت افعال محمودہ اوس سے پیدا ہوئی ضرور ہی بلکہ یقین ہی کہ ثمرات اعمال بھی اوسکے بہتر ہون اور اگر معاملہ برعکس ہی تو ثمرات اعمال بھی بدتر ہون بقول استاد ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو + از مکافات عمل غافل مشو + پس اپنی زراعت اپنے ہاتھ سے خراب کرنا اور اوس سے ثمرات نیک کی امید رکھنا کام خردمندان آخربین کا نہین ہی۔ حاصل معنی بیت۔ گویا روز محشر کے انتقام کی جزا و سزا کا یقین نہین کرتے ہین کہ یہ بالکل مکرو فریب ریائی منتظم حقیقی کے کام مین کرتے ہین نتیجہ یعنی مکرو فریب امورات دنیوی مین کرتا زور رہی بموجب حدیث۔ الدنیا زور لا یحصلہا الا بالزور۔ کے مگر خدا کے کام مین ریا ہی پس ریا گناہ عظیم ہی زور سے کہ خود کو خدا کا دوست ظاہر کرکے وعظ و نصیحت اپنی جر منافع کے واسطے کرتے ہین اور خدا سے نہین ڈرتے ہین اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہین۔ آگے اصلاح باطن کا بیان ہے۔

شعر قطعہ بندہ ہین

خانہ خالی کن دلا تا منزل جانان شود	کین ہوسناکان دل و جان جای دیگر میکنند

ترجمہ

ای دل خانہ خالی کر کہ تا جای نزول جانان کا ہووے کہ یہ بوالہوس دل و جان کو جاے قیام دوسرے دن کی کرتے ہین۔ شرح مصطلحات۔ خانہ خالی کن دلا۔ ای دل حب دنیا سے اپنا گھر خالی کر یعنی دنیا روسیاہ مردود حق کی ہی کہ دل کو تیرہ و غافل حق سے کرتی ہی اور خود ہمیشہ کسی کے ساتھ نہین رہتی ہے جو اسکے پیچھے دوڑتا ہو مثل سایہ کے ہاتھ نہین آتی ہی اور جو اس سے بھاگتا ہی اوسکے درپے رہتی ہی۔ جو اسکا تارک ہو خدا کا مقرب ہی جو اسکا منزدک ہی خدا سے دور ہی جو اسکا دوست خدا کا دشمن و جو اسکا دشمن خدا کا دوست ہی۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند + تا منزل جانان شود۔ تا کہ جاے نزول عشق و معرفت الٰہی کا ہووے یعنی خانہ دل مانند ایک حوض کے ہی اور حواس خمسہ ظاہری مثل پانچ نہرون کے کہ آب غلیظ لذائذ دنیا کو باہر سے لاکر اسمین بھرتے ہین پس اہل ریاضت کو چاہیے کہ اول ان پانچون نہرون کو روکے یکم خوردن و کم خفتن و کم گفتن و کم با خلق آمیختن سے بعدہ آب غلیظ حب دنیا کو ریاضت و مجاہدہ سے صاف کرے کہ آب طاہر عشق و معرفت الٰہی کا حوض کی تہ سے جوش کرکے پر ہوجاوے پھر اگر پانچون حواس کا آب غلیظ بھی آوے راہ نہ پاوے بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ اندرون از طعام خالی دار + تا درو نور معرفت بینی + کین ہوسناکان دل و جان جاے دیگر میکنند۔ کہ یہ زاہدان بوالہوس دل و جان کو جاے ثمرات حب دنیا کا کرتے ہین یعنی یہ نہین

جانتے ہین کہ عارضی شی چند روزہ ہونی ہی اور محبت الٰہی دائمہ پس چار روز کے عیش کے واسطے عشرت
دایا کو چھوڑ نا عقل دور بین سے بعید ہی مگر پیش بینان ناعاقبت اندیش آرام دنیا کو راحت حقیقی سے
بہتر جانتے ہین اور رکتے ہین کہ انجام کا حال ہمکو معلوم نہین کہ کس طور پر ہوگا اس نقدالوقت کو ہاتھ سے دینا خلاف
عقل ہی مقولہ نقد را بنسیہ گذاشتن کار خردمندان نیست پس خالق مطلق نے ہمکو واسطے عیش دنیا کے پیدا
کیا ہی نہ جفاکشی کے واسطے۔ بقول استاد سے عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہی۔ غرضکہ
یہ نہین جانتے ہین کہ یہ امر بدیع ہی کہ حال انسان کا ایک طور پر نہین رہتا ہی نشیب و فراز و عزل و
نصب و صحت و رنج و ثروت و غربت و عشرت و کربت انقلاب پر مدار رکھتا ہی بلکہ روز بروز زمانہ عمر ردیا کھٹا
رکھتا ہی کیونکہ ایام طفولیت مین جو قوت و کیفیت ہی وہ جوانی مین نہین اور جو جوانی مین ہی وہ پیری مین
نہین ہی اور جو پیری مین ہی وہ فرتوتی مین نہین پس عیش و آرام دنیا کو کب پائداری ہی کہ جس بھروسے پر اپنی عمر گران
کو تحصیل لاحاصل مین بسر کرکے دولت جاوید محبت الٰہی و حیات جاودانی عشق حقیقی سے محروم
رہتے ہین پس ای دل تو اپنا گھر خواہشات دنیا سے خالی کر کہ عشق و معرفت الٰہی نزول کرے
بقول عطار سے تو در وگم شو وصال اینست و بس + تو مباش اصلا کمال اینست و بس
حاصل معنی بیت۔ ای دل حب دنیا سے اپنا گھر خالی کر تاکہ چاہیے نزول عشق و معرفت الٰہی کا ہووے
کہ یہ زاہدان بوالہوس دل وجان کو بجای فراحب دنیا کا کرتے ہین نتیجہ یعنی ای دل تو عشق و معرفت
الٰہی پیدا کر و مثل زاہدان ریاکار کے حب دنیا دل مین نہ رکھ کہ خسر الدنیا والآخرۃ نہو جاوے اور
انجام بخیر ہووے آمین یارب العالمین

۵ شعر	غزل ائیتیسوین بمقام مشاہدہ	
وانذران ظلمت شب آب حیاتم دادند		دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند

ترجمہ

کل شب کو صبح کے وقت اندوہ وغم سے مجھکو نجات دی اور اس ظلمت شب مین آب حیات مجھکو دیا۔
شرح مصطلحات۔ دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند + باطن مین کشود کے وقت یار نے مجھکو اندوہ
وغم فراق سے نجات دی۔ وانذران ظلمت شب آب حیاتم دادند۔ اور اس پردۂ ظلمانی نفسانی مین
جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کا آب حیات مجھکو دیا یعنی جو مین مدت سے تلوین درد عشق مین گرفتار تھا
عالم باطن مین کشود کے وقت یار جانان نے مجھکو غم واندوہ فراق سے نجات دی کہ پردۂ ظلمانی نفسانی
مین جلوۂ شہود تشبیہ نور وحدت محمدی کی معرفت مجھکو حاصل ہوئی قاعدہ ہی کہ حالت تلوین عشق مین عاشق
پردۂ ظلمانی نفسانی سے ازبس پریشان وبیقرار رہتا ہی جسدم کشود انوار ہونے کو ہوتا ہی تو باطن مین اول
روشنی سفید و تجلیات برقی و روشنی ظلی و سیاری و ماہ و مہر اس پردۂ ظلمانی مین منکشف ہوتے ہین

کہ یہ سب روشنی قلب و ایمان کی ہی آخر کار بسبب تصفیہ کامل قلب کے وقتا جلوہ شہود نور وحدت محمدی
کا مشاہدہ ہوتا ہی کہ عاشق محو و مدہوش ہوجاتا ہی اور وہ بسط و انشراح اُسکے قلب کو اُسدم حاصل ہوتا ہی
کہ بیان سے باہر ہی غرضکہ اہل مراقبہ اپنے قلب صنوبری مین چشم بستہ اُسکی سیر کرتے ہین اور اہل ملاحظہ
صورت حسینون مین ظاہر امشاہدہ کرتے ہین اُسکو معرفت شہود و تشبیہ کہتے ہین اِس مقام پر عاشق عارف
ہوتا ہی اور مقام تلوین سے تمکین کو پہونچتا ہی اور ظاہر سے باطن مین جاتا ہی اور ہمیشہ فرحت و انبساط مین رہتا ہی
بقول سعدی ؎ گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات حق را آشکار اندران خندان ببین
حاصل معنی بیت - باطن مین کشود کے وقت یار نے مجھکو اندوہ و غم فراق سے نجات دی اور اِس
پردۂ ظلمانی نفسانی مین جلوہ شہود نور وحدت محمدی کا آب حیات دیا - نتیجہ یعنی پردۂ ظلمانی فراق عشق
یار مین آب حیات معرفت مجھکو دیا کہ غم و اندوہ درد سے مجھے نجات ملی و فرحت و انبساط حاصل ہوئی
آگے بہی فیض باطنی کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین -

مستحق بودم و اینہا بزکاتم دادند		من اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب

ترجمہ
اگر مین مقصد کو پہونچکر خوش دل ہوا کیا تعجب ہی کہ مین مستحق تھا اور یہ مجھکو زکات مین دیا - شرح مصطلحات
من اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب - اگر مین حسب مدعا جلوہ شہود نور وحدت محمدی سے خوشدل ہوا
کیا تعجب ہی یعنی اگر مقام کشود معرفت یار نے مجھکو عنایت کیا کچھ جائے تعجب نہین کیونکہ مستحق بودم و
اینہا بزکاتم دادند - مین حقدار تھا اور یہ معرفت تشبیہ براہ خدا مجھکو دی یعنی جو انسان واسطے معرفت
کے پیدا ہوا ہی اسواسطے انسان کے سوا اور کوئی مستحق معرفت الٰہی کا نہین ہی اور زکوٰۃ براہ خدا مال
دینے کو کہتے ہین کہ اُس سے افزایش مال کی ہوتی ہی جو کہ دولت معنی بھی غیر کو نفع پہونچانے سے افزون
ہوتی ہی اسواسطے خواجہ حافظ خود کو مستحق و عنایت معرفت تشبیہ کو زکوٰۃ سے تعبیر کرتے ہین جو کہ فقہ
مین زکوٰۃ مستحق کو دینا اولی ہی بموجب آیت وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ کے اور صوفی کہتے ہین کہ ذو القربی سے مراد مقربان الٰہی ہین کہ اول وہ مستحق ہین و
بعدہ یتیم و مسکین وغیرہ گرد اسواسطے یہ دولت معرفت تشبیہ مجھکو مستحق جانکر یار نے زکوٰۃ مین دی ہی -
حاصل معنی بیت - اگر مین حسب مدعا جلوہ شہود نور وحدت محمدی سے خوشدل ہوا کیا تعجب ہی کہ
مین حقدار تھا اور یہ معرفت تشبیہ براہ خدا مجھکو دی - نتیجہ - یعنی مقام عرفان جو مجھکو یار نے عنایت
کیا مین ازل سے اُسکا مستحق تھا کہ حق حقدار کو پہونچا کچھ نادیات نہوئی کہ تعجب کی جا ہوتی و حیرت
منھ دکھاتی بقول اُستاد - ؎ دیا جو کچھ کہ مجھکو یار نے تحسین عنایت ہی + کہ حق حقدار کو پہونچا نہ کچھ جائے
شکایت ہی + آگے جلوہ شہود یار کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین -

بعد ازین روی من و آئینۂ حسن نگار	کہ در آنجا خبر از جلوۂ ذاتم دادند

ترجمہ

بعد اسکے منھ میرا ہی اور آئینہ حسن یار کا ہی کہ وہان مجھکو خبر جلوۂ ذات کی دی ہی۔

شرح مصطلحات

بعد ازین روی من و آئینہ حسن نگار۔ بعد اس کشود کے مین منھ نہ پھیرون گا دید آئینہ حسن یار سے یعنی حسن چہرۂ شاہدون کا ایک نور تابان ہی پرتو روح سے جسم انسان مین کہ ہنگام نوجوانی کے ظہور اسکا خارج کی جانب ہوتا ہی اور ایام طفولیت و پیری مین اندر کی جانب رہتا ہی اور دل اسکا منبع ہی وہ چہرہ جائے ظہور مگر وہ مانند جلائے آئینہ کے عکس پذیر ہی کہ نور عرفان باطنی عارف کا براہ نظر بصیرت اسمین وقت کشود کے جلوہ نما ہوتا ہی کہ عارف اسکی دید سے مست و بیخود ہوتا ہی اور نگاہ وہان قائم رکھتا ہی۔ بموجب ان اللہ جمیل یحب الجمال کے۔ بقول عرفی ؎ زہی صفاے عارت کہ در تماشایش + بدیدہ باز نہ گردد نگاہ از دیدار + اور یہ جانتا ہی کہ وہ جلوۂ شہود نور وحدت محمدی اس شاہد مین ہی کہ مین مشاہدہ کرتا ہون اور حقیقت مین یہ عارف اپنا جلوہ شہود باطن کو اسکے آئینہ حسن مین دیکھتا ہی کچھ اس شاہد کا جلوہ نہین ہی۔ کیونکہ اگر یہ جلوۂ شاہد ہوتا تو ہنگام ملاحظہ کے مقام تنزیہ مین کیون منکشف ہوتا اور اہل مراقبہ کو مکاشفۂ خود مین کیون دکھائی دیتا و منصور انا الحق کیون کہتا۔ بقول میان ذوق رحمہ اللہ ؎ حق تو یہ ہی کہ انانیت عجب غماض ہی + قصہ پہونچایا زبان نے دار تک منصور کا + و بقول مذاق میان سلمہ اللہ ؎ راستی منصور کی اک فتنہ شور انگیز ہی + غیر حق کہنا دروغ مصلحت آمیز ہی + اور صوفیہ کرام یہ کیون کہتے کہ جسنے یار کو پایا خود مین پایا بموجب من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے۔ و بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار + زنگار خوردہ کی بنماید جمال دوست + ایضاً۔ ؎ دل کے آئینے مین ہے تصویر یار + جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی + اور اگر بالفرض یہ جلوہ نور وحدت محمدی کا شاہد مین دکھائی دیتا ہی تو بقول حضرت یحیےٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاہد و مشہود از راہ انسانیت کے دونون ایک ہین اس مین دیکھنا عین خود مین دیکھنا ہی۔ بقول استاد ؎ نیست اندر جہان کسے موجود + خود ہمون شاہد و ہمون مشہود + کہ در انجا خبر از جلوۂ ذاتم دادند۔ کہ اس آئینہ حسن شاہد مین خبر مجھکو معائنہ جلوۂ ذات کی دی ہی یعنی حسن شاہدون کا وہ آئینہ ہی کہ جلوۂ ذات الٰہی کا اسمین معائنہ ہوتا ہی اور کسی شی مین نہین ہو سکتا ہی۔ بسبب الطف ہونے ذات کے کیونکہ صفات آئینہ ذات کی ہی اور مظہرات اسما آئینہ صفات کا ہی پس اہل دید حسن صفات کو مظہر وجود شاہد مین مشاہدۂ در پردہ کرتے ہین اور نور ذات کو حسن صفات شاہد مین معائنہ بے پردہ کرتے ہین مگر عوام اسکو نہین جانتے ہین اور بحالت پیری مین یہ حسن در پردہ ہو جاتا ہی بقول ظفر ؎ مین نے پوچھا اس سے تیرا کیا ہوا حسن و شباب + ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی مین تھا + غرضکہ مشاہدہ جلوۂ حسن صفاتی ہر ایک طالب کو ہوتا ہی مگر معائنہ ذات کا خواص کو ہوتا ہی اسواسطے

رسول مقبول صلعم نے بھی فرمایا ہی۔ لاتفکروا فی ذاتِ اللہ وتفکروا فی صفاتِ اللہ۔ **حاصل معنی بیت** بعد اس کشود کے مین منھ نہ پھیرونگا دیدِ آئینہ حسن یار سے کہ اس آئینہ مین خبر مجھکو معائنہ جلوہ ذات کی دی ہی **نتیجہ** یعنی بعد اس کشود کے مین حسن پرستی شاہدون کی ہرگز نہ چھوڑونگا کہ معائنہ جلوہ نور ذات کی آئینہ حسن تشبیہ نور وحدت محمدی مین مجھکو خبر دی ہی کہ ہنگام ملاحظہ حسن وجمال شاہدون کے شہود تشبیہ نور وحدت محمدی مین جلوۂ نور ذات بیرنگ کا معائنہ ہوگا کہ مظہر اسما مین نور صفات کا مشاہدہ ہوتا ہی اور نور صفات مین جلوہ ذات کا معائنہ ہوتا ہی مگر منبع اسکا آئینہ حسن شاہد ہی۔ آگے اس حسن شاہد کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین۔

اینہمہ قند وشکر کز سخنم میریزد	اجر صبریست کزان شاخ نباتم دادند

ترجمہ

یہ تمام قند وشکر کہ میرے کلام سے ٹپکتا ہی بدلا اُس صبر عشق کا ہی کہ بسبب اُس شاخ نبات کے مجھکو دیا ہی۔ **شرح مصطلحات**۔ اینہمہ قند وشکر کز سخنم میریزد۔ یہ کل چاشنی عرفان کی کہ میرے کلام سے ٹپکتی ہی یعنی چاشنی عرفان لذت معرفت سے مراد ہی کہ غذائے روحی خاص انسان کی ہی کہ اُسکی آگہی کامل سے تمام لذائذ دنیوی کو ترک کردیتا ہی کیونکہ انسان کو واسطے معرفت کے پیدا کیا ہے اسواسطے کلام معرفت سبکو مرغوب ہی کہ اُسکی سننے سے وجد وسماع مین آتا ہی اور شجر حجر سے صدائے معرفت سنتا ہی۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + اجر صبریست کزان شاخ نباتم دادند۔ بدلا اُس صبر کا ہی کہ بسبب عشق شاخ نبات کے مجھکو دیا ہی یعنی یہ عرفان ذات وصفات کا مجھکو عوض صبر عشق شاخ نبات کے دیا ہی کہ شاخ نبات معشوقہ حافظ تھی اُسکے عشق مجازی مین جو حافظ نے صبر وتحمل کیا تو حضوری رسول مقبول صلعم سے دولت عشق حقیقی کی اُسکے عوض مین پائی اور حسن پرستی شاخ نبات مین دید تشبیہ نور وحدت محمدی سے معائنہ جلوہ ذات بیرنگ کو حاصل کیا پس یہ سب نتیجہ صبر عشق شاخ نبات کا ہی کہ چاشنی عرفان کی پائی بقول سعدی علیہ الرحمہ۔ ؎ منشین ترش تو از گردش ایام کہ صبر + گرچہ تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد + **حاصل معنی بیت** یہ کل چاشنی عرفان کی کہ میرے کلام سے ٹپکتی ہی بدلہ اُس صبر کا ہی کہ بسبب عشق شاخ نبات کے مجھکو دی ہی **نتیجہ** یعنی میرا کلام شیرین چاشنی عرفان سے عوض اس صبر عشق شاخ نبات کے ہوا ہی کہ ہنگام عشق مجازی شاخ نبات کے مین نے صبر کیا تھا کہ منتقم حقیقی نے اُسکے عوض مجھکو چاشنی عرفان ذات وصفات کی عنایت کی کہ اس میرے کلام سے ہر ایک فیضیاب معرفت ہوتا ہی آگے فیضان صحبت کا بیان ہی

کیمیائیست عجب بندگی پیر مغان		خاک او گشتم و چندین درجاتم دادند

ترجمہ

خدمت پیر مغان کی عجب ایک کیمیا ہی کہ مین خاک راہ اسکا ہوا اور اسقدر درجے مجھکو دیے ۔ شرح مصطلحات ۔ کیمیائیست عجب بندگی پیر مغان ۔ خدمت پیر طریقت کی عجب کیمیای قلب ماہیت ہی یعنی حضوری پیر طریقت کی طالب کو مثل سیماب کے آتش عشق مین جب گرم کرتی ہی تو اول آہ وزاری ونالہ واشکباری سے بیقرار ہو کر کوہ وصحرا وکوچہ وبازار مین بتلاش یار گردش کرتا ہی اور سوز وگداز مین روز وشب رہتا ہی جبکہ آتش عشق قالب سے قلب مین اثر کرتی ہی تو تزکیہ نفس وتصفیہ قلب سے جذب ومستی وسکر وبیخودی پیدا ہوتی ہی اور بسبب پرنوری قلب کے شہود نور وحدت محمدی سے کشود عرفان کا ہوتا ہی اور ایسا ہیجان گرویدہ ہو کر فیضیاب اس سے رہتا ہی جبکہ وہ آتش عشق قلب سے روح مین موثر ہوتی ہی اسوقت بشریت کو مبدل بکلیت کر دیتی ہی وفنائیت قلب ماہیت صورت پکڑتی ہی گویا اکسیر اعظم بنا دیتی ہی ۔ بقول استاد رباعی آہن کہ بپارس آشنا شد + فی الفور بصورت طلا شد + خورشید نظر بچہ کرد بر سنگہا بتحقیق کہ لعل بے بہا شد + خاک او گشتم و چندین درجاتم دادند ۔ خاک اکسیر اس سے ہوا مین اور بہت مدارج مجھکو دیے یعنی خدمت پیر طریقت کی فنائیت سے مدارج بقائیت کے مجھکو حاصل ہوئے ۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ۔ سہ چونکہ ذات پیر را کردی قبول ہم خدا آمد وہم ذات رسول حاصل معنی بیت خدمت پیر طریقت کی عجب کیمیائے قلب ماہیت ہی کہ خاک اکسیر اس سے ہوا مین اور بہت مدارج مجھکو دیے ۔ نتیجہ یعنی مین خدمت گزاری پیر طریقت سے قلب ماہیت ہو کر حکم خاک اکسیر کا رکھتا ہون کہ دوسرون کے مس وجود کو طلائے احمر کرنیکا مرتبہ مجھے حاصل ہی ۔ ولفہ سہ مین اسکے فیض صحبت سے ہوا اکسیر اعظم ہون + کہ جو آئے مجھے طلائے رنگ احمر ہو

۳ شعر	غزل بتیسوین بمقام مشاہدہ	
نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر		ہر انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

ترجمہ

ایک نصیحت کرتا ہون مین تجھکو سن اور عذر نہ کر کہ جو کچھ ناصح مشفق تجھکو کہے قبول کر ۔ شرح مصطلحات ۔ نصیحتی کنمت بشنو و بہانہ مگیر + ایک تلقین کرتا ہون مین تجھکو بگوش شنوا سن اور عذر بیجا نہ کر یعنی پیر طریقت ہنگام کسب سلوک وتربیت طریقت کے کلمات توحید کے تلقین کرتا ہی کہ تا طالب کو اسکی استقامت سے کشود معرفت ہو اور جبتک وہ اس کلمات توحید مین شک رہا اسیر انکشاف عوارف نہوا اسواسطے حافظ کہتے ہین کہ تلقین میری گوش شنوا سے سن وعذر نہ کر کہ ترقی کشود عرفان کی ہو

درجۂ یقین کا حاصل ہو۔ بقول اُستاد۔ ؎ ہر آن کس کہ تلقین زجان گزید + ز راہ یقین او بعرفان رسید + ہر آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر۔ جو کچھ کہ ہادی مشفق تجھکو تلقین کرے بجان یقین کر یعنی ہادی کامل جن امورات کی تجھکو تعلیم و تلقین کرے تو اسکا پابند ہو جا اور عمل مین لا و غدر و حیلہ نہ کر کہ تا موثر ہو کیونکہ یقین منزل مقصود کو پہونچاتا ہی۔ بقول نیاز۔ ؎ بدہ دست یقین ای دل بدست شاہ جیلانی + کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی + حاصل معنی بیت۔ ایک تلقین کرتا ہون مین تجھکو بگوش شنوا سُن اور عذر بے جا نہ کر جو کچھ کہ ہادی مشفق تجھکو تلقین کرے بجان یقین کر۔ نتیجہ۔ یعنی تو میری اس تلقین کا پابند ہو جا اور یقین کر کہ یہ یقین تجھکو راہ سلوک مین نافع ہوگا اور منزل مقصود کو پہونچاویگا۔ آگے اس تلقین کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بندین

زوصل روی جوانان تمتعی بردار		کہ در کمین گہ عمر ست مکر عالم پیر

ترجمہ

دیدار روی جوانون سے منفعت اُٹھا کہ مکر عالم پیر کا عمر جوانون کی گھات مین لگا ہوا ہی۔ شرح مصطلحات زوصل روی جوانان تمتعی بردار۔ مشاہدۂ جمال روی جوانان عمرو و بکر سے نور معرفت حاصل کر یعنی جلوۂ و تشبیہ نور وحدت محمدی کو چہرۂ عمرو و بکر حسنیہ و جمیلہ سے مشاہدہ کر کے معرفت حاصل کر بقول اُستاد گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات حق را آشکارا اندران خندان ببین + کہ در کمین گہ عمر ست مکر عالم پیر + کہ مکر عالم پیر کا جوانون کی عمر کے درپے خرابی ہو رہا ہی یعنی گردش زمانہ پیری کی ان جوانان نوخاستہ کے عمر شباب کو نہ چھوڑیگی تو اس بہار جوانی چند روزہ سے اُنکی کیفیت معرفت حاصل کر لے قاعدہ ہی کہ نوجوانان عمرو و بکر مین ظہور حسن و عشق کا زیادہ ہوتا ہی اور پیری مین نہین باعث اسکا یہ ہی کہ مادۂ منویہ انسان مین خاص نور حسن و عشق کا ہی کہ آدم اسی واسطے پیدا کیا گیا ہی اور اب بنی آدم اسی راہ سے پیدا ہوتے ہین یہ مادہ جسمین نہین ہی نہ تو حسن کا ہی نہ عشق کا ہی نہ جرأت کا ہی نہ غیرت کا ہی نہ ہمت کا ہی نہ شوکت کا ہی اسکے خارج ہونے سے ضعف و نقاحت آتی ہی اور غسل کی حاجت ہوتی ہی گویا یہ مادہ باعث پاکی جسم ہی کہ اسکے نکلنے سے جسم پلید رہ جاتا ہی کہ پھر غسل سے پاک کرنا پڑتا ہی چنانچہ نابالغون و عنینون مین یہ صفات مذکورہ نہین ہوتے ہین غرضکہ یہ نور حسن و عشق وجود انسان مین ہنگام پیدایش سے وقتاً فوقتاً و درجہ بدرجہ ترقی اظہار پر ہوتا ہی جبکہ درجہ انتہا پر پہونچتا ہی کہ جسکو ایام بلوغت کہتے ہین ظہور کامل ظاہر کی طرف کرتا ہی اُس حالت کو عمرو و بکر کہتے ہین کہ نور حسن و عشق کا انمین زور پر ہوتا ہی دیگر ایکے اہل شہوت اُنکی جانب مائل ہوتا ہی مگر عارفین اہل تشبیہ کو اسوقت مشاہدہ اتم انہین ہوتا ہی کیونکہ ان عمرو و بکر کو بھی اُسوقت پر جوشی مادہ منویہ سے رغبت عشق بازی کی خود ہوتی ہی پس جسدم کہ مجامعت سے وہ مادہ خارج ہوا اول بار مین وہ آب و تاب حسن کی انمین نہین رہتی ہی اس صورت مین عشق مجازی کا مادہ رجولیت ہی اور جبکہ عشق مجازی سے حقیقت کو پہونچا پھر رجولیت کی حاجت نہین اسواسطے اول عشق کو رجولیت درکار ہی اور مشاہدہ معرفت تشبیہ کو صورت عمرو و بکر ضرور ہی نظر بران خواجہ حافظ روے جوانان سے منفعت حاصل کرنے کو فرماتے ہین کہ پیری مین وہ جلوہ

مشاہدہ کا نہین ہوتا ہی بسبب رجوع ہو جانے باطن کے بقول ظفر۔ ؎ مین نے پوچھا اُس سے تیرا کیا ہوا حُسن و شباب ٭ ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی مین نہ تھا ٭ حاصل معنی بیت۔ مشاہدہ جمال روئے جوانان عمرو و بکر سے نور معرفت حاصل کر کہ بکر عالم پیر کا جوانون کی عمر کے درپی خرابی ہو رہا ہی نتیجہ یعنی عالم پیری درپی جوانی ہی تو شاہدان عمرو و بکر سے مشاہدۂ معرفت تشبیہ کو حاصل کرلے کہ پھر ایسا وقت بے حجابی کا نہ ملیگا۔ آگے اسی مشاہدہ نوجوانون کا بیان ہی شعر قطعہ بندین

مے دوسالہ و محبوب چاردہ سالہ	ہمین بس ست مرا صحبت صغیر و کبیر

ترجمہ

شراب دو برس کی اور محبوب چودہ برس کا مجھکو بس کرتی ہی صحبت انہین صغیر و کبیر کی۔ شرح مصطلحات مے دوسالہ و محبوب چاردہ سالہ۔ شراب پر معرفت دو برس کی کہنہ اور شاہد چودہ برس کا نوجوان یعنے شراب کہنہ کہ سکر اسکا دیرپا ہوتا ہی اور دماغ کو زیادہ روشن کرتا ہی کہ نور معرفت کا اُس سے بہت جلوہ دکھائی دیتا ہی اور مے دوسالہ سے مے وحدت ہر دو چشم مخمور شاہد کی بھی ہو سکتی ہی بدینوجہ کہ لغت مین سال سرچشمہ آب کو کہتے ہین جو کہ چشم بھی سرچشمۂ آب اشک ہی اس معنی کر کے ہر دو چشم دوسال ہوئین اور ہائے نسبت جانب مے کے پس مے دوسالہ مے وحدت ہر دو چشم مخمور شاہد کے ہوئی کہ اِسکی دید سے مستی سکر معرفت حاصل ہوتی ہی۔ اور محبوب چاردہ سالہ شاہد نوجوان امرد سے مراد ہی کہ کشود معرفت تشبیہ مین ازحد ہوتی ہی چنانچہ اسکی تعریف شعر مرقوم بالا مین گذر چکی۔ ہمین بس ست مرا صحبت صغیر و کبیر۔ کفایت کرتی ہی مجھکو صحبت اِن دونون صغیر و کبیر کی یعنی واسطے وصول الی اللہ کے مے پرستی کبیر و شاہد بازی صغیر کی صحبت مجھکو کفایت کرتی ہی کہ اس تشبیہ کے وسیلہ و واسطہ سے مین منازل سلوک عشقی طے کر کے منزل مقصود کو پہونچونگا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ در میر و وزیر و سلطان را ٭ بے وسیلت مگرد پیرامن ٭ غرضکہ شراب و شاہد سیر تشبیہ مین حکم معراج کا رکھتی ہی عاشق رند مشرب کو۔ بقول اُستاد ؎ مین ہون اور خلوت یار ہو گلابی ہو ٭ خواہ آئین ہون رسوا خواہ بس خرابی ہو ٭ حاصل معنی بیت شراب پر معرفت دو برس کی کہنہ اور شاہد چودہ برس کا نوجوان کفایت کرتی ہی مجھکو صحبت اِن دونون صغیر و کبیر کی۔ نتیجہ یعنی شراب کہنہ و شاہد نوجوان کہ صغیر و کبیر لف و نشر غیر مرتب ہین اِنکی صحبت سیر سلوک عشق رندانہ مین براہ تشبیہ مجھکو کفایت کرتی ہی کہ واسطے وصول الی اللہ کے کہ اقرب الطریق ہی۔ بقول شمس تبریز علیہ الرحمہ ؎ شراب شوق مے نوشم بگرد یار میگردم ٭ سخن مستانہ میگویم و لے ہشیار میگردم ٭ و یا سکر بادۂ وحدت مشاہدہ ہر دو چشم دوسالہ و شاہد چاردہ سالہ کی صحبت کفایت کرتی ہی کہ اس صغیری و کبیری کا نتیجہ وصول الی اللہ ہی۔ بقول شمس تبریز علیہ الرحمہ ؎ منم بیہودہ در ہر کوچہ و بازار امیگردم ٭ مذاق عاشقی دارم پئے دیدار میگردم

غزل تیئیسوین بمقام توحید	۲ شعر

بیا کہ ہاتف میخانہ دوش بامن گفت	کہ در مقام رضا باش واز قضا مگریز

ترجمہ

آؤ کہ ہاتف میخانہ نے کل کی شب مجھسے کہا کہ مقام رضا مین رہ اور قضا سے مت بھاگ **شرح مصطلحات**۔ بیا کہ ہاتف میخانہ دوش بامن گفت۔ ای حافظ می پرست آ کہ عالم غیب مین ملہم میخانہ جبروتی نے مجھسے کہا ہی یعنی باطن مین از روی الہام جبروتی کے مجھکو معلوم ہوا ہی الہام جبروتی صدای ربوبیت قیومی کو کہتے ہین کہ جسنے بروز میثاق الست بربکم کہا تھا اور اُسی صفت قیومیہ سے تمام عالم قائم ہی اور اُسی کو وحی قلبی بھی کہتے ہین کہ اہل دل اُسی کی ہدایت کے موافق عمل در آمد رکھتے ہین بموجب حدیث استفت قلبک کے کہ در مقام رضا باش واز قضا مگریز۔ کہ مقام رضا مین رہ اور قضاء الٰہی سے مت بھاگ یعنی اپنے ارادہ کو چھوڑ دے اور قضا الٰہی پر راضی رہ کہ آسائش دارین کی ہی بموجب آیت وکفی باللہ وکیلا کے۔ جبکہ اللہ کی وکالت کفایت کرتی ہی تو اپنے ارادہ کی کیا حاجت ہی خوشنودی خدا پر بہر حال راضی رہنا چاہیے کیونکہ بظاہر و بباطن خدا کے سوا کوئی نہین ہی کہ خدا خود فرماتا ہی۔ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن۔ پس اس آیت سے صاف ظاہر ہی کہ تمام عالم مین خدا کے سوا کوئی نہین ہی کیونکہ اس آیت مین حق تعالیٰ اشارہ فرماتا ہی اس عالم امکان کی طرف کہ اس دائرۂ امکان کے اول مین ہون آخر مین ہون ظاہر مین ہون باطن مین ہون جب ظاہر و باطن کل خدا ہی تو پھر خدا کے سوا وہ کون سی شی باقی ہی کہ جسکو ہم عالم جانین بجز اس بات کے کہ ایک صورت ہی اور نام شی کا اُس صورت پر قائم ہی جیسے حباب و آب کہ اُسکی ایک صورت ہی اور ایک نام ہی جبکہ وہ صورت مٹ جاتی ہی تو نام بھی جاتا رہتا ہی پھر بجز آب کے کچھ باقی نہین رہتا ہے۔ بقول نیاز۔ ؎ جو ایک چھینکی مین جز سے کل ہو وا ایک قطرے سے ہو وے دریا + تمام عالم مین تو نے ہمدم کوئی بھی مثل حباب دیکھا + پس اسی طرح جملہ اشیاے عالم ہین کہ صورت و نام اعتبارات مین رکھتے ہین۔ اور اصل مین بجز خدا کے کچھ نہین ہی۔ بقول استاد۔ ؎ جب حسن ازل پردۂ امکان مین آیا + ہر رنگ ہر اک رنگ ہر اک شان مین آیا + حاصل معنی بیت۔ ای حافظ می پرست آ کہ عالم غیب مین ملہم میخانہ جبروتی نے مجھسے کہا ہی کہ مقام رضا مین رہ اور قضاء الٰہی سے مت بھاگ۔ **نتیجہ**۔ یعنی رضا بقضا رہ کیونکہ مشیت ایزدی بحکم قضا پابند ہی پھر تو اپنی خواہشات و ارادات کو چھوڑ دے اور قضاے الٰہی پر راضی ہو جا کہ یہی تیری قسمت مین ہی اور یہی دعوت تجھکو غیب سے پہونچی ہی۔ **مقولہ** ہر کہ از غیب ست بے عیب ست

پس تو می نوشی وحدت مین کوشش کر۔ آگے بھی توحید کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز	میان عاشق و معشوق هیچ حائل نیست

ترجمہ

درمیان عاشق و معشوق کے کچھ حائل نہین ہی۔ تو آپ حجاب اپنا ہی ای حافظ درمیان سے اٹھ جا۔ **شرح مصطلحات**۔ میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست۔ درمیان بندہ عاشق و خدا معشوق کے کوئی شی فاصل نہین ہی یعنی بندہ خدا سے جدا نہین ہی کیونکہ وہ اصل ہو اصل مین واحد ہی اور یہ دوئی اعتباری ہی واسطے عشق بازی کے کہ عاشق و معشوق مقرر کیے ہین چنانچہ حضرت عشق جبکہ بشر مین ظہور کرتے ہین اسکو اپنی اصل پر عاشق کرتے ہین اور دوسری صورت مین اپنا جلوہ حسن کا بتا کر معشوق بنتے ہین۔ بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ**۔ ؎ ہیچ کس بر غیر حق عاشق نشد + واقف این سر بجز خالق نشد + کافر و ترسا جہود و نیک و بد + جملہ گان راہست روسوے احد + جبکہ درجہ عاشقی کا تمام ہوتا ہی تو عاشق معشوق ہوجاتا ہی۔ اور انا لیلے کہتا ہی اور معشوق کو اپنا عاشق جانتا ہی جسوقت کہ یہ درجہ معشوقی کا بھی اختتام کو پہونچتا ہی تو بجز عشق کے کچھ باقی نہین رہتا ہی بس جو شی اصل مین ہی وہی آخر کو ظہور پکڑتی ہی اور اسباب عارضی۔ کل زائل ہوجاتے ہین۔ بقول **استاد** ؎ معشوق و عشق و عاشق ہر سہ یکیست اینجا + چون وصل در نہ گنجد ہجران چہ کار دارد + تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز۔ ای حافظ تو اپنا حجاب غفلت آپ ہی ہی درمیان سے اٹھادے یعنی تجھ مین و معشوق مین کچھ دوری نہین ہی کیونکہ تیری نگاہ خارج مین مشاہدہ تشبیہ کا کرتی ہی خود کو داخل مین نہین دیکھتی ہی اگر تو اس نگاہ کو اپنی پلٹ لے تو باہر تجھکو دکھائی دیتا ہی وہی اندر دیکھنے لگے اسوقت تو قطرہ سے دریا ہوجاوے اور تشبیہ سے تنزیہ کو پہونچے اور خود انا الحق پکارے اور سبحانی ما اعظم شانی کہے۔ بقول **مولانا روم علیہ الرحمہ**۔ ؎ این دریچہ سوے یوسف باز کن + وز شگافش فرجہ آغاز کن + عشق بازی آن دریچہ کردن است + کز جمال دوست دیدہ روشن است + **حاصل معنی بیت**۔ درمیان بندہ عاشق و خدا معشوق کے کوئی چیز فاصل نہین ہی ای حافظ تو اپنا حجاب غفلت آپ ہی ہی درمیان سے اٹھادے۔ **نتیجہ** یعنی عاشق و معشوق دراصل یکسا ہین پردہ غفلت خودی کا درمیان سے اٹھادے اور کوئی شی حائل نہین ہی کیونکہ تو غفلت سے خود کو غیر خدا جانتا ہی اگر بیخودی سے تو اس پردۂ خودی کو اٹھادے پھر تجھکو اپنا حال معلوم ہووے کہ مین کون ہون اور کس جا ہون اور کیا کرتا ہون۔ **لمولفہ** ؎ پردہ اٹھے تو راز کھلے جا کا سبھی + مین کون ہون کہان ہون مجھے کچھ خبر نہین +

۳ شعر	غزل چونتیسوین بمقام مشیت الٰہی	

بکردگار رہا کن تو بس مصالح خویش	بجد و جہد چو کاری نمیرود از پیش

ترجمہ

تیری سعی و کوشش سے جو کام روا نہین ہوتا ہی تو خدا پر چھوڑ دے اپنی درستی کام کو۔ **شرح مصطلحات**

بجد وجہد چو کاری نمیرود از پیش - جو ریاضت و مجاہدہ سے سلوک مین تجھکو ترقی و عروج نہین ہوتا ہی یعنی عروج سلوک اسکو کہتے ہین کہ جو بندہ کے وخدا کے درمیان مین ستر ہزار پردے ظلمانی و نورانی ہین اور عاشق سالک ریاضت و مجاہدہ سے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرتا ہی اور تجلیہ روح و تخلیہ سر سے متجلی ہوتا ہی اسوقت اگر فضل آلہی وعنایت ایزدی شامل حال ہو تو روح اسکی حجابات ظلمانی و نورانی طی کرکے مقام بیرنگی کو پہونچتی ہی اور بعد اختتام منازل فقر و مدارج حصول لی اللہ کے پھر نزول کرکے مرکز اصلی پر آتی ہی اسکو صوفی دور عروج ونزول کہتے ہین - بکردگار رہا کن تو بس مصالح خویش - کارساز پر چھوڑ دے اپنی درستی کام کو یعنی وہ کافی المہمات و حلال المشکلات و دستگیر درماندگان و پوزش پذیر بیکسان ہی اپنے فضل وکرم سے درستی کام کی کردیگا کیونکہ خود فرماتا ہی - ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ۵ وبقول **نظامی** علیہ الرحمہ - ع سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + **حاصل معنی بیت** - جو ریاضت و مجاہدہ سے سلوک مین تجھکو ترقی وعروج نہین ہوتا ہی کارساز پر چھوڑ دے اپنی درستی کام کو **نتیجہ** - یعنی طریق سلوک مین جو تیری کوشش سے عروج نہ حاصل ہو مشیت الہی پر چھوڑ دے اور عجز والحاح گروزاری و انکساری سے کہ - بقول **استاد** ع ای کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + آگے اسی توکل مشیت کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین -

بنوش بادہ کہ قسام صنع قسمت کرد		در آفرینش از انواع نوشدار و نیش

ترجمہ

شراب پی کہ قاسم صنعت نے تقسیم کردی ہی بروز پیدایش کے طرح طرح کی نوشدارو نیش سے **شرح مصطلحات** - بنوش بادہ کہ قسام صنع قسمت کرد در آفرینش - شراب پر معرفت پی کہ قاسم صنعت ازل نے تقسیم کردی ہی بروز پیدایش عالم کے یعنی خالق مطلق نے بروز ازل صنعت گری اشیائے عالم مین جو چیز جسکے لائق تھی اسکو قسمت کردی ہی اس مشیت کے خلاف کب ہو سکتا ہی - بقول **استاد** ع ہر چیز کو قسمت کیا قسام ازل نے + جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا + بلبل کو دیا سوز تو پروانہ کو جلنا + غم ہمکو دیا سب مین جو مشکل نظر آیا + از انواع نوشدارو نیش - قسم قسم کی بھلائیان برائیون سے یعنی مشیت الہی نے عالم مین جو چیز پیدا کی ہی خالی نفع و ضرر سے نہین ہی بعضی ایسی ہین کہ بظاہر نافع وبباطن مضر اور بعضی ایسی ہین کہ بظاہر مضر وبباطن نافع اور بعضی ایسی ہین کہ ہم بظاہر وہم بباطن نافع اور بعضی ایسی ہین کہ ہم بظاہر وہم بباطن مضر ہین - مگر اوامر دنیات مین بعض بظاہر خلاف مشیت معلوم ہوتی ہین اور بباطن اسمین حکمت ہی کہ بجز اللہ و رسول کے کوئی اسکو نہین جانتا ہی مگر خاصان الہی کیونکہ تبارک وتعالی خود فرماتا ہی - یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید - غرضکہ اہل ظواہر پابند اوامر و نواہی کے ہین انکو مشیت سے کچھ سروکار نہین اور اہل معنی گو بظاہر پابند امر و نہی ہین مگر جس امور مشیت پر

تو فیق الٰہی از روی معنی ماہر ہو گئے ہین اُسکو بھی اختیار کر لیا ہی اور خود اُسکے ترک کرنے سے محجوب ہین بلکہ مثل اوامر کے اُس سے منفعت اُٹھاتے ہین اور عنداللہ بسبب اہلیت کے ماخوذ نہین ہوتے ہین مثل مے پرستی و مشاہد بازی و سماع روحی کے - حاصل معنی بیت - شراب پُر معرفت پی کہ قاسم صنعت ازل نے تقسیم کر دی ہی بروز پیدائش عالم کے قسم قسم کی بھلائیان برائیون سے نتیجہ یعنی قسام ازل نے بروز پیدائش جسکی قسمت مین جو تقسیم کر دیا ہی وہ اُسکو نافع ہی گو بظاہر وہ مکروہ و مضر ہو پس تو شراب پر معرفت نوش کر کہ تیری تقدیر مین یہی مقدر کیا گیا ہی اگرچہ اہل ظواہر اسکو حرام جانتے ہین اور کہتے ہین کہ حرام چیز سے جو نفع حاصل ہو وہ بھی حرام ہی - آگے جواب اُس نتیجہ حرام کا بیان ہے - شعر قطعہ بند ہین

ریا حلال شمارند و جام بادہ حرام	زہی طریقت و ملت زہی شریعت و کیش

ترجمہ

اے اہل ظواہر تم ریا کو حلال جانتے ہو اور جام شراب کو حرام عجب تمھاری طریقت و ملت و عجب تمھاری شریعت و کیش ہی - شرح مصطلحات - ریا حلال شمارند و جام بادہ حرام - اے اہل ظواہر تم ریاکاری کو حلال جانتے ہو جو اختیار کیا ہی اور شراب نوشی کو حرام کہتے ہو - زہی طریقت و ملت زہی شریعت و کیش - عجب تمھارے طریقت و ملت و عجب تمھاری شریعت و مذہب ہی یعنی کہ ریا کو حلال جانا اور اسکو اختیار کیا شاید اُسکا نتیجہ بھی حلال ہو گا کیونکہ ارباب ظواہر سالہا سال سے احکام شرعیہ کا اتباع کرتے ہین اور صوم و صلوٰۃ رات دن ادا کرتے ہین مگر محبت الٰہی سے بے بہرہ ہین اور خدا تک نہین پہونچتے ہین کیا شریعت خدا رسیدگی کی راہ نہین ہی اس سے ثابت ہوا کہ اگرچہ شریعت شاہراہ خدا رسیدگی کی ہی مگر ارباب ظواہر خواہشات نفسانی کی بندے ہین اور بسبب ریاکاری کے احکام شرعیہ دل و جان سے پورا پورا ادا نہین کرتے ہین اور محبت الٰہی پر حب دنیا کو ریا سے مقدم رکھتے ہین اور نیک و خیر کو اپنا دام بناتے ہین اور زہد و ولایت کو اپنا حسن کلام سمجھتے ہین اور تعصب کو حمیت دین جانتے ہین اور مشیت الٰہی کو فعل عبث کہتے ہین اسواسطے خدا تک نہین پہونچتے ہین پس یہ سب ریاکاری کا باعث ہی کہ اس پاکی سے دل اُنکا پلید ہوتا ہی - اور بادہ پرستان رند شراب حرام شئی کا تو استعمال کرتے ہین اور بظاہر مطعون خلائق ہوتے ہین اور صوم و صلوٰۃ سے محروم رہتے ہین مگر حضوری باطنی و جمعیت روحی سے جو خاص خدا کے واسطے وہ فعل کرتے ہین تو اُس پلید سے اپنی جان و دل کو پاک پاتے ہین و خدا رسیدہ ہوتے ہین بقول استاد - عمرا نماز بجان ست دائما با دوست + نکردہ توجہ دانی نماز مستانہ اگر معاینہ خواہی کہ ذات حق بینی + دمی قرار مدہ این دل پریشان را + غرضکہ اہل ظواہر کی جو نیت بُری ہی فعل پاک سے دل پلید ہوتا ہی اور اہل رندی پرست کی جو نیت نیک ہی فعل پلید سے دل پاک کرتے ہین پھر اہل ظواہر کو فعل حلال سے حصول نفع حلال کیون نہین ہوتا ہی کہ مقبول حق ہون - حاصل معنی بیت - اے اہل ظواہر تم ریاکاری کو حلال جانتے ہو جو اختیار کیا ہی اور شراب نوشی کو حرام کہتے ہو عجب تمھارا طریقت و ملت و عجب تمھاری شریعت و مذہب ہی نتیجہ - یعنی تم ریا کو حلال جانتے ہو اور ہمین خود گرفتار ہو اور اس شراب

پر معرفت کو کہ جس سے تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہی حرام کہتے ہو عیب تمھارا مذہب و ملت ہی کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت کرتے ہو اول اپنی اصلاح باطن کرو و بعدہ عیب جوئی کرو تو زیبا ہی۔ بقول داغ ع

سمجھتا ہی تو داغ کو رند زاہد + مگر رند اسکو ولی جانتے ہین +

۵ شعر	غزل انتیسوین بمقام سلوک عشق ہمدمی

بدور لالہ قدح گیر و بے ریا میباش	ببوی گل نفسے ہمدم صبا میباش
نگویمت کہ ہمہ سال می پرستی کن	سہ ماہ می خور و نہ ماہ پارسا میباش

ترجمہ

موسم بہار مین جام نوشی کرو بے ریا رہ اور مانند بوے گل کے ہمدم صبا کا رہ ۔ یہ نہین کہتا ہون مین تجھکو کہ سال بھر شراب خواری کر تین مہینے شراب پی اور نو مہینے پارسا رہ ۔

شرح مصطلحات

بدور لالہ ۔ ابتداے موسم بہار مین یعنی گل لالہ شروع بہار مین کھلتا ہی ۔ قدح گیر و بے ریا میباش ۔ جام شراب پر معرفت بے ریاکاری کی نوش کر یعنی ابتداے موسم بہار مین شراب بنظر حصول معرفت الی اللہ پی اور ریاکاری واسطے خواہشات نفسانی کے نہ کر ۔ کہ خسر الدنیا والآخرۃ نہو جاوے ۔ ببوے گل نفسے ہمدم صبا میباش ۔ اور مانند بوے گل کے دم بھر شریک تار نفس نفحات روحانی کے رہ یعنی ایک دم ہمراہ تار نفس کے کہ جو نفخ روح انسانی سے روح اعظم تک ملا ہوا ہی اپنی اصل سے آشنا رہ قاعدہ ہی کہ جو لوگ ذات تنزیہ خلا مین پڑے ہی اور براہ تار نفس جسم و جان انسان مین آمد و رفت رکھتا ہے تو عارف از راہ تار نفظر و یا از راہ تار نفس کے ہنگام سیر تنزیہ کے اُس بحر محیط خلا مین جاکر ڈوبتا ہی اور کشوف و عوارف تنزیہی سے سکر جذبی مستی و مدہوشی حاصل کرتا ہی اُس حالت مین سکر بادہ نوشی سکر جذبی کو قائم و دو بالا کرتا ہی اسواسطے عاشقان رند ہنگام مستی جذب کے بادہ نوشی اکثر کرتے ہین اور وقت سلوک کے ترک کر دیتے ہین غرضکہ سیر تنزیہ مین بحر محیط خلا کی آمد و رفت تصفیہ روح کا از بس ہوتا ہی ۔ بقول مولانا روم ۔ ؎ آب چون اندر سبو بستہ شود + رنگ و بو و طعمہ از وی میبرود + آب را اندر سبوئی یم بدار + تا بگرود طعمہ او ناگوار + نگویمت کہ ہمہ سال می پرستی کن یہ نہین کہتا ہون کہ سال بھر تو شراب نوشی کر سہ ماہ می خور و نہ ماہ پارسا میباش ۔ تین مہینے بہار کے شراب پر معرفت پی اور نو مہینے سالک راہ طریقت رہ یعنے تین مہینے موسم بہار کے اکثر عشق کو ولولہ ہوتا ہے تو ای عاشق تین مہینے بہار کے بے رو و ریا شراب پر معرفت پی اور مانند بوی گل کے تار نفس نفحات روحانی کے ہمراہ بحر تنزیہ مین جاکر سکر جذبی حاصل کر کہ اصلاح باطن ہوا ور نو مہینے سالک ہو کر منازل سلوک کی طی کر کہ مقام حقیقت کو جلد پہونچے تو اور یہ نہین کہتا ہون کہ تو سال بھر بادہ نوشی کر یعنے

تین ماہ مجذوب رہ اور نو ماہ سالک رہ حاصل معنی بیتین - ابتداے موسم بہار مین جام شراب پر معرفت بے ریاکاری کے نوش کر اور مانند بوے گل کے دم بھر شریک تار نفس نفحات روحانی کر۔ یہ نہین کہتا ہون کہ سال بھر تو شراب نوشی کر بلکہ تین مہینے بہار کے شراب پر معرفت پی اور نو مہینے سالک راہ طریقت رہ۔ نتیجہ یعنی موسم بہار مین شراب پر معرفت پی اور سیر تنزیہ سے سکر جذبی حاصل کر کہ کشود معرفت اس سکر مین زیادہ ہو مگر یہ نہین کہتا ہون کہ سال بھر فی پرستی کر تین مہینے مست و مجذوب ہو کر اصلاح باطن کر اور نو مہینے سالک ہو کر منازل سلوک مین ساعی رہ کہ جلد منزل مقصود کو تو پہونچے مگر مے پرستی مین اجازت پیر طریقت کی شرط ہی کہ موثر ہو۔ آگے اجازت پیر کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

چو پیر سالک عشقت بمے حوالہ کند		بنوش و منتظر رحمت خدا میباش

ترجمہ

اگر پیر سالک عشق تجھکو شراب پینے کو کہے تو نوش کر اور منتظر رحمت خدا کا رہ۔ شرح مصطلحات چو پیر سالک عشقت بمے حوالہ کند۔ اگر پیر سالک راہ عشق تجھکو شراب پر معرفت پینے کو اجازت دے۔ بنوش و منتظر رحمت خدا میباش۔ شوق سے پی اور امیدوار نزول رحمت الٰہی کا رہ یعنی شراب جب سے کہ ممنوع کی گئی ہی بحکم علما نفع پذیر عند الشرع نہین ہی جو اپنی راے سے حظ نفس کے واسطے پیتا ہی دین و دنیا مین نقصان اٹھاتا ہی اور جبکہ پیر طریقت اجازت دیتا ہی وہی شراب نافع ہو جاتی ہی اور اسکے سکر مین کشود معرفت کا ہوتا ہی سبب اسکا یہ ہی کہ پیر کامل بسبب فنائیت کے خود ابدال ہو گیا ہی کہ مثل اکسیر کے جسکو چاہتا ہی قلب ماہیت سے رنگین کر دیتا ہی۔ بقول مولف سہ مین اسکے فیض صحبت سے ہوا اکسیر اعظم ہون ہلنے جو آنکر مجھسے طلائی رنگ احمر ہو + بس اجازت اسکی اجازت حق ہی کہ سکر می بسبب قلب ماہیت کے سکر حقیقی ہو جاتا ہی کہ اس سے کشود معرفت کا ہوتا ہی اور حرمت اسکی مبدل با باحت ہو جاتی ہی کیونکہ پیر کامل جسکو اجازت دیتا ہی اسمین اول تو اہلیت کا بھی پیدا کر دیتا ہی کہ اسکو شراب بجز نفع کے نقصان نہین کرتی ہی اسواسطے خواجہ حافظ پیر عشق کا حوالہ کرتے ہین حاصل معنی بیت۔ اگر پیر سالک راہ عشق تجھکو شراب پر معرفت پینے کی اجازت دے شوق سے پی اور امیدوار نزول رحمت الٰہی کا رہ۔ نتیجہ یعنی پیر کامل کی اجازت سے یہ شراب تجھکو سکر معرفت سے رنگین کر دے گی اور مقام کشود و تشبیہ نور وحدت محمدی تک پہونچا دیگی کہ راز الٰہی و عرفان باطنی تجھپر منکشف ہونگے۔ آگے اسی مشاہدہ کشود باطن کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند ہین

گرت ہواست کہ چون جم بسر غیب رسی		بیا و ہمدم جام جہان نما میباش

ترجمہ

اگر تجھکو خواہش ہی کہ مانند جم کے اسرار غیب کو تو پہونچے ہمیشہ ہمدم جام جہان نما کا رہ۔ شرح مصطلحات گرت ہواست کہ چون جم بسر غیب رسی۔ اگر تو چاہتا ہی کہ مانند جمشید کے حال اسرار غیب کا منکشف ہو

مدام ہمدم جام جہان نما بیباش۔ ہمیشہ نظر باز جام جہان نمای چشم بصیرت کارہ یعنی چشم بصیرت جام جہان نما ہی۔
کہ اُسکے کشود سے انوار تشبیہ و تجلیات تنزیہ عالم سفلی و عالم علوی کے منکشف ہوتے ہین اور سالک عاشق
مشاہدہ تشبیہ سے مقام معرفت کو پہونچتا ہی وبعدہ تجلیات تنزیہ سے محقق ہوتا ہی۔ بقول داغ۔ ؎
فرشتے بھی دیکھین تو کھلجائین آنکھین + بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین + ایضاً۔ ؎ تماشا ہی اگر آئینہ
بے زنگار ہو پیدا + تحیر کے مکان سے عکس روے یار ہو پیدا + چشم بصیرت دیدۂ دل کو کہتے ہین کہ
پرتو مرشد سے وہ بینا ہوتی ہی اور اہل دید اسی سے آفاق وانفس مین تماشا تشبیہ و تنزیہ کا مشاہدہ
کرتے ہین اور تجلیات آثاری و افعالی و صفاتی و ذاتی سے متجلی ہوتے ہین۔ بقول فریدالدین عطار
رحمہ اللہ ؎ چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار + متجلی ست از در و دیوار + حاصل معنی بیت اگر تو چاہے کہ
مانند جمشید کے حال اسرار غیب کا منکشف ہو ہمیشہ نظر باز جام جہان نما چشم بصیرت کارہ۔ نتیجہ۔ یعنی
اگر تو اسرار معنوی و راز باطنی الٰہی منکشف ہونا چاہتا ہی جام جہان نمای چشم بصیرت کا آشنا رہ مثل جمشید
کے کل حال اسرار جہان کا بخوبی واضح ہوجاوے گا بلکہ حقائق الاشیا جلوہ نما ہوگا کہ جسکے
واسطے حضرت رسول مقبول دعا فرماتے تھے اللّٰھم ارنا حقائق الاشیاء کما ہی۔ آگے اسی کشود کا
کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بندین

چو غنچہ گرچہ فروبستگی ست کار جہان	تو ہمچو باد بہاری گرہ کشا میباش۔

ترجمہ

اگرچہ کام جہان کا مانند غنچہ کے سربستہ ہی تو مانند باد بہاری کے گرہ کھولنے والا رہ۔ شرح مصطلحات۔
چو غنچہ گرچہ فروبستگی ست کار جہان۔ اگرچہ عرفان آفاق وانفس عالم کا مثل غنچہ کے درپردہ ہی یعنی
کار جہان معرفت الٰہی کو کہتے ہین کہ خالق مطلق نے انسان کو واسطے اپنی معرفت کے پیدا کیا ہی
اسواسطے اِس جہان مین کار اصلی انسان کا معرفت ہی کہ وہ معرفت آفاق وانفس مین درپردہ
ہی۔ تو ہمچو باد بہاری گرہ کشا میباش۔ تو مانند باد بہاری کے غنچہ چشم شاہدون سے گرہ کشا معرفت کا رہ یعنی
ابتدا کشود معرفت تشبیہ کی بجز چشم شاہدون کے اور کسی شے مین نہین ہوسکتی ہی بقول مولانا روم ؎
ہین دریچہ سوے یوسف باز کن + وز شکافش فرجہ آغاز کن + عشق بازی آن دریچہ کردن ست + کز جمال دوست
دیدہ روشن ست + حاصل معنی بیت اگرچہ عرفان آفاق وانفس عالم کا مثل غنچہ کے درپردہ ہی تو مانند باد بہاری
کے غنچہ چشم شاہدون سے گرہ کشا معرفت کا رہ۔ نتیجہ۔ یعنی غنچۂ چشم شاہدون مین نور وحدت محمدی درپردہ
ہی تو مانند باد بہاری کے دیدہ بصیرت سے گرہ کشا معرفت تشبیہ کا رہ ورنہ کشود اس عرفان تشبیہ
کا طاعت فضولات زاہدون سے حاصل نہین ہوتا ہی۔ آگے کشود تشبیہ عشقی کا بیان ہے شعر
قطعہ بندین

مرید طاعت بیگانگان مشو حافظ		ولے معاشر رندان آشنا یی باش

ترجمہ

ای حافظ طاعت زاہدون کا مرید مت ہو ولیکن ہمعشرت رندان باخبر کار رہ۔ **شرح مصطلحات** مرید طاعت بیگانگان مشو حافظ۔ ای حافظ عبادت فضولات ورد و وظائف زاہدون کا پیرو مت ہو یعنی تو طالب المولی ہی خوف و رجاے دوزخ و جنت سے تجھکو کیا کام ہی وہ امر اختیار کر کہ تیرے عشق کو حسن سے ترقی ہو۔ بقول استاد ۔ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف + گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا + ولے معاشر رندان آشنا یی باش۔ ولیکن ہمعشرت حلقۂ رندان باخبر کار رہ یعنی عاشقان رند باخبر انکو کہتے ہین کہ شاہد بازی و می پرستی سے سیر تشبیہ حق جوئی کی کرتے ہین اور اس راہ سے مقامات سلوک کو طی کر کے حقیقت کو پہونچتے ہین کہ اقرب الطرق الی اللہ ہی۔ بقول استاد ۔ منزل عشقم مکان دیگر ست + مرد این رہ را نشان دیگر ست + **حاصل معنی بیت**۔ ای حافظ عبادت فضولات ورد و وظائف زاہدون کا پیرو مت ہو ولیکن ہمعشرت حلقۂ رندان باخبر کار رہ۔ نتیجہ۔ یعنی تو اہل عشق ہی شریک حلقۂ رندان عشق کا ہو کہ شاہد بازی و می پرستی سے کشود کار تیرا صورت پکڑے اور مشاہدۂ تشبیہ و معائنہ تنزیہ سے تو جلد منزل مقصود کو پہونچے اور درپے طاعت و پابند عبادت فضولات زاہدان خشک کا نہو کہ یہ طالب دنیا ہین اور خوف و رجا مین گرفتار ہین۔ بقول استاد ۔ ما مقیمان کوی دلداریم + رخ بدنیا و دین نگاریم + بلبلانیم کز قضا و قدر + اوفتادہ جدا ز گلزاریم

۳ شعر	غزل چھبیسوین بمقام توحید	

بارہا گفتہ ام و بار دگر میگویم		کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود می پویم
در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند		آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

ترجمہ

مین نے بارہا کہا اور پھر مین کہتا ہون کہ مین بیدل یہ راہ آپ سے نہین چلتا ہون مجھکو آئینہ مین طوطی صفت رکھا ہی اور پیچھے آئینہ کے جو کچھ استاد ازل نے کہا وہی مین کہتا ہون۔ **شرح مصطلحات**۔ بارہا گفتہ ام و بار دگر میگویم۔ یہ راز مین نے بارہا کہا اور اب پھر کہتا ہون یعنی اس راز کو تو گوش شنوا سے سن لے تا وہ دل مین تیرے ہمیشہ کو قائم رہے کہ یہ راز توحید کا ہی کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود می پویم۔ کہ مین عاشق بیدل یہ راہ مشرب رندی کی آپ سے نہین چلتا ہون یعنی مین بدست دیگر ہون جو وہ چاہتا ہی مجھسے کام لیتا ہی بموجب لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ کے کہ مشیت ایزدی اسکو کہتے ہین چنانچہ اس مشیت کا حال اوپر لکھ آیا ہون۔ بقول استاد ۔ مثل کٹ پتلی کے اپنا کچھ نہین اختیار ہی تار جسکے ہاتھ مین جو کچھ کرے مختار ہی۔ لمؤلفہ ۔ مثل پتلی کے خاک کا پتلا + تار دم سے نچا دیا کسنے + غرضکہ خواجہ حافظ اسی توحید

کے اثبات مین آگے یہ شعر فرماتے ہین - در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند - آئینہ مین عکس طوطی کے مانند مجھکو رکھا ہی
یعنے در پس آئینہ سے یہان دو آئینے مراد ہین - ایک در آئینہ دوسرا پس آئینہ - در آئینہ اول مصرع مین اور پس
آئینہ ثانی مصرع مین داخل کرنا چاہیے کہ تا معنی شعر درست ہون - آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم یعنی
آئینہ جو اُستاد ازل حق نے کہا وہی مین کہتا ہون یعنی صورت میری مثل عکس طوطی آئینہ ہی جو پس آئینہ استاد
ازل ذات حق نے کہا وہی مین کہتا ہون میرا کچھ اختیار نہین ہی قاعدہ ہی کہ معلم طوطی جب تعلیم کرتا ہی تو آئینہ طوطی
کے مقابل مین رکھتا ہی اور خود پس آئینہ بیٹھکر آواز دیتا ہی جو کہ طوطی کو اپنا عکس آئینہ مین دکھائی دیتا ہی تو اُسے
ہمجنس اپنا جانکر اُدھر کو متوجہ ہوتا ہی اور آواز معلم پس آئینہ کو آواز اُسکی جانکر بسبب ہمجنسی کے یاد کر لیتا ہی پس
اسیطرح تم میرے افعال و اقوال کو افعال و اقوال حق کا سمجھو کہ مین در حقیقت مثل عکس طوطی آئینہ کے بے حس و حرکت ہون
جو وہ چاہتا ہی میری صورت سے کام لیتا ہی مین کچھ نہین کر سکتا ہون **حاصل معنی یہ ہین** - یہ راز مین نے
بارہا کہا اور اب پھر کہتا ہون کہ مین عاشق بیدل یہ راہ مشرب رندی کی آپسے نہین چلتا ہون - آئینہ مین
عکس طوطی کے مانند مجھکو رکھا ہی پس آئینہ جو استاد ازل حق نے کہا وہی مین کہتا ہون - **نتیجہ** - یعنی صورت
میری بے صورتی کے اختیار مین ہی جو بے صورتی چاہتی ہی وہ قول و فعل میری صورت سے ظاہر کرتی ہی گویا
تشبیہ پابند تنزیہ کی ہی و فعل انسان فعل حق ہی - بقول استاد ؎ ہرچہ بینی یار ہست اغیار نیست + غیر او جز وہم و
جز پندار نیست + از جمال وہ ہمہ عالم جلوہ ہاست + لیک ہر کس لائق دیدار نیست + آگے اس اپنی بے اختیاری
کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین -

من اگر خارم اگر گل چمن آرائی ہست	کہ ازان دست کہ می پرورد م میرو یم

ترجمہ

مین اگر خار ہون یا گل ہون - مگر کوئی چمن آراستہ کرنے والا ہی کہ اُسکے ہاتھ سے کہ میری پرورش کرتا ہی اُگتا ہون
مین **شرح مصطلحات** - من اگر خارم اگر گل چمن آرائی ہست - مین اس چمن دنیا مین اگر خار ہون یا گل
ہون مگر چمن پیرا اور کوئی ہی یعنی مین بُرا ہون یا بھلا ہون مگر میرا محافظ اور کوئی ہی کہ مین اُسکے اختیار مین مثل شجر
کے ہون جیسا وہ چاہتا ہی مجھکو رکھتا ہی مین بدست دیگر ہون - بقول اُستاد ؎ دست قدرت مین ہون
اُسکے مین مثال برگ گل + جون صبا پلٹے ہی اس پہلو سے اُس پہلو مجھے + کہ ازان دست کہ می پرورد م
میرو یم - کہ اُسکے دست قدرت سے جو مین پرورش پاتا ہون نشو و نما کرتا ہون یعنے میری برتری و بدتری اُسکے
دست قدرت مین ہی کہ جو وہ چاہتا ہی مجھسے کام لیتا ہی کہ میرا چلنا پھرنا و کہنا سُننا و اُٹھنا و بیٹھنا اُسکے اختیار مین ہی کیونکہ
یہ اوصاف سبعہ سمع و بصر و کلام و قدرت و ارادہ و علم و حیات اُسی کے ہین اس خیال کے سمجنے کو توحید کا کھلنا
کہتے ہین بقول نیاز ؎ جب جی مین یہ سمایا جو کچھ کہ ہی سو تو ہی + پھر دل سے دور کب ہو قرب و حضور تیرا +
وحدت کے ہین یہ جلوے نقش و نگار کثرت + گر سر معرفت کو پائے شعور تیرا + **حاصل معنی بیت** - مین اس چمن دنیا مین
اگر خار ہون و یا گل ہون مگر چمن پیرا اور کوئی ہی - کہ اُسکے دست قدرت سے جو مین پرورش پاتا ہون نشو و

کرتا ہون نتیجہ یعنی مین اس دنیا مین اگر اچھا ہون یا برا ہون مگر کوئی رب ہی کہ مین اسکے دست قدرت سے پرورش پاتا ہون اور ظہور کرتا ہون میری کچھ اصل و حقیقت نہین ہی یہ سب ظہور رنگ و روپ اسی کا ہی بقول استاد ؎ پردہ اُٹھ جائے موحد اگر انسان ہو جائے + سب حقیقت ابھی کھل جائے جو عرفان ہو جائے

۵ شعر	غزل سینتیسوین بمقام مشاہدہ توحید

درخرابات مغان نور خدا مے بینم		وین عجب بین کہ چہ نوری زکجا می بینم

ترجمہ

خرابات مغان مین نور خدا کا دیکھتا ہون بین یہ عجب دیکھو کہ کہان کا نور کس جا سے دیکھتا ہون مین۔ شرح مصطلحات۔ درخرابات مغان نور خدا می بینم۔ نفس و آفاق ممکن الوجود عالم دنیا مین انوار واجب الوجود کو مشاہدہ کرتا ہون مین۔ وین عجب بین کہ چہ نورے زکجا بینم۔ اور یہ عجب تماشا ہی کہ نور لامکان کو امکان مین دیکھتا ہون مین یعنے مین انوار واجب الوجود لامکان کو نفس و آفاق ممکن الوجود عالم امکان مین بصورت شاہدان مشاہدہ کرتا ہون عجب تماشے کی جا ہی کہ یہ اضداد ایک جا کیونکر جمع ہوے۔ بقول استاد ؎ بت خانہ مین بھری ہوئی خلقت خدا کی ہی + بت بھی خدائی کرتے ہین قدرت خدا کی ہی + اور محسوس غیر محسوس کو کیونکر مشاہدہ کرتا ہی۔ قاعدہ ہی کہ روح انسان ازراہ نفخ کے روح اعظم سے اس کالبد مین آئی ہی اور تقسیم پذیر نہین ہی مگر ظلمت نفسانی سے غافل و تیرہ ہو گئی ہے اور بسبب غلبہ نفس امارہ کے خود کو امکان مین غیر اللہ جانتی ہی مثل بچہ شیر کے کہ جو بھیڑون مین پلنے سے خود کو بھیڑ جانتا تھا قصہ اسکا یہ ہی کہ ایک چرواہے نے جنگل سے لاکر بچہ شیر کو بھیڑون مین پالا مگر وہ بچہ شیر باوجود بچہ ہی جانے کے خود کو بھیڑ جانتا تھا حسب اتفاق ایک شیر نے اس بچے سے آکر کہا کہ تو غیر جنسون مین کیون رہتا ہی بچے نے جواب دیا کہ مین بھیڑ ہون اور بھیڑون مین رہتا ہون اگر تو مجھے سمجھا دے تب مجھکو اپنے شیر ہونیکا یقین ہو پس اس شیر نے بچے کو اول چشمہ آب پر اپنے پاس کھڑا کرکے اپنے عکس کو اور اسکے عکس کو ازراہ دید تشبیہ کے پانی مین باہم دکھا کر مثل اپنے شیر ہونا تلقین کیا اسطرح عارف ازراہ دید تشبیہ کے طالب کو چشم سے شاہدون مین ہمہ اوست مشاہدہ کراتا ہی بقول مولانا روم ؎ جملہ معشوق ست و عاشق پردہ + زندہ معشوق ست و عاشق مردہ + جبکہ اسکی سمجھ مین یہ کامل نہ آیا تو شیر نے خود دور سے جست کرکے ایک بھیڑ کو کشتہ و خستہ کرکے خون چکھا اور بچے سے بھی یہی فعل کرایا جسوقت بچہ ذائقہ خون شکار سے ازراہ تنزیہ کے وحدانیت سے خبردار ہوا خود کو شیر جانا و ہمراہ شیر کے ہو لیا۔ غرضکہ جب کوئی عارف شیر خدا کا اسی طرح روح غافل کو راز تشبیہ و تنزیہ سے صورت و بیصورتی مین خبردار کردیتا ہی اسوقت روح جانتی ہی کہ مین حقیقت مین حق ہون و غیر نہین ہون۔ بقول استاد ؎ غیرتش غیر در جہان نگذاشت + لاجرم جملہ عین اشیا شد

پس اس صورت مین محسوس وغیر محسوس ضد نہین ہین بلکہ رائی ومرئی ایک جنس ہین بقول نیاز رحمۃ اللہ۔ ؎ رائی ومرآت ومرئی جملگی یک ذات اوست + عقل حیران ست در صنعت گری یار ما + حاصل معنی بیت انفس وآفاق ممکن الوجود عالم دنیا مین انوار واجب الوجود کو مشاہدہ کرتا ہون مین اور یہ عجب تماشا ہی کہ نور لامکان کو امکان مین دیکھتا ہون مین۔ نتیجہ یعنی نور ذات کو ظہور مظہرات مین مشاہدہ کرتا ہون مگر یہ عجب تماشا ہی کہ ذرہ مین آفتاب روشن دیکھتا ہون کہ کل جزو مین کیسے آیا اور دریا قطرہ مین کیسے سمایا۔ آگے اس جزو کل کے مشاہدہ کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند مین

جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو		خانہ می بینی ومن خانہ خدا مے بینم

ترجمہ

ای میر حاج میرے روبرو اپنی جلوہ نمائی نہ کر کہ تو خانہ دیکھتا ہی اور مین صاحب خانہ دیکھتا ہون شرح مصطلحات۔ جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج۔ ای عاشق میر حاج دل کے اپنا پر تو مجھپر نہ ڈال یعنی تو اہل گرمی ہی اور مین اہل روشنی ہون اہل گرمی عاشق بیدار دل ہوتا ہی اور اہل روشنی عارف روشن ضمیر ہوتا ہی۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎ کار مردان روشنی وگرمی ست + کار دونان حیلہ و بے شرمی ست + کہ تو خانہ می بینی ومن خانہ خدا می بینم۔ کہ تو خانہ کعبۂ دل کو دیکھتا ہی اور مین رب کعبہ دل کو دیکھتا ہون یعنی عاشق بیدار دل بسبب گرمی عشق کے خانۂ دل تک رسائی رکھتا ہی اور کیفیت وجدانی وتصرف قلبی جانتا ہی اور عارف روشن ضمیر بسبب روشنی نور معرفت کے خانۂ دل مین مشاہدہ تشبیہ ومعائنہ تنزیہ کیا کرتا ہی پس عاشق کب مساوی عارف کے ہی۔ بقول مسعود بک ؎ عاشقان کشتند مست از بوی تو + عارفان ہا ندکم ہدروی تو + حاصل معنی بیت۔ ای عاشق میر حاج دل کے اپنا پر تو مجھپر نہ ڈال کہ تو خانۂ کعبۂ دل کو دیکھتا ہی اور مین رب کعبۂ دل کو دیکھتا ہون۔ نتیجہ۔ یعنی تو عاشق آگاہ دل ہی اور مین عارف روشن ضمیر ہون تجھے دل کی خبر ہی مجھے دید روح کی منکشف ہی تو زائر کعبہ ہی مین مشاہد رب کعبہ ہون تو گھر سے ملا ہی مین گھر والے سے ملا ہون تو گھر کے اختیار مین ہی اور گھر میرے اختیار مین ہی تو صوفی ابن الوقت ہی اور مین صافی ابو الوقت ہون۔ بقول استاد۔ ؎ نہ ہر زن زن ست ونہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نکرد + پس عاشق عارف کی کب برابری کر سکتا ہی۔ آگے کشود عوارف تشبیہ در تنزیہ کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند ہین۔

ہر دم از روی تو نقشی زندم راہ خیال		باکہ گویم کہ درین پردہ چہا مے بینم

ترجمہ

ہر دم تیرے رخ سے ایک صورت دیکھتا ہون مین از راہ خیال کے کس سے کہون مین کہ اس پردہ مین کیا کچھ دیکھتا ہون۔ شرح مصطلحات۔ ہر دم از روی تو نقشے زندم راہ خیال۔ ہر دم ایک صورت تشبیہ رخ تیرے سے مشاہدہ کرتا ہون مین از راہ خیال کے یعنی تیرے رخ تشبیہ نور وحدت محمدی کی جو

ہیئت میرے دل مین قائم ہوگئی ہی وہ ازروی خیال کے ہردم ایک نئی صورت تشبیہ کے عالم تنزیہ مین دکھاتی ہی۔ باکہ گویم کہ درین پردہ چہا می بینم۔ کس سے کہون مین کہ اِس پردۂ خیال مین کیا کچھ فرحت و انبساط اُسکے مشاہدہ سے دیکھتا ہون مین یعنی ہیئت تشبیہ رُخ تیرے کی ازروی خیال کے عالم تنزیہ مین کیا کچھ تماشے مجھکو دکھاتی ہی کہ مین اسکی کیفیت و فرحت کو کس سے کہون قاعدہ ہی کہ جب عارف کو کشود باطن ہوتا ہی تو اول صورت شاہد مین مشاہدۂ تشبیہ نور وحدت محمدی کا کرتا ہی کہ نئین طرح طرح کا تماشا دیکھتا ہی جبکہ ہیئت اُسکے قلب مین بخوبی قائم ہوجاتی ہی تو ہنگام کشود معنی کے یہ ہیئت صورت تشبیہ کی عالم تنزیہ مین ہردم ہزار درجہ زیادہ منور اُس سے مشاہدہ ہوتی ہی اور راز فرحت و انبساط بخشتی ہی کہ بیان مین نہین آتی ہی اُسکو سیر تشبیہ در تنزیہ کہتے ہین چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمہ اسی ہیئت تشبیہ کو فرماتے ہین۔ ؎ آن خیالاتیکہ دام اولیاست + عکس مہ رویان بستان خداست + حاصل معنی بیت۔ ہردم ایک صورت تشبیہ رُخ تیرے سے مشاہدہ کرتا ہون مین ازراہ خیال کے کس سے کہون مین کہ اِس پردۂ خیال مین کیا کچھ فرحت و انبساط اُسکے مشاہدہ سے دیکھتا ہون مین نتیجہ یعنی تیری صورت رُخ کی ہیئت تشبیہ ازراہ خیال کے مشاہدہ تنزیہ مین عجب سیر و تماشا دکھاتی ہے کہ یہ حال مین کس سے کہون اور کون اس کا خبردار ہے بس عارف کو چاہیے کہ کشود معنی کی طرف متوجہ رہے۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ؎ رو بمعنی کوش اے صورت پرست + زانکہ معنی بر تن صورت پرست

آگے دید توحید کا بیان ہی

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم و بیش		کہ من این مسئلہ بی چون و چرا می بینم

ترجمہ

دائرہ مین ایک نقطہ مخالف نہین ہی کم و بیشی سے کہ مین اِس مسئلہ کو بے چون و چرا دیکھتا ہون شرح مصطلحات نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم و بیش۔ دائرہ ہردو چشم مین نقطہ بصیرت ایک بھی مخالف نہین ہے کم و بیش ہونے سے یعنی نقطہ ہردو چشم باوجود دو ہونے کے آپس مین ایک ہین اور مخالفت بیشی و کمی کی نہین رکھتے ہین کیونکہ دید دونون چشم کی ایک ہی اسی طرح نور الٰہی و نور محمدی بظاہر دو ہین و بباطن واحد ہین بس خواجہ حافظ اِس ید نقطہ ہردو چشم سے توحید ثابت کرتے ہین کہ اللہ و محمد بظاہر دو و بباطن ایک ہین۔ بقول غداق میان سلمہ اللہ ؎ یہ دونون ہین اک انکو دو مت سمجھنا + خدا باطناً ظاہرا ہی محمد۔ کہ من این مسئلہ بی چون و چرا می بینم۔ کہ مین اِس مسئلہ توحید کو بے چون و چرا دیکھتا ہون یعنی اللہ و محمد کا واحد ہونا نور ہردو چشم سے ظاہر دیکھتا ہون کہ اِس مسئلہ مین کچھ چون و چرا نہین ہی کیونکہ بے چون و چرا صفت نور اللہ کی ہی بقول تراب علی شاہ رحمۃ اللہ ؎ بے کیف و کمی و بے نمونی + پاکی ز نکی و چند و چونی + در جلوہ مکان و لامکانی + با جلوہ نشان و بی نشانی + حاصل معنی بیت۔ دائرہ ہردو چشم مین نقطہ بصیرت ایک بھی مخالف نہین ہی کم و بیشی ہونے

سے کہ مین اِس مسئلہ توحید کو بلا چون وچرا دیکھتا ہون۔ **نتیجہ**۔ یعنی نقطہ نور ہر دو چشم شاہد مثل نور اللہ ومحمد صلعم کے ہی کہ باوجود دو ہونے مظاہر کے حقیقت مین ایک ہی کہ اُسکی دید سے خدا ورسول کی دید حاصل ہوتی ہی بموجب المجاز قنطرۃ الحقیقۃ کے۔ آگے اِس نقطہ کی دید کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بند مین

دوستان غیب نظربازی حافظ مکنید		کہ من او را ز محبان خدا مے بینم

ترجمہ

ای دوستو نظربازی حافظ کی عیب بینی نہ کرو کہ مین اُسکو دوستان خدا سے دیکھتا ہون۔ **شرح مصطلحات** دوستان عیب نظربازی حافظ مکنید۔ ای دوستو حافظ کی حسن پرستی کی عیب بینی نہ کرو یعنی وہ دیدۂ بصیرت سے نقطۂ شاہدان حسینہ مین جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کو مشاہدہ کرتا ہی اور طلعت دلدار کو آئینۂ حسن مین دیکھتا ہی۔ بقول **داغ**۔ ؎ فرشتے بھی دیکھین تو کھلجائین آنکھین + بشر کو جو جلوے دکھائے گئے ہین + کہ من او را ز محبان خدا می بینم۔ کہ مین اُسکو عارفان باللہ سے دیکھتا ہون یعنی ای معترض تو اُسکو حسن پرستی شاہدون مین فاسق وفاجر اپنا سا قیاس نہ کر کہ وہ نامحرم کو نہین دیکھتا ہی بجز جلوۂ خدا کے۔ بقول **نیاز احمد** ؎ اگرچہ مین سیر بتان دیکھتا ہون + ولے جلوۂ حق عیان دیکھتا ہون + **حاصل معنی بیت**۔ ای دوستو حافظ کی حسن پرستی کی عیب بینی نہ کرو کہ مین اُسکو عارفان باللہ سے دیکھتا ہون۔ **نتیجہ**۔ یعنی حافظ جمال جانان کا تماشا شاہدون مین دیکھتا ہی اُسکی نظربازی کو حق مین جانو کہ دوستان حق سے ہی گو بظاہر ملامتیہ بنا ہے فہم من فہم

	غزل اڑتیسوین بمذمت ریاکاران	۳ شعر

شراب لعل کش وروی مہ جبینان بین		خلاف مذہب آنان جمال اینان بین

ترجمہ

شراب لعل پیو اور چہرہ حسینون کا دیکھو خلاف مذہب اُنھون کے جمال اُنکا دیکھو۔ **شرح مصطلحات** شراب لعل کش وروی مہ جبینان بین۔ شراب پر معرفت نوش کرو اور منھ حسینون کا تکو۔ خلاف مذہب آنان جمال اینان بین۔ خلاف طریق ریاکاران فاسق کے جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کو جمالی شاہدونین مشاہدہ کرو یعنی می پرستی وشاہد بازی سے خلاف طریق ریاکاران فاسق کے مثل عاشقان صادق کے حق جوئی و دید بازی کرو کیونکہ ریاکاران فاسق بظاہر طاعت نفسانی وعبادت جسمانی کرتے ہین بباطن نامحرمون کو بنظر بد دیکھتے ہین تم برخلاف مذہب اُنکے بظاہر می پرستی وشاہد بازی کرو وبباطن محرم کار دید تشبیہ ونظرباز حق بین رہو۔ بقول استاد ؎ از درون شو آشنا واز برون بیگانہ وش + اینچنین زیبا روش کمتر بود اندر جہان + **حاصل معنی بیت** شراب پر معرفت نوش کرو اور منھ حسینون کا تکو اور خلاف طریق ریاکاران فاسق کے جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کو جمال شاہدون مین مشاہدہ کرو۔ **نتیجہ**۔ یعنی برخلاف ریاکاران بدطینت کی می پرستی وشاہد بازی مین تم

حق جوئی و خدا طلبی اختیار کرو کہ وہ ظاہر آرائی سے تخریب باطن کرتے ہین تم خرابی ظاہر سے آراستگی باطن کرو کہ ظاہر آرائی سے درستی باطنی بہتر ہی۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ ؎ آنانکہ خود ستائی و تن پروری کنند + او خویشتن گم ست کرا رہبرے کنند + آگے ان ریا کارون کا بیان ہی۔ شعر قطعہ بندین

بزیر دلق طمع لبس کمند ہا دارند
دراز دستی این کوتہ آستینان بین

ترجمہ

خرقہ سالوسی مین مبت دام مکر کے رکھتے ہین وست درازیان کوتہ آستینون کی دیکھو شرح مصطلحات بزیر دلق طمع لبس کمند ہا دارند۔ خرقہ ریائی مین دام تزویر خود فروشی کے رکھتے ہین یعنی زاہدان ریا کار بلباس پارسائی خود کو واصلان حق سے ظاہر کرکے بطمع حصول دنیا مخلوق کو اپنا گرویدہ و خواہندہ کرتے ہین اور ادعائے کمالیت کا بیان کرتے ہین اور خود خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہین۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ ؎ دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع + خود را ز عملہای نکوہیدہ بری دار + حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست + درویش صفت باش و کلاہ تتری دار + دراز دستی این کوتہ آستینان بین۔ اولوالعزمی ان کوتہ ہمتون کی دیکھو یعنی بلند حوصلگی ان کم ظرفون کی دیکھو کہ دعوی خدا رسیدگی کا بلباس پارسائی کرتے ہین اور متحمل ریاضت و مجاہدہ کے کم ہمتی سے نہین ہو سکتے ہین اور متاع قلیل دنیا پر قانع ہوکر نعمای محبت الٰہی سے محروم رہتے ہین وای برحال ان لوگون کے کہ دین کو دنیا کے واسطے برباد کرتے ہین اور ظاہر آرائی سے تخریب باطن کرتے ہین۔ بقول نظامی ؎ ولا تا بزرگی نیاری بدست + بجای بزرگان نباید نشست + حاصل معنی بیت خرقہ ریائی مین دام تزویر خود فروشی کے رکھتے ہین ہو العزمی ان کوتہ ہمتون کی دیکھو۔ نتیجہ۔ یعنی زاہدان ریا کار لباس دوستان حق کا پہنکر خود کو واصلان حق سے ظاہر کرتے ہین اور باتین دربردہ انتہای مقامات علم سلوک و علم توحید کی اپنی نسبت بیان کرکے خلق اللہ کو اپنا گرویدہ کرتے ہین اور خود بمعنی ہوتے ہین پس تردامنی ان زاہدان خشک کی دیکھو۔ بقول استاد ؎ پردہ اٹھ جائے موحد اگر انسان ہو جائے + سب حقیقت ابھی کھل جائے جو عرفان ہو جاے + آگے تصفیہ قلب عشق کا بیان ہی

شعر قطعہ بندین

غبار خاطر حافظ ببرد صیقل عشق
صفای آئینہ پاک پاک بینان بین

ترجمہ

غبار دل حافظ کو صیقل عشق نے پاک کیا صفائی آئینہ پاک اہل نظر کی دیکھو۔ شرح مصطلحات غبار خاطر حافظ ببرد صیقل عشق۔ کدورات حب دنیا کی قلب حافظ سے صیقل عشق لیگیا یعنی آلودگی حب دنیا سے جو دل حافظ کا تیرہ و تار ہو گیا تھا اور خواہشات نفسانی مین مبتلا تھا آتش عشق نے ایسی صیقل کی کہ دل مثل آئینہ کے مجلا ہو گیا اور بجز محبت الٰہی کے کچھ باقی نہ رہا بموجب۔ العشق نار اذا وقع فی القلب یحرق ماسوی المحبوب کے صفائی آئینہ پاک پاک بینان بین۔ جلای آئینہ قلب پاک پاک نظرونکی

دیکھو یعنی عاشقان نظرباز مشاہدۂ جلوۂ شہود نور وحدت محمدی سے تصفیۂ قلب وتجلیہ روح ہر دم کرتے ہین تاکہ روز بروز سیر معنی مین ترقی ہو۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ ؎ سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار زنگار خوردہ کی بنماید جمال دوست حاصل معنی بیت۔ کدورت حب دنیا کی قلب حافظ سے صیقل عشق لیکیا جلائے آئینہ قلب پاک پاک نظر تکا دیکھو۔ نتیجہ۔ یعنی قلب پاک حافظ کا آتش عشق سے ایسا پاک صاف ہوگیا ہی کہ بسبب پاک نظربازی کے بتون مین جلوہ خدا کا مشاہدہ کرتا ہی خلاف زاہدان ریاکار کے کہ بدطینتی و بدنظری سے شاہدان جلوۂ خدا کو بت جانتے ہین اور ما شغلک عن اللہ فہو صنمک کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

۴ شعر	غزل اڑتالیسوین بہ تعلیم حفظ ریاکاری	

این خرقہ کہ من دارم در رہن شراب اولے		وین دفتر بے معنی غرق مے ناب اولے

ترجمہ

یہ خرقہ کہ مین رکھتا ہون شراب مین رہن ہو بہتر ہی اور یہ دفتر بمعنی غرق شراب خالص مین ہو بہتر ہے۔ شرح مصطلحات۔ این خرقہ کہ من دارم در رہن شراب اولا۔ یہ قالب نفس پرور کہ مین رکھتا ہون۔ شراب پر معرفت مین گرفتار ہو بہتر ہی یعنی لذائذ وحظائظ خواہشات نفسانی اس جسم کی دل کو تیرہ وتاریک کرتی ہین اور راغب کرتی ہین جانب فسق وفجور کے اور باز رکھتی ہین طاعت وعبادت الہی سے اور شاغل کرتی ہین ساتھ امورات نواہی کے کہ تا عبور منازل قبر وقیامت سیر دشوار ہون پس اسکا شراب پر معرفت سے اغشتہ ہونا بہتر ہی کہ تا سکر معرفت عشق مین تزکیۂ نفسانی سے لطافت جسمانی پیدا ہو اور تصفیۂ قلبی سے کشود روحانی زیادہ ظہور کرے۔ بقول نیاز رحمۃ اللہ ؎ کہان یہ عشق کا مرنا کہان وہ موت سر پڑنا + یہان اب روح قدسی ہون وہان زیر زمین سڑنا + وین دفتر بمعنی غرق مے ناب اولی۔ اور یہ قلب بمعنی مے وحدت مین غرق ہو بہتر ہی یعنی قلب کو واسطے اکتساب معنی کے پیدا کیا ہی کہ علم الہی اسمین مندرج ہی اور بسبب آلودگی کے بمعنی ہو رہا ہی اسکا مے وحدت مین غرق ہونا بہتر ہی کہ تا نزول انوار الہی وتجلیات ذاتی وصفاتی سے متجلی ہوکر عالم خلق وعالم امر مین جلوۂ شہود نور وحدت محمدی کو از راہ تشبیہ وتنزیہ کے مشاہدہ کرے بقول داغ سلمہ اللہ ؎ دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان + یون تو ابلیس کو بھی شرط وضو آتی ہی۔ حاصل معنی بیت۔ یہ قالب نفس پرور کہ مین رکھتا ہون شراب پر معرفت مین گرفتار ہو بہتر ہی اور یہ قلب بمعنی مے وحدت مین غرق ہو بہتر ہی نتیجہ۔ یعنی یہ قالب وقلب کہ خرقہ ریائی و دفتر بمعنی ہی شراب پر معرفت سے پاک وصاف کیا جائے کیونکہ ازل سے حامل امانت الہی نفخ روح انسانی کا ہی مگر روح انسانی چار عالم کے حجابون مین پوشیدہ ہی جبتک سالک ان چارون حجاب عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت کو تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب وتجلیۂ روح وتخلیۂ سر سے طے نہ کریگا منزل مقصود کو نہ پہونچیگا۔ بقول استاد ؎ لاہوت در جبروت مین جبروت در ملکوت مین + این ہر سہ در ناسوت مین گر عاقلی گم شو درین +

اور جو خرقہ ریائی و دفتر یعنی کہ زاہد رکھتے ہین اُنکا حال نہ پوچھو لائق بیان نہین۔ آگے اُنکی ریاکاری کا بیان
ہے شعر قطعہ بند مین

من حال دل زاہد با خلق نخواہم گفت	این قصہ اگر گویم با چنگ و رباب اولی

ترجمہ

مین حال زاہد کے دل کا مخلوق سے نہ کہونگا اور اگر یہ قصہ کہون مین ساتھ چنگ و رباب کے بہتر ہی شرح مصطلحات۔ من حال دل زاہد با خلق نخواہم گفت۔ مین احوال ریاکاری دل زاہد کا مخلوقات سے نہ کہونگا یعنے حال اندرونی زاہد کا مین فاش نہ کرونگا کیونکہ زاہد اگرچہ بظاہر بموجب شریعت کے صورت پارسا رکھتا ہی مگر دل اُسکا ظلمت غفلت سے تیرہ و تاریک پر از خطرات و ہوا و ہوس ہی اور خیالات شہوت پرستی و تعشق نفسانی کے دل مین رکھتا ہی بقول اُستاد ؎ زاہد خدا پرست نہین بت پرست ہی نہ مرد ہی وہ شہوت پرست ہی + اگر یہ حال دل اُسکا مین عوام سے کہون ایک تو ہتک اہل ظواہر ہی دوسرے مخلوق پیروی طاعات ظاہری سے باز رہیگی۔ این قصہ اگر گویم با چنگ و رباب اولی۔ اور اگر کہون تو یہ قصہ مین مزامیر کے ساتھ بزم سماع مین بہتر ہی یعنی یہ حال بطور قصہ کے بزم سماع مین کہون کہ عوام اِس راز کو نہ سمجھین اور جو خواص سمجھین تو حیرت پذیر ہو وین اِسکو رندیت و شطحیت کہتے ہین کیونکہ رند راز دل کسی پیرایہ مین کہتے ہین بقول مولانا ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران + گفتہ آید در حدیث دیگران + حاصل معنی بیت۔ مین احوال ریاکاری دل زاہد کا مخلوقات سے نہ کہونگا اور اگر کہون تو یہ قصہ مین مزامیر کے ساتھ بزم سماع مین بہتر ہی۔ نتیجہ۔ یعنی راز دل ریاکاری زاہدونکا مین خلق اللہ سے نہین کہونگا کہ دل آزاری ہی اور اگر کہون تو از راہ قصہ کے بزم سماع مین مزامیر کے ساتھ بہتر ہی کہ اِس امر در پردہ سے کسی کی دل شکنی نہوگی کیونکہ درویشی پردہ پوشی ہی نہ عیب کوشی۔ آگے اِسی پردہ پوشی و عشق جوشی کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین۔

چون مصلحت اندیشی دور است ز درویشی	ہم سینہ پر آتش بہ ہم دیدہ پر آب اولی

ترجمہ

اگر تجھکو خیال مصلحت کا ہی تو درویشی سے بعید ہی پس اِس اخفا مین سینہ پر آتش و دیدہ پر آب ہونا بہتر ہی۔ شرح مصطلحات۔ چون مصلحت اندیشی دور است ز درویشی۔ اگر تجھکو مصلحت کا اندیشہ ہی تو درویشی سے بعید ہی یعنی درویشی عیب پوشی ہی اگر مصلحت وقت جانتا ہی اُنکے عیب ریاکاری کو ظاہر نہ کر اور اگر اِس اخفای راز سے تیرے دل مین آگ پیدا ہووے تو۔ ہم سینہ پر آتش بہ ہم دیدہ پر آب اولی۔ ہم سینہ بریان و ہم دیدہ گریان بہتر ہی یعنی اِس راز کے ضبط کرنے سے سینہ بریان و دیدہ گریان ہونا بہتر ہی کہ عاشق کی تخریب ظاہری سے اصلاح باطنی ہوتی ہی کیونکہ بہ نسبت ظاہر آرائی کے سینہ مین آگ اور دیدہ مین آب چاہیئے

کہ یہ آگ و پانی واسطے پاکی ظاہر و باطن کے مقرر کیا ہی اور یہی عاشق کی صفت ہی۔ بقول اُستاد ؎ روؤن مین گلخن مین اور نالہ کرون پر آب مین + آگ مین ماہی ہو پیدا اور سمندر آب مین حاصل معنی بیت اگر مجھکو مصلحت کا اندیشہ ہی تو درویشی سے بعید ہی ہم سینہ بریان و ہم دیدہ گریان بہتر ہی۔ نتیجہ یعنی بسبب مصلحت وقت کے درویشی سے بعید ہی کہ تو افشاے راز کرے جو کہ درویشی پردہ پوشی ہی پس تو اس راز کو دل مین پوشیدہ رکھ اور زبان تک نہ لا گو اسکے ضبط سے سینہ بریان و دیدہ گریان ہو عین مناسب ہی کہ تہر درویش برجان درویش ہی۔ آگے ترک رندیت کا بیان ہی شعر قطعہ بند مین

رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی		چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو

ترجمہ

ای حافظ جو تو پیر ہوا اب میخانہ سے نکل کہ رندی و ہوا و ہوس عالم شباب مین بہتر ہی۔ شرح مصطلحات چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو۔ ای حافظ جو تو سلوک عشق مین منتہی ہوا مقام تشبیہ جبروتی سے عروج کر۔ رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی۔ کہ رندی و حسن پرستی ابتدای تلوین عشق مین بہتر ہی یعنی حالت تلوین عشق مین شاہد بازی و حسن پرستی واسطے متجلی ہونے کے نور وحدت محمدی سے بہتر معلوم ہوتی ہی کہ جلد مقام تشبیہ سے عروج کر کے مقام تنزیہ کو پہونچے کہ منزل مقصود وراء الورا ہی۔ بقول اُستاد ؎ ای برادر بے نہایت درگہیست + ہر چہ در وے بنگری بروی مایست + جبکہ تو سیر سلوک کی انتہا کو پہونچا ہی تو مقام تنزیہ مین رہنا چاہیے رندیت تشبیہ کی نہ کرنا چاہیے کہ کسر شان و تنزل مقام ہی۔ بقول خسرو ؎ پیری و شاہد پرستی سنے خوش نیست خسروا تا کے پریشانی ہنوز + حاصل معنی بیت۔ ای حافظ جو تو سلوک عشق مین منتہی ہوا مقام تشبیہ جبروتی سے عروج کر کہ رندی و حسن پرستی ابتداے تلوین عشق مین بہتر ہی۔ نتیجہ۔ یعنی ای حافظ تو سلوک مین مقام پیری طریقت کو پہونچا ہی کہ اور لوگ تیری پیروی کرین نہ کہ تو رندی و شاہد بازی کرے اور لوگون کے عقیدون کو بگاڑے اور کام ابتدا کا انتہا مین کرے اور حفظ مراتب کو پیش نظر نہ رکھے۔ بقول اُستاد ؎ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ست +

۴ شعر	غزل چالیسوین بمقام کمالات عشق	

تا بیخبر بمیرد در رنج خود پرستی		با مدعی نگوئید اسرار عشق و مستی

ترجمہ

مدعی سے نہ کہو راز عشق و مستی کا کہ تا وہ رنج خود نمائی مین مرے۔ شرح مصطلحات با مدعی نگوئید اسرار عشق و مستی۔ زاہد ریاکار سے راز و جذبہ عشق مقام تشبیہ کا مت کہو یعنی

وہ اہلیت نہین رکھتا ہی اور خودستائی کا عادی ہوگیا ہی یہ اخفای راز اُس سے نہوگا۔ بقول اُستاد ؎ ستانی زبان از رقیبان راز + کہ تا راز سلطان نگویند باز + تا بیخبر بمیرد در رنج خودپرستی۔ تاکہ بے کشود معرفت الٰہی کے رنج خودی و خودپرستی مین مرے یعنی خودی و خودپرستی اُنکو کہتے ہین کہ جیسے انسان اس عالم مین پیدا ہوا ہی روح انسانی نفس امارہ کی مطیع و فرمان بردار بسبب حجاب ظلمانی کے ہوگئی ہی۔ اور اپنی اصل کو بھول گئی ہی اُسکو غفلت کہتے ہین پس اس غفلت کے سبب سے انسان کو خدا سے مغائر بالذات جانتا ہی اور خود کو فاعل ہر ایک امر کا کہتا ہی اور انا بولتا ہی اُسکو خودی کہتے ہین۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ آنانکہ خودستائی و تن پروری کنند + او خویشتن گم ست کرا رہبری کنند + پس یہ خودی بندہ کے و خدا کے درمیان مین حجاب اکبر ہی سالکان طریقت نے ریاضات و مجاہدات و طاعات و عبادات و مہلکات و منجیات سے اسی خودی کے دور کرنے کے واسطے تعلیم و تلقین کی ہی بلکہ اللہ و رسول نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کہ کلمۂ توحید ہی اسی خودی کی نفی کے واسطے اول فرض اسلام مین مقرر کیا ہی ساتھ دو شرط کے اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کے۔ اگرچہ اقرار زبانی سے دائرہ اسلام مین داخل ہوکر مسلمان ہوتا ہی مگر تصدیق قلب بے رفع حجب خودی کے نہین ہوتی ہی اُسکو مومن کہتے ہین غرضکہ بے رفع حجب خودی کے معرفت توحید نہین حاصل ہوتی ہی پس جو شخص بیخبر اس معرفت توحید سے حجاب خودی مین مرا ہمیشہ اُسکے حسرت و رنج مین رہا کیونکہ حصول معرفت اُس عالم مین نہین ہی بموجب۔ ومن کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ کے۔ **حاصل معنی بیت**۔ زاہد ریاکار سے راز و یدجذبۂ عشق بمقام تشبیہ کا مست کہو تاکہ بے کشود معرفت الٰہی کے رنج خودی و خودپرستی مین مرے **نتیجہ**۔ یعنی راز عشق تشبیہ کار ریاکار مدعی سے نہ کہو کہ اس رنج حرمان نصیبی و خودپرستی مین مرے و ہمیشہ تڑپتا رہے۔ بقول ولی غ سلمہ اللہ ؎ مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین + کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین + آگے عشق کا بیان ہی شعر قطعہ بندمین

با ضعف و ناتوانی ہمچون نسیم خوش باش	بیماری اندرین غم خوشتر ز تندرستی

ترجمہ

ضعف و ناتوانی سے نسیم کے مانند خوش رہ کہ بیمار ہونا اس غم مین بہت اچھا ہی تندرستی سے۔ **شرح مصطلحات**۔ باضعف و ناتوانی ہمچون نسیم خوش باش۔ ضعف و ناتوانی عشق سے مانند نسیم کے سُبک سیر رہ یعنی شورش عشق مین ریاضت و مجاہدہ سے اپنے جسم و جان کو ایسا نازک و لطیف کر کہ مانند باد نسیم کے جہان مین سیر و طیر سُبکی کے ساتھ کرے اور سیر سلوک مین ترقی پکڑے۔ بقول **نیاز** علیہ الرحمہ ؎ کہان تک کہون لطف و احسان عشق + کہ جون جون گھٹا مین بڑھایا مجھے + بیماری اندرین غم خوشتر ز تندرستی۔ کہ لاغر ہونا جسم کا غم عشق مین بہت اچھا ہی فربہ اندام ہونے سے یعنی غم عشق مین بسبب سوز و گداز کے جسقدر جسم لاغر و ناتوان ہوگا اتنی کثافت و ثقل دل کی دور ہوگی

وصف فنائی وبقائی ظہور پکڑیگی ومقام سیر وطیر مین ترقی ہوگی پس سیر وطیر اُسکو کہتے ہین کہ جو خالق مطلق نے انسان کو جسم کثیف وجان لطیف سے مثل آب وگل کے ملا کر پیدا کیا ہی اگر گلاب مین خاک زیادہ کرین تو غلظت وتیرگی بڑھیگی اور اگر آب زیادہ کرین تو رقت وتابش افزون ہوگی اسی طرح غذاے جسمانی اکل وشرب سے کثافت جسم کی ہر دم زیادہ ہوتی ہی اور دل کو تیرہ وتاریک کرتی ہی اور غذا روحانی مشاہدہ حسن وجمال سے تصفیہ قلب وتجلیہ روح ہر لحظہ افزون ہوتا ہی پس جسوقت کہ آتش عشق اس کانون دل مین مشتعل ہوتی ہی غذائے جسمانی کو گھٹاتی ہی اور غذائے روحانی کو بڑھاتی ہی اور کثافت جسم وجان کو جلا کر مثل اکسیر کے طلاے خالص کر دیتی ہی اُسدم سالک کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی کہ اس جسم لطیف کے ساتھ کبھی مثل پرند کے اڑتا ہی اور کبھی مثل ماہی کے بحر تنزیہ خلا مین غوطہ لگا کر جہان چاہتا ہی آن واحد مین صدہا کوس کی مسافت طی کر جاتا ہی بلکہ دوسرون کو بھی اپنے ہمراہ لیجاتا ہی چنانچہ حضرت بابا فرید الحق والدین قدس سرہ نے راحت القلوب مین تحریر فرمایا ہے اور کبھی عالم معنی مین اس جسم کے ساتھ پہونچتا ہی۔ بقول اُستاد۔ ؎ منزل عشقم مکان دیگرست + مردان رہ را نشان دیگرست + ایضاً۔ باوجودیکہ پر وبال نہ تھے آدم کے + وہان پہونچا کہ فرشتہ کا بھی مقدور نہ تھا + حاصل معنی بیت ضعف وناتوانی غم عشق سے مانند نسیم کے سبک سیر رہ کہ لاغر ہونا جسم کا غم عشق مین بہت اچھا ہی فربہ اندام ہونے سے۔ نتیجہ۔ یعنی غم عشق سے اس جسم و جان کو صاف ولطیف مثل باد نسیم کے رکھنا چاہئے کہ سیر وطیر عالم کی کرے اور عالم معنی کو جسم ہمراہ جان کے جاوے جیسے گلاب ہمراہ سیلاب کے رقیق ہوکر بحر محیط مین پہونچتا ہی۔ آگے سرعت سیر سلوک کا بیان ہی شعر قطعہ بند ہین

در مذہب طریقت خامی نشان کفرست	آرے طریق رندان چالاکیست وچستی

ترجمہ

مذہب طریقت مین خام پن علامت کفر ہی سچ ہی کہ طریق رندون کا چالاکی وچستی ہی۔ شرح مصطلحات در مذہب طریقت خامی نشان کفرست۔ مذہب طریقت مین ناقص رہنا سیر منازل سلوک سے علامت کفر ہی یعنی بیداری دل وکشود ساز دیدۂ عرفان تشبیہ وشہود در پردہ وکشف انوار حجابی وانکشاف عیوبات تحتی وکشف وکرامات کونی پر قانع رہنا یہ سب درجۂ خامی مین ہی ان مقامات تک سالک کو خوف تنزل ورجعت کا ہی اور نفس وشیطان کا ان درجات تک اثر پہونچتا ہی اور بعدم حفظ مراتب سے سالک ضلالت وگمراہی مین پڑتا ہی اور جبکہ سالک ان مقامات کو طی کرکے حضوری رسول مقبول صلعم مین پہونچا اور یہ بیعت اسکی مقبول ہوئی تو پھر سلوک عالم امر کا کریگا کہ کنجی اُس عالم کی حضور کے اختیار مین ہی اُسدم یہ تجلیات صفاتی وذاتی سے متجلی ہوگا ومقامات جبروتی ولاہوتی کو طی کریگا کہ جسکو سیر فی اللہ کہتے ہین جسوقت یہ سالک دائرہ کونی سے نکلا ومقام بیرنگی کو کہ مقام ذات ہی پہونچا اور کل حجابات کو طی کیا تب ارالامن

مین داخل ہوا اور کل راز سے ماہر ہوا اُسکو مقام بقاء البقا کہتے ہین کہ اس جا کچھ خامی باقی نہین رہتی ہی
بقول اُستاد۔ ؎ معشوق و عشق و عاشق ہر سہ یکیست اینجا + چون وصل در نگنجد ہجران چہ کار
دارد + آرے طریق رندان چالاکیست و چستی۔ سچ ہی کہ مشرب رندون کا سریع السیری سلوک
ہی یعنی عشاق رند مجاہدہ نفس و مشاہدہ تشبیہ آفاقی و انفسی مین ہم بظاہر و ہم بباطن ریاضت شاقہ
شب و روز کرتے ہین اور سیر ایکسالہ کو ایک ماہ مین اور ایک ماہہ کو ایک روز مین طی کرکے گوے
سبقت میدان ریاضت سے لے جاتے ہین اور جلد منزل مقصود کو پہونچتے ہین۔ بقول نیاز احمد
رحمہ اللہ۔ ؎ مدرسہ مین عاشقون کے جسکی بسم اللہ ہو + اُسکا پہلا ہی سبق یار و فنا فی اللہ ہو
حاصل معنی بیت۔ مذہب طریقت مین ناقص رہنا سیر منازل سلوک سے علامت کفر ہے
سچ ہی کہ مشرب رندون کا سریع السیری سلوک ہی نتیجہ۔ یعنی طریقت مین منازل سلوک
بہت جلد طے کرنا چاہیے کہ وقفہ اس راہ مین خوف رجعت رکھتا ہے و گمراہی
وضلالت مین ڈالتا ہی اسواسطے عاشقان رند سیر سلوک مین چست و چالاک ہین۔ آگے شاہد بازی
رندانہ کا بیان ہی۔

باشاہدان چہ کارت گر بت نمی پرستی		در مجلس مغانم دوش آن صنم چہ خوش گفت

لہ دو چیز در بازار عشق ... سے پیش و ... بتایا ہی ۱۲

ترجمہ

کل شب کو مجلس شاہدون مین مجھکو اُس صنم نے کیا اچھا کہا کہ تجھکو شاہدون سے کیا کام اگر بت کو نہین
پوجتا ہی تو۔ شرح مصطلحات۔ در مجلس مغانم دوش آن صنم چہ خوش گفت مجلس شاہدون مین
نفس ملہمہ نے مجھکو باطن مین کیا خوب کہا۔ باشاہدان چہ کارت گر بت نمی پرستی۔ کہ تجھکو شاہدون
سے کیا کام اگر تو نفس پرست نہین ہی یعنی اگر تجھکو صورت نفسانی و پیکر جسمانی شاہدون مین دید تشبیہ
حاصل نہین ہی تو تجھکو شاہد پرستی سے کیا کام ہی کیونکہ وجود نفسانی کو خالق مطلق نے مثل فانوس
بلورین کے پیدا کیا ہی اور نور وحدت محمدی کو اُسمین شمع کے مانند روشن کیا ہے کہ روشنی اُس
شمع کی اندر و باہر فانوس کو منور کر رہی ہی پس اُس روشنی بیرونی کو حسن کہتے ہین غافل
اُسی روشنی حسن کو وجود نفسانی کی جانتے ہین اور اُسپر مرتے ہین اور عارف اُس روشنی حسن
مین شمع کو مشاہدہ کرتے ہین اور اُسپر والہ و شیدا ہوتے ہین۔ بقول مولانا روم علیہ الرحمہ۔ ؎
عامیان بینند جرم و پوست را + عاقلان بینند روی دوست را + جو کہ یہ روشنی شمع نور وحدت
محمدی کی بے پیکر فانوس جسمانی کے خود جلوہ گر نہین ہو سکتی ہی اسواسطے عارف پیکر جسمانی شاہدون کو بھی
عزیز رکھتے ہین اور اُسکے مشاہدہ کو مباح جانتے ہین اور خدا اور رسول نے نامحرم کا دیکھنا اسواسطے
عام پر حرام کیا ہی کہ وہ محرم راز نہین ہین اور پیکر جسمانی شاہدون کو بت و صنم جانتے ہین عجب
ما شغلک عن اللہ فہو صنمک سے۔ اور جسکو راز تشبیہ نور وحدت محمدی کا شاہدون مین

منکشف ہو گیا ہی اُسکو یہ بت پرستی مباح ہی کہ اصل مین یہ حق پرستی ہی۔ بقول نیاز ؎ کافر عشق ہون مین بندۂ اسلام نہین + بت پرستی کے سوا اور مجھے کام نہین + عشق مین پوجتا ہون قبلہ و کعبہ اپنا + ایک پل دل کو میرے اسکے بن آرام نہین + قاعدہ ہی کہ شاہدان مجازی ایک صورت و ایک صورت رکھتے ہین مگر یہ دونون باہم ملے ہوئے ہین فرق انکا بجز عارف کے کوئی نہین جانتا ہی اور اسی کو صنعت و مصنوع بھی کہتے ہین پس صورت بے صورت کی اور صنعت بے مصنوع کی اس عالم مین پانا محال ہی بقول امانت ؎ دل چاہتا ہی صنعت صانع پہ ہون نثار + بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کرون + حاصل معنی بیت۔ مجلس شاہدون مین نفس ملہمہ نے مجھکو باطن مین کیا خوب کہا کہ مجھکو شاہدون سے کیا کام اگر تو نفس پرست نہین ہی۔ نتیجہ۔ یعنی بزم شاہدون مین مجھکو نفس ملہمہ نے کیا خوب کہا کہ اگر مجھکو بت نفس شاہدون مین جلوہ شہود نور وحدت محمدی کا مشاہدہ حاصل نہین ہی تو شاہد پرستی سے مجھکو کیا کام ہی اور گمراہی مین کیون پڑتا ہی اور اگر مشاہدہ جمال جانان مجھکو حاصل ہی تو مضائقہ نہین کہ یہ بت پرستی عین حق پرستی ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

	غزل اکتالیسوین بمذمت ریاکاران	۲ شعر

بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی		خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی

ترجمہ

سُن لے یہ نکتہ کہ تو خود کو غم سے آزاد کرے تو خون جگر کھائے اگر طلب روزی بمقررہ کی تو کرے۔ شرح مصطلحات۔ بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی۔ یہ ایک نکتہ راز کا سُن لے کہ تا غم دین و دنیا سے تو آزاد ہو جاوے۔ خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی۔ تو خون جگر کھائے اگر روزی بے قسمت کی طلب کرے یعنے اے ریاکار تو یہ نکتۂ راز سن لے کہ دین و دنیا مین تو غم روزی سے آزاد ہو جاوے اور اس ریاکاری سے نجات پائے کہ تو روزی بے قسمت کی طلب نہ کر کیونکہ قسام ازل نے ہر ایک کی تقدیر مین جو جو روزی مقدر کر دی ہی بلا سبب پہونچتی ہی اور پہونچیگی اور کم و بیش نہوگی بقول اُستاد ؎ انچہ نصیب ست ہم میرسد + ورنہ ستانی بستم میرسد + اور اگر تو خلاف مشیت ایزدی کے جو روزی طلب کریگا خود کو رنج ابدی مین ڈالیگا اور خون جگر کھائیگا پس توکل چاہیے۔ بقول اُستاد ؎ توکل پیشہ سا روزی بدست خویش میباشد + گدا انگشت کو دک چونکہ نبود شیر میباشد + غرضکہ یہ ریاکاری و ظاہر آرائی تیری کرنا گویا روزی بے قسمت کا چاہنا ہے پس تو توکل اختیار کر اور اس کوشش بیجا کو ترک کر کہ جو تیری قسمت مین ہی تجھکو پہونچیگا بموجب حدیث النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین و ان لا نصیب لا یصیب ولو کان تحت الشفتین کے حاصل معنی بیت۔ یہ ایک نکتہ راز کا سُن لے کہ تا غم دین و دنیا سے تو آزاد ہو جاوے تو خون جگر کھائے

اگر روزی بے قسمت کی طلب کرے۔ نتیجہ یعنی اپنی تقدیر پر تو شاکر و صابر رہ اور ریاکاری سے طلب روزی بے قسمت کی نہ کر کہ رزاق مطلق عوض صبر و شکر کے حسب دلخواہ روزی غیب سے عنایت کریگا۔ آگے ترک ریا کا بیان ہے شعر قطعہ بندین

تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف		مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنے

ترجمہ

بجاے بزرگون کے محض دعوے سے صدر نشین نہونا چاہیے مگر جملہ سامان بزرگی کا مہیا کرنا چاہیے شرح مصطلحات۔ تکیہ برجاے بزرگان نتوان زد بگزاف۔ بجاے بزرگون کے ریاکاری و ظاہر آرائی سے صدر نشین نہونا چاہیے۔ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی۔ مگر لوازمات صوری و معنوی بزرگی کے خود مین تو پیدا کرلے یعنی بلا حصول دولت کے ظاہر آرائی سے شیخ وقت نہ بننا چاہیے کہ بسبب نہونے اسباب شیخوخیت و ولایت کے اس ریاکاری سے انجام کار تو دربلا گرفتار ہوا اور رنج ابدی مین پڑیگا کیونکہ جو خدا کے کام مین مکر و فریب کرتا ہے آخر کار خدا اسکی تشہیر کرکے اسکا مکر و فریب اسکے واسطے وبال جان کر دیتا ہے بموجب آیت ومکروا ومکراللہ واللہ خیر الماکرین کے۔ جیسے فی زماننا اکثر مشائخ بے معنی واسطے طمع دنیا کے مخلوق کو اپنا گرویدہ کرکے ضلالت و گمراہی مین ڈالتے ہین اور خود سواد الوجہ فی الدارین ہوتے ہین اسی واسطے ہر ایک سے بیعت کرنا ممنوع ہے۔ بقول مولانا علیہ الرحمہ۔ ؎ ای بسا ابلیس آدم روی ہست + پس بہر دستی نباید داد دست + دست او در دست شیطان ست و دیو + زانکہ او در بند تکلیف ست و ریو + پس طالب المولی کو لازم ہے کہ اول شیخ کامل کی خدمت مین ریاضت و مجاہدہ کرکے مرتبہ فنا فی الشیخ کا حاصل کرے بقول مولانا ؎ چونکہ ذات پیر را کردی قبول + ہم خدا آمد وہم ذات رسول + وبعدہ شیخ سے مرتبہ ولایت کا حاصل کرے کہ ایک جہان اُسکا مائل و گرویدہ ہووے اُسوقت اگر بجاے بزرگون کے صدر نشینی اختیار کرے اور فیض رسانی سے ایک عالم کو اپنا مطیع کرے تو درست و بجا ہے۔ بقول نظامی رحمۃ اللہ ؎ دلا تا بزرگی نیاری بدست + بجای بزرگان نباید نشست + حاصل معنی بیت۔ بجای بزرگون کے ریاکاری و ظاہر آرائی سے صدر نشین نہونا چاہیے مگر لوازمات صوری و معنوی بزرگی کے خود مین تو پیدا کرلے۔ نتیجہ یعنی ازراہ ریا و مکر کے خواہشات نفسانی و تن پروری سے تو بجاے بزرگون کے صدر نشین و سجادہ گزین نہو بلکہ اسباب معنوی پیدا کر اسوقت جو تو کرے زیبا ہے چنانچہ عاشقان رند مشرب نے اسی واسطے تخریب ظاہری خود اختیار کی ہے کہ اس ریا و مکر سے بچین کہ یہ راہ سلوک مین حجاب اکبر و عقبہ اعظم ہے اور اسی واسطے خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے مشرب رندی اختیار کیا او حقائق معرفت توحید حسب حال اپنے کو بنظر تعلیم و تلقین شائقین کے بہ پیرایہ مے پرستی و شاہد بازی کے اس دیوان مین بیان فرمائے کہ عاشقین راہ طریقت و عارفین اسرار حقیقت کو اس سے نفع کامل حاصل ہو واللہ الموفق بالاتمام آمین یارب العالمین۔ ؎ ہر کہ خواند دعا

طمع دارم + زانکہ من بندۂ گنہگارم +

قصیدۂ نعتیہ

دلا تو فانی شان محمد ہو محمد ہو
فدائے جان جانان محمد ہو محمد ہو

کلام اپنا اگر مقبول حق ہونا تو چہتا ہے
دل و جان سے ثنا خوان محمد ہو محمد ہو

خدا کا وصل حاصل ہو تجھے گھر بیٹھے دنیا مین
بصورت سیرت جان محمد ہو محمد ہو

خدا اسکو چومتا ہی کلمہ گویان محمد کا
تو ہر دم کلمہ گویان محمد ہو محمد ہو

اگر تو دل سے چہتا ہی کہ اللہ مجھسے پیارا ہو
فنای جان سے ہمشان محمد ہو محمد ہو

صلوۃ ہر وقت پڑھ یہ گنج و سامان محمد ہے
دلا تو میر سامان محمد ہو محمد ہو

حیات جاودانی زندگی مین تجھکو حاصل ہو
دل و جان سے تو قربان محمد ہو محمد ہو

تجھے تشبیہ و تنزیہ کی حقیقت دم مین کھلجائے
اسیر جادوے آن محمد ہو محمد ہو

و رِ دل سے اٹھا دیگا ترے وہ پردہ ظلمت کا
اگر تو جان سے دربان محمد ہو محمد ہو

کبھی تو رحم کھا کر وہ بلا لیگا تجھے آخر
ہمیشہ طوف ایوان محمد ہو محمد ہو

ہمیشہ روشنی قائم رہے گی تیری دنیا مین
چراغ زیر دامان محمد ہو محمد ہو

عجب یہ کایا پلٹی کی مجھے ترکیب ہاتھ آئی
فدائے آل عمران محمد ہو محمد ہو

ہمیشہ پنجتن کی دوستی دل مین رہے قائم
فدائے بوے ریحان محمد ہو محمد ہو

ترے سب یار دنیا مین خدا کے یار جانی ہون
محب چار یاران محمد ہو محمد ہو

شہادت اکبر و اصغر تجھے حاصل ہو دنیا مین
شہید دید چشمان محمد ہو محمد ہو

ترے ہمراہ وہ دائم رہے قبر و قیامت مین
بوقت مرگ خواہان محمد ہو محمد ہو

رہے اولاد قائم اور ہر اک اسمین صالح ہو
جو تو باحفظ و امان محمد ہو محمد ہو

زلیخا کی طرح اللہ محمد کیون نہ عاشق ہون
جو یوسف اک غلامان محمد ہو محمد ہو

تو اسکو ختم کر نام محمد پر کہ تا دائم
ہر اک ناظر ثنا خوان محمد ہو محمد ہو

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ نسخۂ مقبول انام بخیریت تمام انجام کو پہونچا۔ آگے مصطلحات اسکے بیان کیے جاتے ہین

تمام شد

فرہنگ مصطلحات دیوان حافظ واقع شرح یوسفی

غزل	اصطلاح	شرح
		باب الالف
۱۹	آئینۂ سکندر وجام جم	چشم شاہد کو کہتے ہین کہ دیدۂ بصارت مثل آئینہ و دیدۂ بصیرت مثل جام جم کے ہی کہ راز باطن ملک دینا کا کہ نور وحدت ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی۔
۴۳	آب حرام	شراب پر معرفت کو کہتے ہین کہ عاشقان رند کو اُسکی روشن و ماعیٔ سے کشود معرفت ہوتا ہی۔
۴۶	آئینہ صاف جام۔	کاسۂ چشم کو کہتے ہین کہ مثل آئینہ کے مجلا و مصفا ہی۔
۵۳	آفتاب	جان کو کہتے ہین کہ نور زرہ اسکا مثل نور آفتاب کے روشن وتابان ہی۔
۶۱	آئینہ دار	چشم بینا کو کہتے ہین کہ مشاہدۂ جلوۂ یار سے متجلی ہوکر عکس پذیر ہو۔
۷۳	آشنائی	وصال روحانی کو کہتے ہین کہ فنا فی الشیخ سے فنا فی اللہ ہوتا ہی۔
۷۶	اسرار غیب	راز توحید کو کہتے ہین کہ عارفین اُس راز توحید کو جانتے ہین۔
۹۱	آئینہ گردانی	چمکارۂ نور وحدت کو کہتے ہین کہ وہ ہی مہر و ماہ مین چمکتا ہی۔
۹۴	آن	ادا و انداز شاہد کو کہتے ہین کہ وہ ظہور تشبیہ نور وحدت کا در پردہ دکھائی دیتا ہی۔
۹۶	آب دیدۂ غماز	آب و تاب دیدۂ شاہد کو کہتے ہین کہ عاشق

غزل	اصطلاح	شرح
		اُسکے مشاہدہ سے بسبب آہ وزاری کے مطعون ہوتا ہی۔
۱۰۴	آب حیات	جلوۂ شہود نور وحدت کو کہتے ہین کہ اُسکے مشاہدہ سے حیات ابدی حاصل ہوتی ہی۔
۱۰۶	آئینہ حسن نگار	جلوۂ حسن چہرۂ شاہد کو کہتے ہین کہ نور عرفان عارف کا اُسمین عکس پذیر ہوکر جلوہ نما ہوتا ہی۔
۱۱۸	اُستاد ازل	عقل اول کو کہتے ہین کہ پردۂ جسم مین مین وہی فاعل و قائل ہی۔
۱۳۲	اسباب بزرگی	ولایت و شیخوخیت کو کہتے ہین کہ ایک جہان اُسکا مائل و راغب ہوتا ہی۔
		باب البای
۱۰	بوے	نفحۂ نور وحدت کو کہتے ہین کہ اِس بوے ظاہر کے اندر وہ بو پوشیدہ ہی کہ اُسکی آگہی سے عارف مست و بیخود ہوتا ہی
۱۰	پیر مغان	پیر رند عشق کو کہتے ہین کہ شراب پُر معرفت پلاکر سکر معرفت سے مست و بیہوش کرتا ہی۔
۲۰	پارسی	کلام منتہی المعرفت کو کہتے ہین کہ بقاعدہ اسم ترکیبی انتہارسی کی وہ باتین ہین کہ معرفت توحید اُسمین پُر ہوتی ہی۔
۱۰	پیران پارسا	زاہدان سالک کو کہتے ہین کہ پارسا بقاعدۂ اسم ترکیبی قدم رسائی

نمبر	اصطلاح	شرح
		سلوک کے معنی ہین ۔
۲۶	بخارا	روح حیوانی عرف جان کو کہتے ہین کہ بخارات لطیف سے بقول حکما پیدا ہوتی ہی۔
۳۳	بیخود	فانی مطلق کو کہتے ہین کہ اپنی خودی کو بھول جائے و خدا ہی خدا پا در ہی۔
۴۰	بیخبر	زاہد خشک کو کہتے ہین کہ عشق حقیقی سے وہ کچھ خبر نہین رکھتا ہی۔
۶۴	بیک نامور	رسول مقبول صلعم کو کہتے ہین کہ واسطے ہدایت کے عالم دنیا مین تشریف فرما ہوئے ۔
۶۹	بخشش	حصہ نعمت فقر کو کہتے ہین کہ جو مرشد طالب کو نور معرفت باطنی عنایت کرتا ہی۔
۷۱	پری نہفتہ	صورت جمیلہ جان در پردہ کو کہتے ہین کہ وجود شاہد مین پوشیدہ ہی۔
۸۰	بادہ فروش	مستان می پرست کو کہتے ہین کہ شراب پُر معرفت کے پینے سے حقائق معرفت اُنپر منکشف ہوتے ہین ۔
۹۲	بار امانت	عشق کو کہتے ہین کہ جو عشق نام ذات بحت کا ہی پس روح انسانی عشق ہے کہ براہ نفخہ آئی ہی۔
۹۶	بادۂ لعل	شراب ارشاد لب یار کو کہتے ہین کہ عشاق اُسکے سننے سے مست مجذوب ہوتے ہین ۔
۱۰۰	بانگ جرس	صدائے ہستی کو کہتے ہین کہ ہر ایک بشر کے

نمبر	اصطلاح	شرح
		دماغ مین مثل آواز زنگولہ کے جاری ہی۔
۱۲۴	پیر شدی	منتہی ہونے کو کہتے ہین کہ سیر سلوک کی انتہا مین سالک پیر طریقت ہوتا ہی۔
۱۲۸	با ضعف بادِ نسیم	عالم سیر و طیر کو کہتے ہین کہ لاغری عشق سے لطیف ہوکر مانند باد نسیم کے سیر و طیر کرتا ہی۔
۱۳۰	بت پرستی	تشبیہ پرستی کو کہتے ہین کہ جلوۂ شہود نور وحدت کو شاہد مین مشاہدہ کرے ۔
		باب التاء
۲۱	تلخ وش	شراب تلخ صورت کو کہتے ہین کہ شریعت مین ممنوع ہی اور ماں خبیثون کی اُسکو کہا ہی۔
		باب الجیم
۱۱	جرس	صدای ہستی کو کہتے ہین کہ وہ صدا ہر ایک آواز مین پُر ہی مثل آواز زنگولہ کے و ہر بشر کے دماغ مین جاری ہی
۱۴	جانان	حقیقت محمدی کو کہتے ہین کہ جان انسان کی اُس سے پیدا ہوئی ہی گویا وہ جانکی جان ہی۔
۲۲	چاہ زنخدان	آب و تاب شہود نور وحدت کو کہتے ہین کہ وہ چہرۂ شاہدون مین تابان ہی۔
۱۶	جام پر می	عارفون کے دل کو کہتے ہین کہ شراب معرفت سے وہ مالامال ہو۔
۲۵	چراغ مُردہ	دیدۂ غافل کو کہتے ہین کہ وہ روشنی نور بصیرت دید معرفت کی نہین رکھتا ہی۔

صفحه	اصطلاح	شرح
۴۰	جام وپیالہ	چشم مخمور شاہد کو کہتے ہین کہ بادۂ وحدت اُسمین بھرا ہوا اور اُسکی دید سے سکر و مستی پیدا ہوتی ہی۔
۴۲	جریدۂ عالم	کلام اللہ شریف کو کہتے ہین کہ تمام عالم کا حال اُسمین درج ہی بموجب لارطب ولایابس الافی کتاب مبین۔
۶۷	جام جہان نما	روشن دل کو وہم چشم بصیرت کو کہتے ہین کہ اُسکے کشود سے انوار تشبیہ و تجلیات تنزیہ مشاہدہ ہوتے ہین۔
۸۰	چشم فگن	توجہ نظری کو کہتے ہین کہ اِس نظر توجہ سے عاشق عارف ہوتا ہی اور کشود معرفت کرتا ہی۔
۹۷	چہرۂ ارغوانی	عارفان روشن ضمیر کو کہتے ہین کہ کشود عرفان وشہود نور جان سے سرخ روئی دارین کی حاصل ہو۔
۱۰۶	جلوۂ ذات	شہود نور تنزیہ کو کہتے ہین کہ وہ آئینہ حسن تشبیہ نور وحدت شاہد مین معائنہ ہو۔
۱۲۹	چالاکی وچستی	سریع السیری سلوک کو کہتے ہین کہ ریاضت ومجاہدہ سے رندان طریقت جلد منازل سلوک طی کرتے ہین
	باب الحاء	
۱۳	حضوری	کشود تشبیہ نور وحدت محمدی کو کہتے ہین کہ ہر دم مدنظر ومشاہدۂ باثر ہو۔
۲۸	حکمت عقلی	تفہیم عقلی کو کہتے ہین کہ کیفیات عالم کو دلائل عقلی جزئی سے دریافت کرے

صفحه	اصطلاح	شرح
۲۸	حدیث مطرب	ترانۂ الستی کو کہتے ہین کہ اُسکے کشود سے سماع مین وجد ہوتا ہی۔
۶۴	حرز جان	کلام اللہ شریف کو کہتے ہین کہ حفاظت جان اہل مستاکی ضلالت وگمراہی سے وہ کرتا ہی۔
۸۸	حکمت الٰہی	مشیت الٰہی کو کہتے ہین کہ اشیاے عالم مین جو خواستۂ حق مضمر ہی۔
۱۱۲	حجاب خودی	پردۂ غفلت کو کہتے ہین کہ ظلمت نفسانی سے اپنی اصل کو بھول گیا ہی اور خود کو غیر اللہ جانتا ہی۔
	باب الخاء	
۱۲	خودکامی	خواہشات نفسانی کو کہتے ہین کہ جس سے تیرگی وکثافت قلب مین پیدا ہوتی ہی
۲۲	خرقۂ می آلود	لباس رندی کو کہتے ہین کہ می پرستی و شاہدبازی واسطے کشود معرفت کے کرتے ہین۔
۲۶	خال ہندو	خال سیاہ چشم شاہد کو کہتے ہین کہ جلوۂ نور وحدت اُس سے مشاہدہ ہو۔
۴۵	خرابات مغان ومیخانہ ومیکدہ	عالم جبروت ربوبیت کو کہتے ہین کہ بادۂ وحدت کا وہ خمخانہ ہی۔
۴۵	خانۂ خمار	چشم مخمور شاہد کو کہتے ہین کہ بادۂ وحدت اُسمین بھری وسکر جذبی اُسکی دید سے حاصل ہوتی ہی۔
۴۶	خراباتی	رندان می پرست کو کہتے ہین کہ وہ اپنی ہستی کو بسبب عشق کے خراب وبرباد

صفحہ	اصطلاح	شرح
		رکھتے ہین۔
۵۴	خیال	صورت برزخی کو کہتے ہین کہ اُس صورت کے قائم ہو جانے سے چند روز مین عاشق برنگ معشوق دکھائی دیتا ہی۔
۶۴	خط مشکبار	انواری جلالی برنگ سیاہ کو کہتے ہین کہ روشنائی جمالی اُس سے پیدا ہووے
۶۶	خلوت گزیدہ	اہل تنزیہ کو کہتے ہین کہ تنزیہ مقام خلا ہی اُسکی سیر کرنے والے تشبیہ و تنزیہ دیکھتے ہین
۸۸	خُم	دِل عاشق کو کہتے ہین کہ شراب عشق اُسمین پُر ہی۔
۹۰	خفاش	زاہدان کور باطن کو کہتے ہین کہ مشاہدہ جمال نور وحدت سے محروم ہین۔
۱۲۱	خانہ بین	عاشق اہل گرمی کو کہتے ہین کہ بسبب گرمی بیداردلی کے خانۂ دل کی کیفیت جانتا ہی۔
〃	خدا ے خانہ بین	عارف اہل روشنی کو کہتے ہین کہ روشن ضمیری سے شہود انوار تشبیہ و تنزیہ وحدت کو خانۂ دل مین دیکھتا ہی۔
۱۲۲	خلاف یک نقطۂ دایرہ	نقطۂ بصیرت ہر دو چشم کو کہتے ہین کہ یہ دونون نقطے نور بصیرت دائرۂ چشم کے باہم واحد ہین کم بیشی سے مخالف نہین۔
۱۲۵	خرقۂ ریائی	قالب نفس پرور کو کہتے ہین کہ راغب لذائذ نفسانی کا رہتا ہی۔
۱۲۷	خودپرستی	غفلت خودنمائی کو کہتے ہین کہ تا غافلان دنیا سے اپنی پرستش کرائے۔

صفحہ	اصطلاح	شرح
۱۲۹	خامی بقیت	نقص سلوک کو کہتے ہین کہ جبتک مقام بقا کو سالک نہ پہونچے منازل سلوک مین رہجانا خامی ہی۔

باب الدال

صفحہ	اصطلاح	شرح
۱۵	دلدار	شاہد دل بند کو کہتے ہین کہ جسپر دل فریفتہ ہو اور اُسکی دید سے مستی عشق زائد ہو۔
۱۸	دو روزہ	دو تزرہ کو کہتے ہین کہ دو کے عدد دو ہوتے ہین اور وہ دو روز آج و کل ہین
〃	دو حرف	دوئی کو کہتے ہین کہ یہ جان و نفس ہین کہ ان دونون کی موافقت سے دین و دنیا کا آرام ہی۔
۱۹	دارا	دارندۂ جہان کو کہتے ہین کہ وہ خالق مخلوق ہی۔
۳۴	دام و دانہ	حلقۂ سفید و دانہ سیاہ حدقۂ چشم شاہد کو کہتے ہین کہ عاشقان مجازی اُسمین گرفتار ہوتے ہین۔
۳۶	دلق ازرق فام	حجاب ظلمانی نفسانی کو کہتے ہین کہ سالک اِس حجاب سے بمشکل نکلتا ہی۔
۳۸	دلارام	اُس شاہد جلوہ نما کو کہتے ہین کہ جسمین راز مشاہدہ کا عاشق پر منکشف ہوا ہو اور وہ اُسیر مائل ہو۔
۴۲	دل زندہ بعشق	دل بیدار کو کہتے ہین کہ از راہ عشق کے دل غفلت دنیا سے بیدار ہو کر جویندۂ وصال یار سا ہو۔
۴۴	دوش	عالم غیب مثالی کو کہتے ہین کہ اُس عالم دنیا کو

صفحہ	اصطلاح	شرح
		شب و عالم مثال کو کل کی شب کہتے ہین کیونکہ اول جان عالم مثال مین تھی۔
۴۶	در میخانہ	سوراخ چشم مخمور شاہد کو کہتے ہین کہ بادۂ وحدت اُس راہ سے عارفین حاصل کرتے ہین۔
۴۸	دام	خیالات ظاہری کو کہتے ہین کہ خیال ظاہری باطن مین تصرف نہین کرتا ہی۔
۶۴	دیار دوست	مقام ہویت کو کہتے ہین کہ مبدأ تمام عوالم تکوین کا ہی۔
۷۲	دختر رز	بادۂ وحدت کو کہتے ہین کہ چشم مخمور شاہد مین پر ہی اور عارف اُس سے سکر معرفت حاصل کرتا ہی۔
۷۳	دوای درد	بادۂ وحدت کو کہتے ہین کہ درد عشق کو فرحت وہ دیتی ہی۔
۷۸	درد	طلب عشق کو کہتے ہین کہ نایافتگی معشوق مین آہ و زاری و نالہ و اشکباری عاشق کرتا ہی
۱۲۰	در خرابات نور خدا	ظہور جلوۂ واجب الممکن کو کہتے ہین کہ نور لامکان کا مکان سے جلوہ کرتا ہی اور ضد کا ضد سے ظہور ہوتا ہی۔
۱۲۴	دلق طمع	خرقۂ ریائی کو کہتے ہین کہ بظاہر خرقۂ پارسائی کو پہنکر دام مکر و فریب کا پھیلاتے ہین واسطے دنیا کے۔
//	درازدستی	اولوالعزمی ریائی کو کہتے ہین کہ باوجود نارسائی کے دعوی کمالیت بیان کرتے ہین۔
۱۲۵	دفتر بمعنی	قلب بمعنی کو کہتے ہین کہ باوجود پر ہونے علم الہی کے جویندۂ معرفت بسبب غفلت کے نہین ہی۔

باب الراء

صفحہ	اصطلاح	شرح
۱۳	روی	صورت تشبیہ نور وحدت کو کہتے ہین کہ وہ صور علمیہ الہی ہی۔
۲۶	رکناباد	آب و تاب چشم شاہد کو کہتے ہین کہ تمام ارکان جسم مین یہ رکن آباد ہی۔
۲۸	راز دہر	حقائق الاشیا کو کہتے ہین کہ عارفین اُسکی آگہی کماہی مین ششدر و حیران ہین
۴۷	ساز در پردہ	دید تشبیہ نور وحدت بکثرت کو کہتے ہین کہ عشاق رند اُسکے مشاہدہ سے مست و مجذوب ہوتے ہین۔
//	رندان مست	مجذوب سالک عشق کو کہتے ہین کہ مشاہدہ تشبیہ شاہدون سے جذب اُنکا سلوک پر غالب ہوتا ہی۔
۵۰	ریحان	حسن و جمال چہرۂ شاہد کو کہتے ہین کہ ہنگام مشاہدہ کے متجلی ہوتا ہی۔
۷۱	رخ دیو	روے نفسانی عبہائی کو کہتے ہین کہ بہ نسبت جان حسینہ کے روے نفسانی بد صورت ہی۔
۹۰	رخسارے خورشید	جلوۂ جمال نور وحدت کو کہتے ہین کہ تمام عالم مین اُسکی روشنی پر ہی۔
۹۶	راز دار	محرم کار کو کہتے ہین کہ حرم دل کے ضمیر کو باہم اشارات و کنایات کے عاشق و معشوق جانتے ہین اور کوئی نہین جانتا۔
۱۱۴	ریا	عبادت نفسانی کو کہتے ہین کہ زاہد بطمع دنیا واسطے خودنمائی کے عبادت الہی

صفحہ	اصطلاح	شرح
		کرتے ہین ۔
۱۲۷	رندی در عہد شباب	شاہد بازی و مے پرستی بمقام تلوین کو کہتے ہین کہ ابتدائے عشق مین رندی زیبا ہی نہ انتہای سلوک مین ۔
	باب الزاء	
۱۰	زلف و جعد	حجاب ظلمانی جسمانی کو کہتے ہین کہ نور وحدت اسمین پوشیدہ ہی و تزکیہ نفس و طہارت جسم سے ظہور کرتا ہی ۔
۹۸	زلف تابدار و کمندیار	جذب عشق یار کو کہتے ہین کہ جوشش حرارت عشق سے روح کو جانب یار کے کشش ہوتی ہی و مست مدہوش کرتی ہیے
۱۰۵	زکوۃ	فیض ساقی باطنی کو کہتے ہین کہ مرشدان طریقت بنظر خدا دولت معنی سے فیض پہونچاتے ہین ۔
	باب السین	
۸	ساقی	ساقی عرفان کو کہتے ہین کہ شراب مجازی پلاکر اپنی قوت دراکہ باطنی سے طالب مین سکر عشق حقیقی پیدا کردے کہ نفس مضمحل ہو اور دل بیدار ہو کر جوینده معرفت الٰہی ہو ۔
۱۰	سجادہ	وجود نفسانی کو کہتے ہین کہ جای سجود و طاعت شرعی و عبادت ظاہری ہی ۔
۱۳	سبکبار	زاہد خشک کو کہتے ہین کہ بحر عشق سے آشنائی نہین رکھتا ہی اور سلوک طریقت مین دم مارتا ہی ۔

صفحہ	اصطلاح	شرح
۱۶	ساقیان بزم جم	مرشدان طریقت کو کہتے ہین کہ شراب وحدت خم محمدی کی طالبان عشق کو پلاتے ہین ۔
۲۶	سمرقند	وجود نفسانی کو کہتے ہین کہ جاے آگہی لذت شکر و قند ہی ۔
۳۹	سرو سیم اندام	صورت تشبیہ نور وحدت مجسم کو کہتے ہین کہ عارف وہ صورت منورہ براق مجسم شاہد مین مشاہدہ کرے ۔
۴۱	سرو صنوبر خرام	صورت تشبیہ نور وحدت مجسم کو کہتے ہین کہ ہنگام رفتار کے وہ صورت مجسم جلوہ نما شاہد مین ہو ۔
۵۰	سرو	صورت تشبیہ مجسم کو کہتے ہین کہ وجود نفسانی شاہد مین پوشیدہ ہی ۔
۶۱	سراپردہ	دل صنوبری کو کہتے ہین کہ خانۂ محبت الٰہی کا پردہ سرا ہی ۔
۸۰	ستر خدا	حقائق توحید الٰہی کو کہتے ہین کہ جو سینہ بسینہ منکشف ہوتا ہی ۔
۸۵	ساربان	جان غالب بہ نفس کو کہتے ہین کہ وجود نفسانی اُسکا شتر ہی وہ جہان چاہتی ہی لیے پھرتی ہی ۔
۸۸	سبو	دماغ عاشق کو کہتے ہین کہ شراب عشق خم دل سے جب دماغ مین اثر کرتی ہی تو کشود معرفت ہوتی ہی ۔
۹۷	سیاہ کار	زاہدان تیرہ دل کو کہتے ہین بسبب عبادت ریائی کے تیرہ دل ہوتے ہین

صفحہ	اصطلاح	شرح
۱۱۵	ستہ ماہ مے خور	تین ماہ مجذوب رہنے کو کہتے ہین کہ موسم بہار مین تین ماہ عارف بسبب سکر جذبی کے اصلاح باطن کے لیے مجذوب سا رہتا ہی۔
		باب الشین
۹۰	شراب بے غش و بادہ	شراب پُر معرفت کو کہتے ہین کہ اِس شراب کے اندر شراب وحدت پُر ہی کہ مرشد بزور قوت و راکہ روشن دماغی سے کشود معرفت کرتا ہی۔
۱۲	شب تاریک	حجاب ظلمانی نفسانی کو کہتے ہین کہ عاشق سالک عدم کشود اُسکے سے مضطرب الحال رہتا ہی۔
۳۵	شمع آفتاب	چشم بینائے روشن ضمیر کو کہتے ہین کہ مشاہدہ نور معرفت کا اُس سے ہوتا ہی۔
۳۴	شکر فروش	شاہد جلوہ افروز معرفت کو کہتے ہین کہ وہ عارف کو چاشنی دید معرفت سے شیرین کام کرتا ہی۔
۸۵	شبنم	قطرۂ اشک شب فراق کو کہتے ہین کہ آہ و زاری و نالہ و اشکباری حالت فراق مین کرتا ہی بسبب جوش عشق کے
۹۴	شاہد	عاشق اس محبوب کو کہتے ہین کہ جسمین شہود نور وحدت کا مشاہدہ ہووے
		باب الصاد
۱۰	صبا	نفحات روحانی کو کہتے ہین کہ وہ جان انسان و حقیقت محمدی ؐ مین ایک

صفحہ	اصطلاح	شرح
		علاقہ ہی کہ اُس علاقہ کے ذریعہ سے جان انسان کی اپنی اصل حقیقت محمدی کو شناخت کرتی ہی حواسون کے ساتھ چنانچہ باصرہ دید سے وسامعہ صدا سے وشامہ نفحات سے وذائقہ ذوق سے ولامسہ وجدان سے اور کبھی جبرائیل علیہ السلام سے بھی مراد لیتے ہین۔
۴۶	صفائے لعل فام	آب و تاب بادۂ وحدت کو کہتے ہین کہ عاشق ہنگام کشود کے اُسکے مشاہدہ سے مست و مجذوب ہوتا ہی۔
۴۷	صوفی عالی مقام	سالک اہل تنزیہ کو کہتے ہین کہ بسبب معائنہ تنزیہ کے سلوک اُسکا جذب پر غالب ہوتا ہی۔
۴۳	صراحی حبشی و شیشۂ حلبی	خانۂ چشم شاہد کو کہتے ہین کہ درد عشق کو فرحت دیتی ہی کیونکہ بادہ وحدت اُسمین پُر ہی۔
۹۶	صبا غماز	جبرئیل علیہ السلام کو کہتے ہین کہ نزول وحی الٰہی سے رسول اللہؐ کی محبوبیت کو مشہور کر دیا۔
۱۳۰	صنم	نفس ملہمہ کو کہتے ہین کہ بعد تزکیہ کے ہادی راہ طریقت ہوتا ہی اور منزل مقصود کو پہونچتا ہی۔
		باب الطاء
۳۴	طوطی شکر خا	شائق عرفان کو کہتے ہین کہ ذوق معرفت کا وہ چاشنی گیر ہو۔

صفحہ	اصطلاح	شرح
٩٤	طلعت	صورت دیدار تشبیہ کو کہتے ہین کہ وہ بکریہ شاہدون مین جلوہ گری کرتی ہی کہ جسکی دید سے انسان عاشق ہوتا ہی۔
١١٨	طوطی صفت	مختار کو کہتے ہین کہ انسان مثل پتلی کے خدا کے اختیار مین ہی بموجب لاتتحرک ذرة الا باذن اللہ کے۔
١٣١	طلب روزی نہ نہادہ	طلب روزی بلاقسمت کو کہتے ہین کہ خلاف مشیت و امر الٰہی کے ازراہ ریاکاری کے حاصل کرے۔

باب الظاء

صفحہ	اصطلاح	شرح
١٠٤	ظلمت شب	پردۂ ظلمانی نفسانی کو کہتے ہین کہ بعد تزکیہ نفس کے اِس پردۂ ظلمت سے سالک بمشکل نکلتا ہی۔

باب العین

صفحہ	اصطلاح	شرح
٨	عشق	نور ذات الٰہی کو کہتے ہین کہ جسکے جوش سے تمام عالم پیدا ہوا اُسکے اول درجے کو شوق و ساتوین درجے کو محبت اور گیارھوین درجے کو عشق کہتے ہین اور وہی امانت الٰہی ہی کہ انسان کو عنایت ہوا ہی۔
٢٩	عقد ثریا	منازل ہفتگانہ کو کہتے ہین کہ سیر سلوک مین سات منازل ہین طلب و عشق و معرفت و غنی و توحید و حیرت و فقر و فنا۔
٤٨	عنقا	صورت تشبیہ نور وحدت کو کہتے ہین کہ نادرۂ روزگار ہی کیونکہ النادر کالمعدوم ہوتا ہی۔
٥٠	عہد شباب	کشود عرفان تشبیہ کو کہتے ہین کہ عالم شباب مین شاہد کے حسن ظاہری کو جیسے کشود ہوتا ہی اسی طرح ابتدا مین نور عرفان تشبیہ کو کشود ہوتا ہی۔
٧٠	عربی	عین رب ہونے کو کہتے ہین کہ یہ جان عالم ربوبیت سے ہی وصف قیومی رکھتی ہی۔ اسواسطے اِس جسم کی وہ رب ہی کہ اُسکے سبب سے یہ جسم قائم ہی۔
٨٢	عقیدہ	عقد بکر خیال کو کہتے ہین کہ جسکی نسبت خیال مین براہ محبت گرہ پڑ جائے وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔
٨٨	عیب مَی	حرمت شراب کو کہتے ہین کہ بموجب شریعت کے استعمال اُسکا ممنوع ہی۔
٩٠	عاقلان نقطہ پرگار وجود	اہل بینش دید نقطۂ نور چشم کو کہتے ہین کہ جسکو دید نور وحدت حاصل ہی وہ اہل بینش ہین۔

باب الغین

صفحہ	اصطلاح	شرح
١٤	غائب	غفلت دنیا کو کہتے ہین کہ بسبب مشغلہ امور دنیوی کے طلب یار سے دور و مہجور ہو۔
٣٣٣	غزالِ رعنا	شاہد چشم سیاہ و سفید کو کہتے ہین کہ شہود نور وحدت اُس چشم سے جلوہ نما ہو۔

باب الفاء

صفحہ	اصطلاح	شرح
٩٩	فال غیب	ظہور علامت غیب کو کہتے ہین کہ عارف اسکی آگہی سے ہونا و نہونا مقصد کا دل سے دریافت کرلیتا ہی۔

صفحہ	اصطلاح	شرح
		باب القاف
۸۵	قناعت	راضی برضا ہونے کو کہتے ہین کہ جو یار کی جانب سے رنج و راحت پہونچے اُسپر راضی رہے و شکر کرے۔
۱۰۷	قند و شکر سخن	کلام چاشنی دار معرفت کو کہتے ہین کہ جو عارف شیرین سخن کے منھ سے کلام پیدا ہوتا ہی۔
		باب الکاف
۴۵	کعبہ	خانۂ دل کو کہتے ہین کہ گذرگاہ رب جلیل ہی بموجب قلوب المومنین بیت الکعبہ کے۔
۵۹	کیمیا	قلب ماہیت کو کہتے ہین کہ ہیئت برزخی مرشد کی قائم ہونے سے طالب قلب ماہیت سے ابدال ہو جاتا ہے بسبب عشق کے۔
۶۶	کوی دوست	سیر انفس کو کہتے ہین کہ سیر مقام تنزیہ کے نفسون مین ہی۔
۱۲۴	کمند ہا	دام تزویر کو کہتے ہین کہ واسطے حصول دنیا کے مخلوق کو دام فریب مین پھانستے ہین۔
״	کوتہ آستین	کوتہ ہمت کو کہتے ہین کہ بوالہوسی سے دعوے عشق و معرفت کا کرتے ہین اور خود عاجز ہین۔
		باب گاف
۱۲	گرداب	رجعت سلوک کو کہتے ہین کہ سالک راہ طریقت وقفہ سے رجعت کرکے اعلےٰ سے اسفل مین

صفحہ	اصطلاح	شرح
		گرتا ہی۔
۵۰	گل	چشم پر نور بصیرت شاہد کو کہتے ہین کہ جلوہ و شہود نور وحدت دید مین آتا ہی
۷۲	گل بیخار	گل مراد بیرنج سے مراد ہے کہ دنیا مین حصول مراد بے رنج محال ہی۔
۸۸	گل افگند نقاب	کشود چشم بصیرت کو کہتے ہین کہ روشن دماغی شراب پر معرفت سے چشم بصیرت بینا ہوتی ہی
۹۳	گوشہ نشین	اہل دید چشم شاہد کو کہتے ہین کہ گوشہ چشم شاہد مین جلوہ نور وحدت کا تماشا دیکھتے ہین۔
۱۱۷	گرہ کشاے غنچہ	کشود معرفت چشم کو کہتے ہین کہ جلوہ شہود نور وحدت چشم شاہد سے ظہور کرے۔
		باب اللام
۱۲	لعل شکر افشان	لب رازگوی عرفان کو کہتے ہین کہ خواہ وہ عارف گوینده توحید ہو یا مطرب نغمہ سرای ہستی ہو و یا شاہد شیرین کلام ہو
۸۷	لطف شما	نظر توجہ کو کہتے ہین کہ کشود معرفت تشبیہ اُسپر منحصر ہی
		باب المیم
۱۱	محمل	وجود نفسانی کو کہتے ہین کہ جانان اُسمین منزل گزین ہی۔
״	منزل جانان	سفر سلوک عشق کو کہتے ہین کہ طالب

صفحہ	اصطلاح	شرح
		کو تلاش یار مین ہر دم بیقراری وآہ وزاری رہتی ہی۔
۱۲	موج	شورش بحر عشق کو کہتے ہین کہ عشاق اُسکے جوش وخروش سے پریشان حال وآوارۂ دشت وجبال ہوتے ہین۔
۱۴	ماہ حسن	صورت جمیلۂ جبروتی کو کہتے ہین کہ پیکر جسمانی اُسکی مظہر ہی اور صنعت وصور علمیہ آنی کو کہتے ہین۔
۲۰	مطرب	مترنم قول الستی کو کہتے ہین کہ اُسکے نغمۂ خوش آواز سے صدای الست سنکر عارفین وجد سماع مین آتے ہین
۲۶	می باقی	شراب معرفت کو کہتے ہین کہ اُس معرفت کے حصول سے بقائیت ابدی حاصل ہوتی ہی۔
رر	مصلا	وجود نفسانی کو کہتے ہین کہ جاے صلوۃ یہ وجود ہے اور احکام شرعیہ اسپر فرض ہین۔
۳۸	محرم راز دل	واقف راز دل کو کہتے ہین کہ محرم بمعنی رونده بحرم دل جو حرم دل مین جاکر اُسکا راز معلوم کرے وہ محرم راز ہی
۴۴	مسجد	عالم ناسوت دنیا کو کہتے ہین کہ عبادتگاہ جسمانی ہی۔
۵۱	مردان خدا	مردمک چشم شاہدون کو کہتے ہین کہ ظہور نور وحدت اُس سے ہوتا ہی۔
۵۳	ماہ	نفس مطمئنہ کو کہتے ہین کہ ہنگام تزکیۂ

صفحہ	اصطلاح	شرح
		تمام کے پرتو نور جان سے نور نیلگون اُسکا مثل نور ماہ کے سفید ہوتا ہی۔
۵۳	ماہ بی مہر	نور وحدت محمدی کو کہتے ہین کہ نور محمدی ماہ ونور الٰہی آفتاب ہی مگر نور محمدی مستقل بذات خود جوہر ہے نہ عرض کہ استفادہ نور الٰہی سے حاصل کرے۔
۵۷	میان	روح در میان جان کو کہتے ہین کہ وہ روح انسانی جزو روح اعظم کی ہی۔
۷۰	مصاحبت	صحبت جسمانی کو کہتے ہین کہ تربیت مرشد سے طالب رنگین ہوتا ہی۔
۷۵	مازان وی وی زان ما	ہم خدا کے خدا ہمارا مراد اِسس سے ہی کہ جب ہم فانی ہین خدا کی ملک ہین اور جب ہم باقی ہین خدا ہماری ملک ہی۔
۸۵	معما	راز در پردۂ وحدت کو کہتے ہین کہ وہ دلائل عقلی سے معلوم نہین ہوتا ہی۔
۸۶	محتسب	ریاکار متشرع کو کہتے ہین کہ بظاہر پارسا وبباطن ریاکار ہوتا ہی۔
۸۷	مقصد عالی	دید تشبیہ نور وحدت کو کہتے ہین کہ وہ عاشق طالب معرفت کی مراد ہوتی ہے۔
۹۱	میخانہ	عالم جبروت کو کہتے ہین کہ بادۂ وحدت اُس عالم مین پُر ہی اور مقام وحدت اُسی کو کہتے ہین۔
۹۸	مسیحا نفس	نور تنزیہ ودر تشبیہ کو کہتے ہین کہ اُسکی

صفحہ	اصطلاح	شرح
		کشودہ سے عارف کو حیات ابدی حاصل ہوتی ہی۔
۱۰۵	مستحق	اہل معرفت کو کہتے ہین کہ لئیر واسطے معرفت کے پیدا ہوتا ہی و استحقاق معرفت آلہی کا رکھتا ہی۔
۱۱۰	مَی دو سالہ	مَی وحدت ہر دو چشم مخمور شاہد کو کہتے ہین کہ سالہ سرچشمہ کو کہتے ہین پس چشمۂ چشم مخمور پُر بادہ وحدت مَی دو سالہ ہی۔
،،	محبوب چاردہ سالہ	شاہدان امرد و بکر کو کہتے ہین کہ جلوہ شہود نور وحدت اُسوقت شاہد مین جوش پر ہوتا ہی خارج کی طرف۔
۱۱۸	مرید طاعت بیگانگان	پیرو عبادت زاہدان غافل کو کہتے ہین کہ زاہد عبادت واسطے حصول جنت کے کرتے ہین نہ واسطے خدا کے۔
،،	معاشر رندان آشنا	ہمعشرت رندان باخبر کو کہتے ہین کہ رند مَی پرستی سے معرفت الٰہی پاتے ہین و عشرت بزم میخواری کو کہتے ہین۔

باب النون۔

صفحہ	اصطلاح	شرح
۲۸	نصیحت	کلمات خیر خواہی کو کہتے ہین کہ تا اُس سے سامعین کو راستی و تہذیب باطنی حاصل ہو کہ وہ کلمات توحید کے ہین۔
۴۱	ناز و کرشمہ	ظہور جلوۂ نور وحدت کو کہتے ہین کہ از راہ تشبیہ کے ہر عضو شاہدون سے وہ حرکت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہی
۴۳	نان حلال زاہد	اکل حلال کو کہتے ہین کہ سالکان زاہد تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کے لیے جزو اعظم

صفحہ	اصطلاح	شرح
		جانتے ہین۔
۵۱	نقطۂ اسرار وجود	نقطۂ نور وحدت چشم کو کہتے ہین کہ جیسے دائرۂ امکان مین انسان نقطہ ہی ویسے ہی دائرۂ وجود انسان مین مردمک نور چشم بصیرت نقطہ ہی کہ شہود نور وحدت اُس سے جلوہ نما ہی۔
۵۹	نظر ہمت	توجہ نظری کو کہتے ہین کہ درویش اپنی روح براہ نظر طالب کی روح مین حلول کرتا ہی کہ تا رنگین ہو۔
۶۵	نقد کم عیار	قلب تیرہ کو کہتے ہین کہ قلب مین دونون صفت تیرگی و روشنی کی ہین اسواسطے اسکو کم کھرا کہا ہی۔
۷۲	نقاب حاجبی و عینی	پردہ ہای چشم کو کہتے ہین کہ جلوہ شہود نور وحدت بصیرت کے نقاب چہرہ ہین۔
۸۹	نظر بازی	حسن پرستی شاہدون کو کہتے ہین کہ عارف جلوہ شہود نور وحدت کو شاہدون مین مشاہدہ کرتے ہین۔
۹۳	نقطۂ عشق	نقطۂ نور وحدت چشم کو کہتے ہین کہ اُسکی دید سے عشق حقیقی پیدا ہوتا ہی۔
۹۶	نرگس مست	چشم مخمور جلوہ نمائے وحدت کو کہتے ہین کہ عاشق جلوہ نمائی چشم شاہد سے مست و بیخود ہوتا ہی۔
۱۱۵	نُہ ماہ پارسا	نو ماہ سالک رہنے کو کہتے ہین کہ ریاضت و مجاہدہ سے منازل سلوک کے طی کرے۔

عدد	اصطلاح	شرح
		باب الواو
۴۸	وصال دوام	مشاہدہ ہردم کو کہتے ہین مگر مشاہدہ تشبیہ کو ہمیشگی نہین الا معاینہ تنزیہ کو ہمیشگی ہے کہ استغراق ہوتا ہے۔
۶۹	وظیفہ	غذای روحی کو کہتے ہین کہ جس سے تحلیہ روح کو حاصل ہوتا ہے۔
۱۰۴	وقت سحر	انکشاف باطن کو کہتے ہین کہ پردہ ظلمانی ہین اول روشنی سفید مثل صبح صادق کے دکھائی دیتی ہے
		باب الہای
۵۷	ہیچ	لاشے کو کہتے ہین کہ ورای الوہا عالم امکان سے ہے کیونکہ عالم امکان سب شی ہے اور ذات بحت ہین لاشے جیسے عالم امکان کے۔

عدد	اصطلاح	شرح
		تین مراتب ہین احدیت و وحدت و واحدیت اسی طرح ذات بحت کے تین مرتبہ ہین نور و وجود و شہود جو ذات نے خود بہ خود تجلّی کی نور اور خود کو خود نے پایا وجود اور خود کو خود نے معلوم کیا شہود کہتے ہین۔
۶۹	ہنر خودنمایان شود	ظہور معنی خود بخود کو کہتے ہین کہ بلاکوشش بہ ورود ہیبت کے از خود ظاہر ہو۔
۸۸	ہنرمی	باعتبار اباحت شراب کو کہتے ہین کہ منافع الناس جس سبب سے ہر وکشود عرفان کرتی ہے۔
۱۱۱	ہاتف میخانہ	ملہم میخانہ جبروتی کو کہتے ہین کہ صدائے ربوبیت جسنے بروز میثاق کہی الست بربکم کو۔

خاتمۃ الطبع

واقفان رموز حقائق و کاشفان کنوز دقائق کو مژدہ ہو کہ اندنون دیوان حافظ کی ایک نایاب شرح مسمّی بہ **شرح یوسفی**۔ حسن باہتمام سے چھپکر اختتام پذیر ہوئی۔ واقعی اِسکو کلید گنجینۂ معرفت یا مفتاح اسرار حقیقت کہنا بجا ہے۔ **دیوان حافظ** کے چیدہ چیدہ مشکل و اہم اشعار کی شرح اصطلاحات معنوی مین بڑی دلچسپی کے ساتھ لکھی ہے یہ اعلیٰ درجہ کی تصنیف اپنے مصنف کی کمال عظمت و شان پر دال ہے جسکو مولانا محمد **یوسف علی شاہ** چشتی نظامی نے تصنیف فرمایا جنکی تصنیف سے پیراہن یوسفی ترجمۂ **مثنوی مولانا روم** شعر بہ شعر چھپکر شائع ہو چکی ہے۔ مصنف ممدوح کا شکریہ جنھون نے اپنی حسن سعی و کمال تحقیق سے وہ مضمون پر معرفت کے ساتھ شرح لکھی ہے کہ باید و شاید۔ الحمد للہ کہ یہ شرح بار دوم بماہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع نامی گرامی منشی **نولکشور صاحب** مقام لکھنؤ مین بسرپرستی رای بہادر منشی پراگ نراین صاحب طبع ہو کر شائع ہوئی

اعلان

نام کتاب	قیمت
زبدۃ المقامات۔ جامع حالات حضرت خواجہ باقی باللہ شیخ احمد المعروف مجدد الف ثانی رح اور انکے خلفاء وغیرہ کے حالات رحمۃ اللہ علیہم۔	۱۲ر۶ ۹
مثنوی عطار۔ از شیخ فریدالدین عطار۔	۳ پائی
بیسر نامہ۔ مصنفہ فریدالدین عطار کاغذ سفید مطبوعہ ۱۸۹۸ء۔	۶ پائی
مثنوی راجہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء کاغذ حنائی۔	۳ پائی
بیابد دید مقابل شنید از ملا محمد حسین۔	۹ پائی
مثنوی شاہ بوعلی قلندر معروف۔	۳ پائی
مثنوی شیخ بہلول۔ حکایات عارفانہ۔	ار
مثنوی مولانا روم۔ قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملۂ دفتر ہفتم کاغذ سفید وحنائی۔	عہ ر ب
شرح مثنوی روم۔ از ملا بحرالعلوم رح مقبول عام سہ مجلد کامل۔	صہ ب
شرح مثنوی روم۔ از شاہ عبداللطیف معروف بہ لطائف معنوی۔	۸ر
التاویل المحکم۔ فی متشابہ فصوص الحکم مصنفہ مولوی محمد حسن امروہوی۔	عمہ ر ب
شرح مثنوی روم۔ از ملا محمد رضا معروف بہ مکاشفات رضوی۔	۹ر ب
جواہر غیبی۔ از حضرت مظفر علی شاہ اکبرآبادی بحث وحدت وجود و توحید صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلۂ طریقت کاغذ گندہ مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔	لہر ب
شرح مثنوی مولانا روم۔ کامل در دو جلد	

نام کتاب	قیمت
حابل المتین ہر شش دفتر از مولوی ولی محمد اکبرآبادی حابل المتین۔	للعہ ر ب
جواہر الاسرار شرح مثنوی مولانا روم دفتر اول و دوم و سوم مصنفۂ حضرت مولانا حسین بن الحسن سبزواری۔	سے ر ب
تذکرۃ الہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی۔	۵ر ب
فتوح الغیب۔ مع شرح از حضرت غوث الاعظم جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبدالحق محدث دہلوی ارشادات فقر و تصوف میں۔	۱۲ر
دلیل العارفین۔ ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی۔	۲ر
مثنوی مے رنگ۔ از حضرت خواجہ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ۔	۲ر۶ ۹
مثنوی بزم وصال۔ معرفت کے مذاق میں عمدہ مثنوی۔	۸ر
مجموعۂ نکات فقر۔ چار رسالہ نظم از مولوی مظہر علی العلائی۔	۳ر
لوائح جامی۔ از مولانا عبدالرحمن جامی۔	ار
گنجینۂ عرفان۔ مجموعہ شش مثنویات۔	ار۹ ۹
مثنوی اسرار العوارف۔	ار
مثنوی ذو بحرین۔ معروف بمرآۃ القرآن مؤلفہ مولوی سید اکبر علی خانصاحب شیرازی عارف باللہ۔	ار۶ ۹
مقالات الصوفیہ از حضرت شاہ تراب	

نام کتاب	قیمت
کاکوروی رح مطبوعہ غیر۔	عہ
شرح دیوان حافظ۔ از مولوی سید	
صادق علی صاحب لکھنوی۔	۱۱ر
کتب اخلاق وتصوف اُردو	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی۔ قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رض کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہے خوبی یہ ہے کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت اسی قدر ہے جس قدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہے جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے جس کا کاغذ وغیرہ کل امور ایڈیشن اول سے بمرتبہا عمدہ ہین۔	۸ر ب
ایضاً۔ کاغذ زرد۔	۴ر ب
ایضاً۔ کاغذ درجہ دوم۔	۱۲ر
سیرت محمدیہ۔ مطبوعہ غیر۔	۷ر ب
جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی۔	۵ر۶
باب دانش۔ مولفہ مولوی محمد کریم بخش۔	ار
ذخیرۂ سعادت۔ ترجمہ بھاشنی بلاس کی پستک دو فصل اول و آخر تہذیب اخلاق مین مولفہ لالہ لال جی صاحب۔	ار۶
اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان	۴ر
ترجمۂ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین مترجمہ مولانا ابوالحسن فریدآبادی مرحوم۔	عہ
بحرالحقیقت۔ اصلاح نفس مین۔	۲ر

نام کتاب
کیمیاے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب
تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔
پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین بتفصیل ذیل۔
جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔
جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔
بوستان معرفت شرح اُردو مثنوی مولوی روم۔ جدید الطبع وجدید التصنیف مصنفہ حضرت مولوی عبدالمجید خان صاحب مولف
ریاض التحقیق شرح اُردو سکندرنامہ دفتر اول۔
ایضاً۔ دفتر دوم۔
ایضاً۔ دفتر سوم۔
ایضاً۔ دفتر چہارم۔
ایضاً۔ دفتر پنجم۔
ایضاً۔ دفتر ششم۔
اخلاق رضی۔ مصنفۂ قاضی محمد رضی۔
شجرۂ معرفت۔ محشی منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب۔
شان رحمت منظوم۔ عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی
ایضاً۔ حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد
اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اُردو کیمیاے سعادت جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخرالدین احمد۔